صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 18 دسمبر 2018ء بمطابق 10 ربیع الثانی 1440 ہجری صبح گیارہ بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

اَلْقَارِعَةُ ○ مَا الْقَارِعَةُ ○ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا الْقَارِعَةُ ○ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ○ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ○ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ○ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ○ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ○ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ○ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا هِيَهْ ○ نَارٌ حَامِيَةٌ۔

(ترجمہ): عظیم حادثہ!۔ کیا ہے وہ عظیم حادثہ؟۔ تم کیا جانو کہ وہ عظیم حادثہ کیا ہے؟۔ وہ دن جب لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح۔ اور پہاڑ رنگ برنگ کے دھنکے ہوئے اون کی طرح ہوں گے۔ پھر جس کے پلڑے بھاری ہوں گے۔ وہ دل پسند عیش میں ہوگا۔ اور جس کے پلڑے ہلکے ہوں گے۔ اس کی جائے قرار گہری کھائی ہوگی۔ اور تمہیں کیا خبر کہ وہ کیا چیز ہے؟۔ بھڑکتی ہوئی آگ۔

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' ۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! میں بہت ہی اہم بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: بابک صاحب! 'کوئسچنز آور' لے لیتے ہیں، اس کے بعد۔

جناب سردار حسین: یہ بات بہت ہی اہم اس لئے ہے۔

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' جلدی لے لیں، کل بھی رہ گئے تھے، جی بابک صاحب۔

رسمی کارروائی

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، کل مجھے بڑا افسوس ہوا، ایجنڈا آئٹم پہ آپ نے مہربانی کی تھی اور شہید طاہر داوڑ کے حوالے سے میری ایڈجرمنٹ موشن آپ نے ایڈمٹ کی تھی ڈسکشن کے لئے اور ایجنڈے کی لاسٹ آئٹم تھی، اب ہونا تو یہی چاہیئے تھا کہ منسٹر لاء نے Commitment کی تھی 'ان کیمرہ' سیشن کی اور میں نے مطالبہ بھی کیا تھا، جناب سپیکر! جونہی کل لاسٹ آئٹم آیا، حکومتی بنچز کے جتنے لوگ تھے، میں یہ نہیں کہوں گا مجھے اس کرسی پہ اعتماد ہے، میں ہرگز یہ نہیں کہوں گا کہ اس کرسی کی طرف سے اشارہ ہوا ہے لیکن سارا ہال خالی ہوا لیکن میں ضرور گلہ بھی کرتا ہوں، اگر سارا ہاؤس آپ دیکھ رہے تھے جناب سپیکر! وہ خالی ہو رہا تھا، تو میرے خیال میں آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں، اب یہ تو Intentionally ہو رہا تھا، ایک اتنا بڑا مسئلہ پہ صرف مجھے سوال کرنے کا حق نہیں ہے؟ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہاؤس کے ہر ممبر کو سوال کرنے کا حق ہے کہ ایک نڈر سپاہی کو، ایک نڈر پولیس آفیسر کو کس نے اغواء کیا؟ میں تو یہی جاننا چاہ رہا تھا، میں تو یہی پوچھنا چاہ رہا تھا اور میرے ساتھ تو Commitment ہو گئی تھی، اب یہ طریقہ جو روا رکھا گیا کل حکومتی بنچز کی طرف سے، حکومت کی طرف سے، میں اور اپوزیشن کے تمام ممبران کبھی بھی ماحول کو خراب نہیں کرینگے اور میں آج اسی لیے اٹھا ہوں کہ جناب سپیکر! میں آپ کو بھی ریکویسٹ کرلوں اور میں حکومت کو بھی ریکویسٹ کرلوں، اب یہ کونسا طریقہ ہے؟ اب میں اپوزیشن کے ممبرز کو ملا کے اگر ادھر ماحول خراب کرنے کی کوشش کروں، یہ تو اچھا نہیں ہوگا، جو ماحول آپ خود خراب کر رہے ہیں، مجھے ان سوالات کے جواب چاہئیں اور یہ صرف مجھے نہیں صوبے کے ہر بچے کو چاہیئں کہ کس طرح شہید طاہر داوڑ کس طرح اغوا ہوا؟ اب اس طرح اگر اسمبلی۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر صحافی حضرات پریس گیلری سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: بابک صاحب! ایک سیکنڈ، یہ جرنلسٹ صاحبان آج پھر واک آؤٹ کر گئے ہیں، تو اکبر ایوب صاحب! آپ چلے جائیں، لودھی صاحب آپ چلے جائیں، کل بھی ہم نے منسٹر بھیجے تھے لیکن وہ واپس کل نہیں آئے تھے، پتہ نہیں انکا اپنے مالکان کے خلاف کوئی ایشو چل رہا ہے، آپ لودھی صاحب! آپ چلے جائیں اور اکبر ایوب صاحب آپ چلے جائیں۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! دا مناسب خبره نه ده، دلته بیا چې مونږه خبره کوؤ، مونږه ته په جواب کښې دا خبره کیږی چې صرف دعوامی نیشنل پارټۍ والا پښتانه دی، دا ټول پښتانه دی او زمونږ نه مضبوط پښتانه دی او زما دا یقین دے چې په دې مشکل کښې په دې مسئله کښې چې دوئ تښتی، د دوئ حکومت د فرار لاره خپلوی، دوئ به ترکومې پورې تښتی جناب سپیکر! نن حکومت له پکار دی چې وضاحت اوکړی۔ دلته جواب راغے چې دا ډیره زیاته Sensitive مسئله ده، مونږ In camera session arrange کوؤ، اوکے ما ورسره Agree کړه، بیا د هغې نه هم تښتی نو زه دا وئیل غواړمه او ما پرون تاسو ته هم دا خبره کول غوښتل جناب سپیکر! چې زه پاڅیدم، ما وئیل چې دوئ خو دا نعره وهی، میں یہی ڈیمانڈ آپ سے کرنا چاہ رہا تھا کہ جب یہ لوگ خود یہ 'سلوگن' لگا رہے تھے "روک سکو تو روک لو" تو میں آپ سے یہ ڈیمانڈ کر رہا تھا کہ اگر آپ ان لوگوں کو روک سکتے ہو تو ان کو روکو، ان کو روکنا چاہیے تھا، ان کو بیٹھنا چاہئے تھا، ان کو جواب دینا چاہیے تھا، ان کو وہ ساری تفصیلات عوام کے سامنے پیش کرنے چاہیے تھے اور مجھے امید ہے انشاءاللہ کہ Commitment کے ساتھ لاء منسٹر مجھے تسلی بخش جواب دینگے Otherwise پھر دوبارہ اگر ہم ایجنڈے پہ چیزوں کو لائینگے اور آپ سے بھی یہی ریکوسٹ ہو گی، آپ سے بھی، آپ نے کل آرڈر دیا، آپ نے گھنٹیاں بجائیں لیکن یہ لوگ تو Intentionally یہاں سے گئے تھے، گھنٹیاں اگر ہم آدھا گھنٹہ بھی بجا لیتے تو ان لوگوں نے تو واپس آنا نہیں تھا، دا خلق بیا واپس جناب سپیکر! راتلل نه، پکار دا ده چې دا خلق دلته کښینی مونږ به خپله خبره کوؤ، دلته مونږ د جهګړې ماحول نه جوړوؤ، نه مونږ ماحول خرابول غواړو خو که دوئ تښتې بیا درته سپیکر صاحب! صفا وایم چې بیا به مونږ ماحول خرابوؤ، بیا به اسمبلی داسې په آسانه نه چلیږی۔

Mr. Speaker: Law Minister, to respond please.

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ان کا جواب آنے دیں پھر بات کر لیں، اصل میں اب اس پہ ڈیبیٹ شروع ہو جائے گی، تو یہ ابھی 'کوئسچنز آور' ہم نے کرنا ہے، لاء منسٹر کے جواب کے بعد 'کوئسچنز آور' اس کے بعد پوائنٹ آف آرڈر میں دے دوں گا۔۔۔۔۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: سردار صاحب! ڈیبیٹ شروع ہو جائے گی، لاء منسٹر صاحب، پلیز۔۔۔۔۔

سردار محمد یوسف زمان: میں اسی بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں، پھر لاء منسٹر بات کر لینگے۔

جناب سپیکر: بات ہو گئی ہے، سردار بابک صاحب نے Explain کر دیا ہے، آپ سب کی نمائندگی۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: لاء منسٹر کو جواب دینے دیں۔

وزیر قانون: سر! آپ کا بہت شکریہ، سر، کچھ چیزیں جو ہیں وہ یہاں پر کلیئر ہونی چاہئیں، جناب سپیکر! ایک تو یہ ہے کہ جب یہ ایڈجرمنٹ موشن بابک صاحب لائے تھے تو اسمبلی کے ریکارڈ پہ ہے کہ ایڈجرمنٹ موشن کو Respond میں نے ہی کیا تھا اور ہم Agree تھے بابک صاحب کے ساتھ کہ اس پہ بحث ہونی چاہیے، تو گورنمنٹ کی طرف سے اگر اس پہ کوئی Resistance ہوتی تو اس سٹیج پہ ہو جاتی لیکن ہم Agree تھے، نمبر ایک، نمبر دوسرا! یہ مسئلہ جو ہے یہ نہ سیاست کا مسئلہ ہے نہ کسی سیاسی پارٹی کا مسئلہ ہے نہ یہ پختون یا پنجابی کا مسئلہ ہے، جس طرح بابک صاحب صحیح فرما رہے ہیں، اس اسمبلی میں اگر ہم بیٹھے ہیں تو سارے صوبے کو ہم Represent کر رہے ہیں لیکن اگر پختون کی بات ہے تو ہم بھی پختون ہیں، بابک صاحب بھی پختون ہے، اس میں تو کوئی شک نہیں ہے، یہ مسئلہ سیاست کا سر! نہیں ہے، یہ بات کلیئر ہے کہ شہید ایس پی داوڑ صاحب جو ہیں وہ قوم کے شہید ہیں، اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے، نمبر دو جس طریقے سے یہ سارا Incident ہوا، وہ قابل افسوس Tragic اور بہت زیادہ ایک صدمہ ساری قوم کو پہنچا تھا۔ نمبر تین، یہ بھی نہیں ہے کہ ہم اسکے اوپر سیاست کھیلیں یا حکومت کو ہم نشانہ بنائیں کہ یہ آپ کی نااہلی ہے، یہ ہماری سیکورٹی فورسز جتنی بھی ہیں بشمول پولیس کے، انہوں نے یہ قربانیاں اس دور میں صرف نہیں دیں، بابک صاحب جب وزیر تھے، جب عوامی نیشنل پارٹی کی اور پیپلز پارٹی کی Coalition Government تھی، اس وقت تو یہ واقعے بہت زیادہ تھے، حالات بہت زیادہ خراب

تھے اور صرف ایس پی داوڑ شہید نہیں ہے، ملک سعد شہید ہیں، اس کے علاوہ عابد علی شہید ہیں، اس کے علاوہ صفوت غیور شہید ہیں، یہ سارے شہداء ہیں، پولیس کی اگر ہم بات کریں۔ اس طرح پھر آرمی کی اگر ہم بات کریں، اگر ہم پھر لاء انفورسمنٹ ساری ایجنسیز کی بات کریں، سارے شہید ہیں، بہر حال سر! یہ ابھی تو ڈیبیٹ نہیں ہے، اس وقت میں صرف یہ بات کلیئر کرنا چاہ رہا تھا کہ حکومت کے جو وزراء تھے وہ کل بیٹھے ہوئے تھے، میں تو تیاری کے ساتھ آیا ہوا تھا، میں نے آئی جی سے بات کی تھی، میں نے ادھر جتنی بھی سیکورٹی ایجنسیز، ہیں، میں نے ان سے بھی بات کی تھی اور ساری انفارمیشن میرے پاس تھیں، I till stand with that commitment، اگر رولز اجازت دیں بلکہ میں آپ سے ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ 'ان کیمرہ' جو اجلاس ہے آپ اس کو Arrange کریں، اس کے لیے ٹائم دیں، میرے ساتھ جو معلومات شیئر کی گئی ہیں، میں ایوان میں ان کو لے آؤنگا، جو آنریبل ممبرز بیٹھے ہیں، یہ معلومات بھی انکے ساتھ شیئر بھی ہو جائیں گی، میری Commitment بابک صاحب کے ساتھ اور جتنے بھی آنریبل ممبرز ہیں، اس دن بھی تھے، آج بھی ہیں اور میں آپ کو ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ ایک 'ان کیمرہ' سیشن وہ آپ Arrange کرلیں، انشاء اللہ ہم بریفینگ بھی ان کو دینگے اور اس میں اور ایسی باتیں بھی ہونگی جو وہ سمجھ بھی جائیں گے اور اس کے علاوہ آگے کے لیے بھی راستہ ڈھونڈنا ہے کہ ہم نے پھر آگے کے لیے کیا کرنا ہے اور ہم اپنے شہیدوں کے ساتھ اپنی لاء انفورسمنٹ ایجنسیز کے ساتھ کھڑے ہیں، اس پہ بالکل سیاست نہیں ہونی چاہیے، میں نہیں کہہ رہا ہوں کہ وہ سیاست کر رہے ہیں، میں ویسے ہی Generally بات کر رہا ہوں، اگر اس بات پہ سیاست ہوگی اگر پولیٹیکل پارٹی لیول پہ سیاست ہوگی تو سر! نقصان آپ دیکھ لیں، نقصان ملک کا ہی ہے، ہم سب کا ہے اور جو فائدہ ہو رہا ہے ان ہی ملک دشمن عناصر کا ہو رہا ہے، میرے خیال میں اس میں سیاست کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو، لاء منسٹر۔ بابک صاحب، 'ان کیمرہ' بریفینگ کا اہتمام کرلیتے ہیں۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! 'ان کیمرہ' سیشن جو ہے، وہ سپیکر صاحب نہیں کرینگے، وہ ہوم ڈپارٹمنٹ کریگا، یہ منسٹر ذمہ دار ہیں، ڈیٹ اور ٹائم دے دیں، ہم نے تو ڈیمانڈ کی ہے، اگر جناب سپیکر! میں کھول کر بات کرتا ہوں، ہر ایک پارٹی کا ایک پارلیمانی لیڈر ہوتا ہے، اب پارلیمانی لیڈرز یا حکومتی ذمہ دار کی موجودگی میں کس طرح یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ سارے حکومتی ممبران باہر چلے جائیں؟ وہ کہتے ہیں کہ میں کل تیار آیا تھا، اگر آپ کل تیار آئے تھے تو آپ کے کنٹرول میں نہیں تھا کہ آپ اپنے ممبران کو بٹھا

لیتے؟ کورم کا مسئلہ کس نے پیدا کیا؟ اپوزیشن نے تو پیدا نہیں کیا، ان لوگوں نے پیدا کیا، اس کے باوجود بھی کہتے ہیں کہ یہ پٹھان ہے، یہ پختون اور پنجابیوں کا مسئلہ ہے، آپ نہیں مانتے لیکن یہ ہے، اسی ملک میں پختون ہونا جرم بن گیا ہے جناب سپیکر! اس میں کیا شک رہ گیا ہے؟ اب میں یہی کہتا ہوں کہ آپ کہتے ہیں کہ قوم کا شہید ہے لیکن قوم کو نہیں پتہ، قوم کو آپ بتائیں نا، یہ ریاستی ادارہ ہے، آپ ذمہ دار نہیں ہیں، آپ بتاؤ نا اس کو کہ کس نے بلایا، کس نے اس کو اغواء کیا، کس نے اس کو قتل کیا؟-----

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب 'ان کیمرہ' بریفینگ کا-----

جناب سردار حسین: اور میں یہ بھی بتاؤں جناب سپیکر! پشتو میں یہ بات کر لونگا، دومره ظلم جناب، ما لږ واوره، اوس منسټر صاحب! ما واوره، ماواوره اوس، ګوره داسې نه کیږی جناب سپیکر! جناب سپیکر! یو پښتون افسر، جناب سپیکر! ما له موقع را کړئی جناب سپیکر! یہ کہتا ہے، دا وائی چې دا د قوم شهید دے، د قوم شهید سره څوک داسې کوی چې میخونه پرې وهی، د قوم شهید سره څوک داسې کوی چې په سر کښې ورله ډرل کوی، د قوم شهید سره څوک داسې کوي چې اته ورځی د لوږی او د تندی نه او وژنه ئے او نن مونږ صرف تپوس کوؤ چې دا کار چا اوکړو دا ئے ولي اوکړو دا ئے څنګه اوکړو، دا ئے د څه دپاره اوکړو؟ عجیبه خبره کوئ تاسو-----

جناب سپیکر: بابک صاحب، منسٹر لاء! آپ ڈسکس کرکے پارلیمنٹری لیڈرز کے ساتھ بھی اور 'ان کیمرہ'. بریفینگ کا اہتمام کریں۔

وزیر قانون: سر! میرے خیال میں، سر! میں نے تو واضح بتا دیا تھا، اگر وہ کہتے ہیں، زه هم ورته پښتو کښې بیا وایمه چې ما خو درته واضحه خبره اوکړه چې 'ان کیمرہ' سیشن کوؤ، په 'ان کیمرہ' سیشن کښې به ډیبیټ هم کوؤ او دا ګوري دا چا چې کړې دي، دا د ملک دشمنان دي، دا شے په ځان باندې مه راولي او په خپلو کښې په ځان مه راولي، دا د ملک دشمنانو کړی دی، مونږ د هغې خلاف یو۔

جناب سپیکر: تھینک یو لاء، منسٹر صاحب۔ 'کوئسچنز آور'، 'کوئسچنز آور' کوئسچن نمبر 329، محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ، باقی پوائنٹ آف آرڈر کسی نے لینا ہے تو After the Question's Hour, not right now-----

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر! یہ ہمارا استحقاق مجروح کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ استحقاق سردار صاحب! بالکل نہیں بنتا، ایک بندے کو ٹائم دے دیا۔۔۔۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: دیکھیں۔۔۔۔۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر!

Mr. Speaker: Point of order, you may take, you may take but after the Questions Hour, you go through this book this is very clearly written in this book, you can take this but after this-----

سردار محمد یوسف زمان: میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اور کوئی ڈیبیٹ ابھی نہیں ہے، بابک صاحب نے بڑی تفصیل سے بات کرلی، ان کو Response مل گیا ہے۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ، کوئسچن نمبر 329۔

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو، مسٹر سپیکر سر۔ میں نے جو مجھے منسٹر۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر صحافی حضرات واک آؤٹ ختم کرکے پریس گیلری میں واپس آ گئے)

جناب سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ شگفتہ ملک، جی قلندر لودھی صاحب!

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): جناب سپیکر! آپ کے کہنے پر میں اور اکبر ایوب خان باہر گئے ہیں، میڈیا والے دوستوں کے ساتھ، وہ سب آ گئے ہیں، ہال میں آ گئے ہیں، لیکن وہ یہ کہتے ہیں کہ ہماری کوئی کمیٹی Constitute کریں، ان کے کچھ مسائل ہیں، تو میں نے ان سے یہ کہا ہے، اکبر ایوب خان اور میں نے کہ یہ سیشن ختم ہوگا تو ان کے ایک دو بندے آ جائیں گے، ہم بھی آ جائیں گے آپ کے پاس ہونگے تو ان کے لئے کوئی کمیٹی Constitute کرنی ہے جو ان کے مسائل ہیں ان پر، تاکہ ان کے مسئلے کو حل کرنے کا کوئی راستہ نکل آئے۔

جناب سپیکر: کل لاء منسٹر صاحب سے بات ہوئی تھی اور انہوں نے کہا تھا کہ میں ان کے ساتھ بیٹھ کے ان کا جو بھی مسئلہ ہے، Grievances سوری، انفارمیشن منسٹر ابھی ادھر نہیں ہے، Let me ask him کہ اس نے کیا کیا ہے، انہوں نے نہیں کیا ہے، تو پھر ہم ہاؤس کی ایک کمیٹی بنا دیتے ہیں، پہلے میں

شوکت یوسفزئی صاحب سے پوچھ لوں کہ کل انہوں نے فلور آف دی ہاؤس پہ Commitment کی تھی یہاں پہ کہ جو بھی ان کے ایشوز ہیں، ان کو ہم Sort out کریں گے۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: شگفتہ ملک صاحبہ! کوئسچن نمبر 329۔

* 329 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سونامی بلین ٹریز منصوبے کے تحت آج تک کل کتنے پوداجات خریدے گئے ہیں، ان کی اقسام، فی پودے کی قیمت، کہاں سے خریدے گئے، لگانے کا طریقہ کار اور صوبے کے ہر ضلع میں لگائے گئے پودوں کی تعداد کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز ضلع پشاور میں کتنے پودے کہاں کہاں لگائے گئے ہیں، پودوں کی تعداد، تخمینہ لاگت کی تفصیل یونین کونسل وائز فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات): (الف) سونامی بلین ٹریز منصوبے کے تحت کل اڑتالیس کروڑ اٹھاسٹھ لاکھ ستتر ہزار ایک سو اٹھہتر پودے خریدے گئے اور سرکاری نرسری میں اگائے گئے ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1) بذریعہ ٹینڈر پہلے سال فیز۔1	4427178
(2) PC-1 سے منظور شدہ نرخ پر کمیونٹی نرسریوں سے خریدے گئے پودہ جات دوسرے اور تیسرے سال فیز ٹو اور تھری	25,000,0000
محکمانہ نرسری فیز ون، ٹو اور تھری	23,24,50000
کل پودہ جات	48,68,77,178

پوداجات ٹینڈر کے ذریعے متعلقہ فارسٹ ڈویژنوں نے پراجیکٹ کے آغاز میں خریدے ہیں۔ ان پوداجات کے علاوہ باقی پوداجات محکمانہ نرسریوں میں اگائے گئے ہیں اور پراجیکٹ کے تحت قائم شدہ پرائیویٹ کمیونٹی نرسری کے مالکان سے معاہدہ کے تحت، پہلے سے طے شدہ نرخ کے مطابق فی تھیلی والا پودا چھ روپے میں خریدا گیا۔ اقسام میں کیکر، چیڑھ، پاپڑ، چنار، بیر، لاچی، شیشم، پلوسہ، غز، بکائین، توت، دیودار، کائیل، سنتہ، روبینیاں، املتاس، اخروٹ، انجیر، جامن، ایپل وغیرہ وغیرہ شامل ہیں۔

طریقہ کار: صوبہ بھر میں کل 1208 ملین (ایک ارب 20 کروڑ 80 لاکھ) پوداجات اگائے اور لگائے گئے، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i) کمزور جنگلات جو کہ محکمانہ کٹائی مال چرائی سمگلنگ جنگلات کی زمین کو زرعی زمینوں اور گھروں کی تعمیر، آگ، گھاس کٹائی کے دوران نوپود (Regeneration) کو کاٹنا اور قدرتی آفات بشمول سیلاب اور لینڈ سلائیڈ زلزلوں اور جنگلات کی زمین پر روڈ بنوانے کی وجہ سے ہوئے، ان میں 4509 Enclosures بنا کر بذریعہ نو پود 732 ملین پوداجات حاصل کئے گئے۔ صوبہ بھر میں مختلف جگہوں پر کل 311 ملین پوداجات لگائے گئے، صوبہ بھر میں مختلف VDCs، سرکاری اداروں، اور این جی اوز کو 165 ملین پوداجات فارم فارسٹری کے ذریعے تقسیم کئے گئے۔ ان کے علاوہ جنگلات اور شجرکاری شدہ رقبہ جات میں تخم کے بیجائی اور حفاظت کی وجہ سے قدرتی نو پود کے ذریعے حاصل کئے گئے (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی) نیز ضلع پشاور میں بلین ٹریز منصوبے کے تحت پشاور فارسٹ ڈویژن نے اب تک کل دو کروڑ 14 لاکھ 79 ہزار 552 پوداجات لگائے، پوداجات پرائیویٹ کیمونٹی نرسری کے معاہدہ کے تحت، پہلے سے طے شدہ اگائے گئے اور سرکاری نرسری میں اگائے گئے پودے استعمال کئے گئے. جن کی اقسام شیشم، لاچی، پھلائی، بیر، سنتھ، پاپولر، اور بکائین پر مشتمل ہے۔ جو کہ تھیلی والی فی پودا چھ روپے اور جڑ دار نو روپے فی پودا خریدے گئے ہیں۔ بلین ٹریز فارسٹیشن پراجیکٹ کے تحت پشاور فارسٹ ڈویژن میں مجموعی طور پر اب تک کل دو کروڑ 14 لاکھ 79 ہزار 552 پوداجات لگائے گئے، اور فارم فارسٹری کے ذریعے تقسیم کئے گئے، نیز ضلع پشاور میں کل تیرہ یونین کونسل میں کل 31 لاکھ 23 ہزار 246 پوداجات لگائے گئے ہیں۔ (یونین کونسل وائز تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی) اسی طرح پشاور فارسٹ ڈویژن میں اب تک کل لگائے گئے پودوں کی تعداد دو کروڑ 14 لاکھ 79 ہزار 552 ہے۔ جبکہ پشاور فارسٹ ڈویژن میں فی پودہ 56 روپے خرچہ ہوا ہے۔ جس میں جون 2015 سے لگوائی سے لیکر دو سال پانی دینا اور تین سال حفاظت و نگرانی اور ساتھ ساتھ فیل شدہ پوداجات کو دوبارہ لگانا بھی شامل ہے۔ اسی طرح پشاور فارسٹ ڈویژن میں 'انکلوژرز' بنا کر ایک کروڑ اناسی لاکھ آٹھ ہزار پوداجات قدرتی نوپود کے ذریعے حاصل کئے گئے جن کے تحت 'انکلوژرز' بنا کر وی ڈی سی کے ذریعے ایک نگہبان رکھا گیا جس نے ان 'انکلوژرز' کو آگ، مال چرائی، گھاس کٹائی سے محفوظ کیا، اور ساتھ ساتھ مختلف مقامی درختان کا تخم بھی ڈالا۔ 'انکلوژرز' میں حاصل کردہ پودہ جات جن کی تین سال حفاظت کی گئی جس پر فی پودا دو روپے خرچہ آیا ہے۔ اس طرح کل شجرکاری اور نوپود سے حاصل کردہ فی پودہ پر خرچہ انتیس روپے آتا ہے۔ محکمانہ طور پر لگائے گئے پودہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام ضلع	پودوں کی تعداد
1.پشاور	31 لاکھ 23 ہزار 246
2.چارسدہ	آٹھ لاکھ 99 ہزار 775
3.نوشہرہ	17 لاکھ 28 ہزار 600
کل پودہ جات	57 لاکھ 51 ہزار 621

محترمہ شگفتہ ملک: سر! میں نے جو تفصیل مانگی تھی، یہ جو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ہے تو اس میں سر، ایک تو مجھے وہ تفصیل جو ٹینڈر کے حوالے سے میں نے مکمل تفصیلی بات کی تھی، اگر وضاحت ہو سکے کہ کس ادارے یا نرسری نے کم یا زیادہ ریٹس دیئے تھے؟ تو اس حوالے سے مجھے کوئی کلئیر جواب نہیں دیا گیا۔ دوسری بات میں یہ پوچھنا چاہونگی منسٹر صاحب سے کہ پشاور، نوشہرہ، چارسدہ میں جو پودے لگائے گئے ہیں تو اس میں اسی فیصد جو پودے ہیں، آب و ہوا جو مختلف ہے، اس موسم کے ساتھ وہ Matching نہیں کر رہے تھے جس کی وجہ سے وہ ضائع ہو گئے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: محب اللہ صاحب اور ڈاکٹر امجد صاحب! اپوزیشن کے پاس چلے جائیں۔

محترمہ شگفتہ ملک: اور ایک سر، مجھے یہ تفصیل بھی نہیں بتائی گئی کہ پشاور یونیورسٹی روڈ۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا ایشو ہے؟ چلیں آپ چلے جائیں محب اللہ صاحب!

محترمہ شگفتہ ملک: انہوں نے سر، Beautification کی بات کی تھی کہ پشاور شہر کی Beautification-----

جناب سپیکر: محب اللہ صاحب کے ساتھ کوئی چلا جائے، اکبر! آپ چلے جائیں، آپ کا بزنس ہے؟

محترمہ شگفتہ ملک: سر! میری اپوزیشن کی طرف سے جو واک آؤٹ ہے تو سوری جی، میں اپنا کوئسچن ابھی نہیں کر سکتی۔

جناب سپیکر: میں آپ کا کوئسچن ابھی پینڈنگ کرتا ہوں، پہلے آپ کے لوگوں کو بلا لیں، تھوڑی دیر کے لئے آپ بھی واک آؤٹ کر لیں۔ (قہقہہ) جی آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں، بابر سلیم صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں، یہ مائیک کھول دیں بابر سلیم صاحب کا، میں نے بھی تھوڑا سا ٹائم گزارنا ہے۔

جناب بابر سلیم سواتی: یہ خواہ مخواہ رکاوٹ پیدا کر رہے ہیں جی اور بار بار 'نان ایشو' کو وہ ایشو بنانے کی کوشش کر رہے ہیں، تو میری جناب سپیکر! آپ سے گزارش ہے کہ آپ Continue رکھیں، ان کو اس وقت تک تھوڑا Rest بھی کرنے دیں، چائے شائے پی لیں تو پھر ان کو بلا لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ کوئسچنز سارے انہی کے ہیں، وہ سارے Lapse ہو جائیں گے۔ ابراہیم خٹک صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟ کل آپ نے کہا تھا میں کوئی بات کرونگا لیکن، اپنی جگہ پہ آ جائیں، ابراہیم خٹک صاحب کا مائیک کھولیں۔

جناب محمد ابراہیم خان: شکریہ جناب سپیکر! میں تو صرف یہ کہنا چاہونگا کہ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کوئی Topic handle کرنے کا کہ اگر واک آؤٹ کرتے جائیں کیونکہ ہمارے پاس ہیں ہی صرف پانچ سال مسئلے مسائل حل کرنے کے لئے اور اس طرح ہم ایک ایک دن ضائع کرتے جائیں تو یہ عوامی جو مسائل ہیں، اسی طرح بڑھتے رہیں گے (تالیاں) ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ اگر یہاں پر بیٹھ کر کوئی مسئلہ حل نہیں کر سکتے تو پرائیویٹ میں بیٹھ سکتے ہیں کیونکہ سب آپس میں دوست ہیں، سب ایک دوسرے کو جانتے ہیں، آپس میں بیٹھ کے گپ شپ لگائیں اور یہ مسئلہ حل کریں کیونکہ واک آؤٹ کسی مسئلے کا حل نہیں ہے سر۔ تھینک یو سر، تھینک یو جناب سپیکر۔

جناب لیاقت علی خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: آپ بات کرنا چاہتے ہیں، مائیک کھولیں جی۔

جناب لیاقت علی خان: شکریه، جناب سپیکر۔ د ټولو نه اول خو نن دیرش، پینځه دیرش کاله بعد دا مائیک ما کهلاؤ کړو نو زه د مبارکئ لائق یم یقیناً (قہقہہ) بیا پینځه دیرش کاله پورې دا مائیک زما د حلقې چا نه وو کهلاؤ کړے نو ستا سو هم شکریه ادا کوم، د دې ټول هال شکریه ادا کومه، یقیناً چې د دیرش پینځه دیرش کالونه زما د حلقې چې کوم مسائل دی، هغه په دې فورم باندې چا نه دی وئیلې نو د ټائم به هم، زما سره حساب نه کوئ، د دې د پاره چې دا اسمبلی مې د دیرش پینځه دیرش کالونه قرض دارې ده، نو زما سره به لږه گزاره کوئ په ټائم کښې، یقیناً جی په دې نوی دور کښې خلق د یونیورسټیانو، د کالجونو خبرې کوی خو زما خلق نن هم د پرائمری سکول د پاره په ما پسې راځی، نو د دې نه تاسو اندازه ولگوئ چې زما د حلقې ترجمانی به چا

څنګه کړي وی؟ یقیناً د بجلۍ په دې سائنسی دور کښې په ټول پاکستان کښې ګټ ګټ ته بجلی رسیدلې ده خو زما په حلقه کښې تر نن ورځې پورې ډیرې یونین کونسلې داسې دی چې په هغې کښې بجلی نشته جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! توجہ چاہیئے کیونکہ پینتالیس سال بعد یہ مائیک کھلا ہے تو توجہ چاہیئے سر، یقیناً سپیکر صاحب! زما په حلقه کښې د بجلۍ مسائل چې کوم دې د هغې هم خدائے شته چې خپل حلقې ته څوک د شرم نه بوتلے نشم، هغلته بجلی نه وی د شپې مونږه په ډیوه، په لالټینونو ګزاره کوؤ خو د روړونو حال مو داسے دے، الله مې په سر ګواه دے چې ښادئ له خو څوک نه راولو خو که په غم کښې مو څوک راشی نو په دې باندې خفه یو چې خدایا زمونږه هغه حال ورته کھلاؤ شو۔ زمونږه روړونو باندې چې څوک هم راشې نو دا راته وائی چې یره د شپږو میاشتو فاتحه درته په یو ځل کوؤ، بیا دوباره په دې خوړ کښې نه شو راتلے نو د دې وجې نه چې په دې اسمبلۍ کښې زما د حلقې چا خبره نه ده کړی، که فرض کړه د دې نه مخکښې زمونږه د انسانانو چې کوم بنیادی حقونه دی چې په هغې کښې اوبه دی، سکول دے، هیلتھ دے، زمونږه په هسپتالونو کښې نن هم خدائے شته چې ډسپنسر قدرې ته هم نشته، زما په ډی ایچ کیو هسپتال کښې تر ننه پورې د زنانوؤ د پاره یو لیډی ډاکټره نشته، دا د دې وجې نه چې دپینځه دیرش کالو نه مخکښې یو داسې قابض ګروپ زما په حلقه باندې راغلے دے چې هغوی صرف دخپل خان د خپل امیر او مامور خبري کړې دی خو زما دقام تپوس چا نه دے کړے، نو زه د دې اسمبلۍ په وساطت ستاسو نه دا غواړم چې دغه حلقه هم د پاکستان ده، زما په جیب کښې هم د پاکستان کارډ پروت دے او د دې د پاره زما د حلقې سره د خصوصی پام اولرلې شی، د دې د پاره چې په تیر شوی حکومت کښې خو ټهیک ده چې دپی ټی آئی حکومت وو خو په دیر باندې یو بل ګروپ قابض وو، هغوی هلته ترقیاتی کارونه نه پریښودل، که د صوبې نه د پی ټی آئی چا کار کولو نو هغوی ورته وئیل چې مونږ درسره حکومت پریږدو او هغه خلقو پرې خپله کارونه کړی نه دی۔ نو زما په حلقه کښې جی یو څو کارونه زه داسې غواړم چې په دغه کښې، خود دې اسمبلۍ نه دي زما سره دا وعده اوشی چې په هغې کښې د انکوائری اوشی، هغه ډیر لازمی، په هغې کښې دي

تحقیق اوشی او د هغه غریب مسکین خلقو هغه کوم حقونه چې خلقو خوړلي دی، هغه حقونه دی ټول زما قوم ته واپس کړلے شي۔ زه به دا او وایم چې په تیر شوی وخت کښې زلزله چې کوم آفت راغلےوو زمونږ په حلقه کښی، په هغې کښې ټولې بي ضابطه ګیانې شوی دی، خلقوته چیکونه په نوم خو ایشو شوې دې خو هغه مستحقو خلقو ته یو روپئ نه ده ملاؤ، په دغي کښې دي انکوائری اوشی، دغه چې څوک چې ئے هم ذمه وار دے، هغه دي، کیفرکردار ته اورسې او د دغه غریبو خلقو چې کوم په زلزله کښې حقونه وهلی شوی دی، هغه خلقو ته دي هغه حقونه بیرته ملاؤ شي۔ بلین سونامي ټریز زمونږه د خان صاحب یو مشن وو، د هغه یو آرزو وه، په هغې کښې چې څومره خلقو ګهپلي کړې دی، نو هغه ګهپلي دي خامخا په هغې کښې انکوائری مقرر شي، چې په هغې کښی خلقو په لکهونو روپئ وهلی دی، او زمونږه خلقو ته د بلین سونامي ټریز نه هیڅ قسم استفاده نه ده رسیدلي سپیکر صاحب۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> You continue, please.

<u>*جناب لیاقت علی خان:*</u> دا زه یو قسم د اپوزیشن خبرې په دې کوم چې دا زه د اپوزیشن نه نه یمه، هغلته کښې اپوزیشن وو جی، تر اوسه پوري جماعت اسلامې دا کارونه کړي دي، زه د هغوی خبره کومه، جی چې د دې ځائې نه زما د قائد، زما د مشر په خله باندې چې کوم کارونه کیدل، هغلته پکښې نورو خلقو چې د حکومت سره، د هغوی تعلق نه وو، هغوی په نوم باندې زمونږ سره حکومت کښې وو خو زمونږ د پی ټی آئی د حکومت د بدنامولو ئے سرتوړ کوششونه کړی دی، هغلته ئے چې څومره وس کیدو نو زمونږه د پی ټی آئی حکومت ئے بدنام کړے دے۔د هغې د پاره زه خبره کوم، اوس خو زمونږه لا درې میاشتې نه دی شوی، د دې حکومت خبرې زه نه کوم، زه د تیرشوی وخت خبرې کوم چې په دیر کښې د پی ټی آئی حکومت نه وو، هغلته د یو قابض ګروپ حکومت وو، د هغې د پاره دي، ما ته د دغې کارونو انکوائری اوشی، په الیکشن کښې یقیناً یقیناً چې ټولې په خپل طبیعت باندې ډیوټیانې لګولې دی، ټولې دو نمبریانې ئے زمونږ سره کړي دی، د هغه زنانوؤ چې د پی ټی آئی سره ئے تعلق وو، هغه ئے چرته په غرونو کښی ډیوټیانې لګولوې، کوم چې د جماعت اسلامې سره تعلق وو هغه ئے

نیزدي نیزدي لګولې وي، دغه هم د دوئ په اختیار کښې وو، پکار ده چې صاف شفاف د هغې یو داسې انکوائری اوشی چې د هغه کومو خلقو سره ئے چې ظلم کړے دے، دغه خلقو او نن هم روان دے ولې چې د هغه خلقو باقیات په هغه دفاترو کښې ناست دی او د زکواة په معامله کښې چې زمونږه مشر هغه بله ورځ کومه خبره اوکړه، د زکواة په حواله سره چې زمونږ مشر هغه بله ورځ کومه خبره اوکړه، د دغه زکواة په ټوله کے پی کے کښې چیئرمینان ټول د دغه جماعت اسلامی ناست دی، دغه خلقو خپل چیئرمینان جوړ کړی دی، هغوی چې څومره غلطیانې کړی دی، زه خو به دا اووایم چې زما په حلقه کښې خو د زکواة په روپو خلقو بوس اخستی دی، ووټونه ئے پرې اخستی دی او نن په اسمبلئ کښې د زکواة خبرې کیږی، نو د دغه زکواة د هم صاف شفاف انکوائری اوشی، CDLD یو پراجیکټ وو، هغه د ټولو خلقو د پاره وو، په هغې کښې هم Like او Dislike شوے دے، د هر هغه چا فائل مخکښې ته تلے دے، د چا چې څوک په جماعت اسلامی کښې وو، څوک چې په جماعت اسلامې کښې نه وو نو د هغوی فائلونه مخکښې ته نه دی تلی او بیا بل هغه بله ورځ د JICA په حواله سره چې کومه واویلا زمونږ دې خلقو مچاؤ کړې وه نو دا JICA خو نوے پراجیکټ نه دے، دا خو نن نوے نه دے راغلے، دا خو به مخکښې هم وو، مخکښې چې وو نو په دې نورو صوبو کښې په کومو کومو ضلعو کښې چې ئے کار کړے دے، د هغې د هم مونږ ته یو دغه را کړے شی، چې نن په JICA باندې سوالونه اوچتیږی نو دا خو د دې نه مخکښې هم دا JICA وه او په خپل من مانئ او په Like او Dislike ئے کړے دے، هر چا ته د دې دغه نه دے رسیدلے، سپیکر صاحب! توجه غواړم، زیات ټائم مو نه اخلم خو دا کومې خبرې چې سپیکر صاحب! ما اوکړې، په پښتو کښې مې د دې د پاره اوکړې چې زما د حلقې خلق زیات تر په پښتو باندې ډیر پوهیږې که نه وی نو زه په اردو کښې هم خبرې کولې شم خو دا کومې خبرې چې ما اوکړې چې زما په حلقه کښې د دې هیلتھ په حواله سره د هم چې هغه کوم دے خلقو په خپل طبیعت باندې په مخکښې حکومت کښې ډاکټران یو ځائې ته راغونډ کړی دی، ځنې هسپتالونه اوس هم شاړ پراته دی، په ځنو کښې لس لس ډاکټران دی، دا دوئ په خپل طبیعت راغونډ کړی دی، نو د دې ټولو، کومې چې

ما اووئیل، دې تهولو کښې د انکوائری مقرر شی، دغه خلق چې چا په کښې غلاګانې کړی دی په مخکښې کارونو کښې، دا چې کوم څه ما اووئیل، دا زه په Written کښې هم تاسو ته درکوم خو د دې پلیز زه انکوائری غواړم چې زما حلقې ته، زما قوم ته هغه ریلیف ملاؤ شی د کوم نه چې د ډیرش پینځه دیرش کالو نه هغوی محرومه پاتې وو۔ ډیره مننه کوم ستا سو۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> صاحبزادہ صاحب، آپ کیا کہہ رہے ہیں؟

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ:</u> جناب سپیکر صاحب، یہ ملک لیاقت صاحب نے جو بات کی ہے، ہم تو باہر تھے لیکن سن رہے تھے، ہم اس کی مکمل حمایت کرتے ہیں، دیر والے جتنے بھی ممبرز ہیں، جو بات انہوں نے کی ہے سچ بتائی ہے انہوں نے۔

<u>جناب سپیکر:</u> تشریف رکھیں، 329، محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک:</u> جی تھینک یو، میں سر! وہ کوئسچن کے حوالے سے بات کر رہی تھی، کہ جو میں نے ڈیٹیلز ان سے مانگی ہیں، تو اس میں تو ایک وہ ٹینڈر کی مکمل تفصیل فراہم نہیں کی گئی تھی، دوسری بات کہ انہوں نے یہ بھی کلیئر نہیں کیا کہ کس ادارے یا نرسری نے ان کو کم یا زیادہ ریٹس دیئے ہیں، اور ایک یہ بات کہ انہوں نے جب Beautification کی بات کی تھی کہ جی پشاور کو ہم ایک خوبصورت شہر بنائیں گے جو کہ آلودگی کا شہر بن گیا، تو اس حوالے سے میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ کیا یہ فرمائیں گے کہ پشاور میں یونیورسٹی روڈ، جی ٹی روڈ پر کتنے پودے لگائے گئے ہیں، پودوں کی تعداد، اقسام اور خرچہ بتایا جائے؟ اس حوالے سے مجھے ذرا منسٹر صاحب بتادیں گے کیونکہ انہوں نے پشاور میں تیرہ یونین کونسل کی بات کی ہے۔ تو تیرہ یونین کونسلز میں آیا یہ جو جی ٹی روڈ ہے کیونکہ وہی آپ کا "مین روڈ" ہے تو اس حوالے سے بتائیں کہ کتنے پودے اس پر لگائے گئے ہیں؟

<u>Mr. Speaker:</u> Law Minister!

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون):</u> تھینک یو مسٹر سپیکر، میں شکریہ ادا کرتا ہوں آنریبل ممبر صاحبہ کا اور سر! بہت زیادہ ڈیٹیل، ان کا سوال بھی اس نیچر کا تھا کہ انہوں نے پوچھا تھا کہ کتنے پوداجات خریدے گئے ہیں؟ مطلب پورے صوبے میں جتنے بھی تھے، پھر ان کی اقسام، فی پودہ کی قیمت، کہاں سے خریدے گئے، لگانے کا طریقہ کار، صوبے کے ہر ضلع میں لگائے گئے پودوں کی تعداد کی تفصیل، نیز ضلع پشاور میں

کتنے پودے کہاں کہاں لگائے گئے ہیں، پودوں کی تعداد، تخمینہ لاگت کی تفصیل یونین کونسل وائز؟ تو سر!، یہ جو جواب آیا ہوا ہے، میں سارا جواب تو نہیں پڑھ سکتا ہوں ٹائم کی Constraint ہے لیکن اس میں پورا انہوں نے جواب دے دیا ہے۔ اب انہوں نے جو ایک دو پوائنٹس اٹھائے ہیں تو میں اس کی طرف آتا ہوں، کہ ایک تو یہ ہے سر! کہ طریقہ کار کے اوپر انہوں نے بات کی ہے کہ کس طرح یہ ہوا ہے؟ تو سر! یہ تھوڑا سا دو منٹ وقت میں چاہوں گا، یہ جو بلین ٹریز سونامی کا جو پراجیکٹ تھا اور ہے یہ سر! ایک Flagship project تھا، Last tenure میں بھی اور اس Tenure میں بھی یہ Flagship project کی حیثیت رکھتا ہے اور یہ سر! جب Introduce ہوا تھا تو یہ ایک بہت نیا آئیڈیا تھا پوری دنیا کی سطح پر تو جب یہ Introduce ہوا تھا نومبر 2014 میں تو اس وقت سر! یہ ڈیپارٹمنٹ کی نرسریاں تھیں، اس میں پانچ ملین پودے موجود تھے اس وقت، تو سر پہلے سال اس طرح ہوا کہ چونکہ پودے زیادہ چاہیے تھے تو پی سی ون میں یہ ذکر تھا کہ اوپن مارکیٹ اور اوپن مارکیٹ سے وہ خریدے جائیں گے، اس میں جو Annexure ہے اس میں وہ ریٹس بھی Mentioned ہیں کہ کس ریٹ پہ اوپن مارکیٹ سے اس کی خریداری کی گئی؟ نمبر ون، نمبر ٹو، اس میں سر! سمجھنے کی بات یہ ہے کہ ابھی چونکہ اس پراجیکٹ کی کامیابی جو ہے یہ اسی سے Prove ہو رہی ہے، جب یہ پراجیکٹ شروع ہوا تھا تو اس وقت اس اسمبلی میں جتنے بھی لوگ Last tenure میں موجود تھے، کوئی تیار نہیں تھا کیونکہ اس سے پہلے بھی فارسٹ ڈیپارٹمنٹ نے پچھلے ادوار میں اس طرح پراجیکٹس شروع کئے تھے لیکن اس میں پھر مسئلے یہ ہوئے تھے کہ بعد میں Payment نہیں ہوئی تھی تو اس صوبے میں کوئی بھی شخص یا کوئی ادارہ اس کام کے لئے تیار نہیں تھا کہ وہ آئے اور اس میں حصہ لے۔ اس وقت ہوا یہ سر! کہ یہاں پر پچھلے جو ہمارے سپیکر صاحب، تھے، اسد قیصر صاحب ان کی سربراہی میں اپوزیشن ایم پی ایز کی اور ٹریژری کی ایک میٹنگ Arrange ہوئی، فارسٹ ڈیپارٹمنٹ نے ایک بریفنگ دی اور یہ پرابلم بھی بتایا کہ ہمارے ساتھ کوئی تیار نہیں ہو رہا ہے اس میں حصہ لینے کے لئے، تو لوگ نہیں تھے سر، لوگوں کے پاس یہ فارسٹ ڈیپارٹمنٹ جا رہا تھا اور ریکویسٹ ہو رہی تھیں کہ آپ اس میں حصہ لیں، تو اس وقت سر! دوسرا اس میں یہ تھا کہ ایک سال کے بعد چونکہ نرسری میں سٹاک آ گیا تھا لیکن ایک سال تک وہ پودے Available نہیں ہونے تھے، تو پہلے سال اوپن مارکیٹ سے لئے گئے، دوسرے سال جو ڈیپارٹمنٹ نے نرسریز قائم کی تھیں تو دوسرے سال پھر اس سے آگے جا کے بلین ٹریز سونامی پہ عمل درآمد ہوا۔ سر، اس پر سپیکر صاحب کی سربراہی میں میٹنگ

ہوئی کہ کمشنر کو ہدایات دیں کہ آپ اپنے ڈویژن میں دیکھ لیں، اگر کوئی لوگ تیار ہیں کہ اس میں حصہ لیں، کوئی بھی حصہ لینے کے لئے تیار نہیں تھا۔ جب یہ پراجیکٹ شروع ہوا اور لوگوں کو پتہ چل گیا کہ یہ ٹھیک ٹھاک چل رہا ہے اور اس میں Payments بھی ہو رہی ہیں، اس کے بعد یہ جو ابھی سوال اٹھ رہے ہیں، اس کے بعد پھر ڈیمانڈ جب شروع ہوئی، اس کے بعد یہ سوال اٹھے ہیں۔ یہاں پر آنریبل ممبرز بیٹھے بھی ہیں، لطف الرحمان صاحب آج موجود نہیں، ہم نے اپوزیشن کو بھی اس میں شامل کیا تھا، لطف الرحمان اس میں Active تھے، اپنے علاقے میں، اس طرح ملک قاسم صاحب، اس دفعہ نہیں ہے اسمبلی میں، وہ Active تھے، آنریبل جو لیڈر آف اپوزیشن ہیں اکرم درانی صاحب، ڈیپارٹمنٹ نے میرے خیال میں ان سے بھی جا کے ریکویسٹ کی تھی کہ یہ بلین ٹریز سونامی میں اگر آپ کوئی مدد کر سکتے ہیں، لوگوں کو آپ راغب کر سکتے ہیں کہ آپ اس میں حصہ لیں، نلوٹھا صاحب آج موجود نہیں ہیں، مطلب یہ Across the board تھا، اس میں اس طرح کی کوئی بات نہیں تھی سر، مسجدوں میں جا کے ڈیپارٹمنٹ کے لوگ گئے ہیں اور مسجدوں کے امامان صاحبان جو ہیں، ان سے ریکویسٹ ہوئی تھی کہ آپ لوگوں کو اس کے اوپر راغب کریں۔ سر، اب میں اس کی کامیابی کے بارے میں، ہم کیا کہہ سکتے ہیں اگر ہم کہیں گے تو پھر یہی ہو گا کہ حکومت کا پراجیکٹ تھا اور یہ ابھی اپنی کامیابی کے گن گا رہے ہیں، میں سر! آپ کو بتاتا ہوں یہ World wide fund ہے، انٹرنیشنل ادارہ ہے، ابھی اس کی جو Third party Validation ہے، ابھی وہ ڈیپارٹمنٹ کرنے جا رہی ہے اور اس میں جو ہے Initially ہمیں اس کے جو فگرز ہیں تو وہ یہ ہے کہ 88 پرسنٹ جو ہے وہ Survival Rate ہے ان پودوں کا، یہ بہت زبردست ایک فگرز ہے، سر، مطلب سو میں سے 88 پرسنٹ، دوسرا سر! میں آفر کر رہا ہوں کسی بھی اپوزیشن ممبر کو، ٹریژری ممبر کو SPARCO کو اب ہم نے Involve کیا ہے سر! اور SPARCO میں یہ ہے کہ Satellite imagery کے ذریعے اس میں تو آپ کچھ چھپا نہیں سکتے ہیں، پہلے کی بھی تصویر موجود ہے Satellite imagery کے ذریعے آج کی بھی تصوریں آپ دیکھ سکتے ہیں، وہ واضح ہیں، سر! اس میں یہ بھی آفر ہے، مثلاً میرا تعلق چارسدہ سے ہے، کسی ممبر کا تعلق پشاور سے ہے، کوئی بھی ممبر ہے وہ ہمیں کوئی ایک جگہ بتادیں جہاں پر یہ پراجیکٹ شروع ہوا ہو اور اس میں کسی قسم کے ان کو کوئی شکوک و شبہات ہوں،۔۔۔(مداخلت)۔۔۔ میں بتا رہا ہوں، صاحبزادہ صاحب! میں بتا رہا ہوں، آپ کے پاس پھر آئیں گے انشاء اللہ، اس طرح کسی کا بھی اگر ہے تو ڈیپارٹمنٹ تیار ہے بالکل، مثلاً سر! اگر خوشدل

خان صاحب کو کوئی ہے، اگر صاحبزادہ صاحب کو کوئی ہے تو ڈیپارٹمنٹ اس کام کے لئے تیار ہے کہ ان کو اپنے ساتھ لے کے On the spot جو ہے وہ Verify بھی ہو سکتا ہے اور پھر اسمبلی میں واپس بھی ہم آ سکتے ہیں۔ اب سر! میں تھوڑا سا بتا رہا ہوں کہ انٹرنیشنل اداروں نے اس پراجیکٹ کی جو پذیرائی کی ہے اور انہوں نے یہ مانا ہے کہ یہ پراجیکٹ کی World Economic Foram کی سطح پر اس بلین ٹری سونامی کی تعریف ہوئی اور ایک ماڈل پراجیکٹ کے طور پر اس کو بتایا گیا ہے سر، جو Bonn Challenge ہے جو آپ کو سر! میرے خیال میں اس کے بارے میں، آپ تھے Last tenure میں کیبنٹ منسٹر تھے، Bonn Challenge میں جو کامیابی حاصل ہوئی، وہاں پر جو ذکر کیا بلکہ یہ ہمارے صوبے کے لئے فخر کی بات ہے، وہاں پہ ملکوں کا ذکر ہوتا ہے، ملکوں کو ریٹنگ دی جاتی ہے، یہ ہمارا صوبہ دنیا میں پہلا صوبہ ہے، ملک نہیں صوبہ ہے جس کی ریٹنگ وہاں پر Bonn Challenge کے فورم پر ہوئی ہے، ہمارے لئے ایک کامیابی ہے سر! جو انٹرنیشنل جتنے بھی اخبار ہیں، جتنے بھی وہ ہیں، واشنگٹن پوسٹ، وائس آف امریکہ، الجزیرہ، جتنے بھی ہیں ان میں سر! اس کی تعریف ہوئی ہے۔ آخر میں ایک مرتبہ پھر میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ Site جو ہے یہ Visible ہے سیٹلائٹ سے، اس کے Coordinate جو ہیں مطلب اس کو بھی Verify کیا جا سکتا ہے، اس میں بالکل ہم اوپن ہیں، ٹرانسپرنٹ ہے، کسی کا بہت بڑا اعتراض بھی ہو، ہو سکتا ہے کوئی مواد بھی ہوں، کوئی میٹیریل بھی ہوں لیکن اس پراجیکٹ کی کامیابی یہی ہے کہ بالکل Openly ہم آفر کر رہے ہیں کہ آپ آئیں، آپ ہمیں بتائیں، جدھر بھی ہے ڈیپارٹمنٹ آپ کے پاس جائے گا اور وہ ادھر سے Verify کر کے واپس آئے گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو، لاء منسٹر۔ جی میڈم! میڈم بول لیں، پھر اس کے بعد آپ کا نمبر ہے، جو موؤر ہے، پہلے وہ بات کر لیں پھر درانی صاحب! آپ بات کر لیں۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک</u>: یہ سر، مجھے منسٹر صاحب کی سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ میں نے جو کچھ پوچھا ہے، انہوں نے جو بات کی ہے کہ جس طریقے سے لئے گئے ہیں Qustion میرا Simple یہ ہے کہ جو انہوں نے پشاور کے حوالے سے بات کی ہے، تیرہ یونین کونسل کی، تو مجھے Kindly یہ بتائیں کہ آپ نے تیرہ یونین کونسل میں کہاں کہاں پہ یہ پودے لگائے، ان کا رقبہ کتنا تھا؟ باقی آپ کہہ رہے ہیں کہ 'یو سی وائز'، تو 'یو سی وائز' مجھے بتائیں کہ آپ نے کتنے وہاں کے جو Elected Councillor ہیں، جو ویلج کونسلرز ہیں، آیا ان کو آپ لوگوں نے اعتماد میں لیا تھا جو لگائے گئے پودے تھے، ایک، اور دوسری بات یہ ہے کہ اس میں

آپ نے صوبے کے جو پہاڑی اور میدانی علاقے تھے، تو اس میں مجھے بتایا جائے کہ اس میں زیادہ پودے کہاں پر لگائے گئے ہیں؟ اور میں نے جو بات پوچھی ہے کہ 80 پرسنٹ جو آپ کے پودے ضائع ہوئے ہیں کہ آپ نے جن اضلاع میں لگائے ہیں، وہاں پہ موسم کی جو تبدیلی تھی وہ Matching نہیں کر رہے تھے تو 80 پرسنٹ آپ کے جو ضائع ہوئے ہیں، وہ کیوں ہوئے ہیں؟

<u>وزیر قانون</u>: سر! میں نے فگرز بتا دیئے، جو تھرڈ پارٹی ہے، ہم نے نہیں کئے تھے، Thid party validation ہوئی ہے سر، 88 پرسنٹ جو ہے وہ اس کا Survival Rate ہے، تو میں فلور پہ یہ فگرز لانا چاہ رہا ہوں کہ Eighty eight parsent Survival Rate ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: اکرم درانی صاحب، سپلیمنٹری۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ</u>: سر، اس پہ میرا بھی ایک سپلیمنٹری ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ایک کوئسچن پہ دو سپلیمنٹری ہوتے ہیں، ایک آپ نے خود کر لیا ہے، ایک اکرم درانی صاحب کر رہے ہیں، Ten Supplementaries are not allowed, یا تو Change the book, change the book, no, no, not at all.

<u>جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ</u>: یہ رولز آپ Violate کر رہے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: I am not violating، کونسے ہیں جی، مجھے Quote کریں، رولز Quote کریں۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: زہ خو خبرہ اوکړمہ بیا تا سو۔

<u>جناب سپیکر</u>: چلیں جی، اکرم درانی صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ</u>: پھر ہم بھی بات کریں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ کریں جو مرضی ہے، میں کتاب کے مطابق چلوں گا۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب، چونکہ یہ بڑا۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: I can't stop the people.

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: میں اس کتاب کی بات کر رہا ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: کریں کریں Whatever to like، یہ دیکھیں کل بھی سارے کوئسچنز آپ کے رہ گئے، ایک چیز پہ ہر بندہ بولنا شروع کر دیتا ہے، پھر جو باقی کوئسچنز ہیں، یہاں پہ پھر کوئسچنز آور ہی کو ختم کر دیں۔ Every Question is not debatable آپ کریں یا اس کو کمیٹی میں بھیجوائیں یا پھر اگلے چیز کہیں۔

قائد حزب اختلاف: تاسو ما نه بعد خبره او کړئ کنه۔

جناب سپیکر: صرف بحث.بحث.بحث اور بحث، ایسے نہیں ہوتا، ہم نے ہاؤس میں، کئی ممبرز کے کل کوئسچنز رہ گئے تھے اور تین چار کوئسچنز پہ سارا One hour گزر گیا۔ جی اکرم درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب، سلطان صاحب نے بڑے اچھے انداز میں اور گورنمنٹ کی طرف سے جو ڈیپارٹمنٹ نے سوالوں کے جواب دیئے، بڑے اچھے پیش کئے، اور بڑے فراخدلانہ انداز سے اس نے آفر کی، اس میں تو کوئی جھگڑا نہیں ہونا چاہیے کیونکہ وہ چاہتا ہے کہ اس میں شفافیت ہو اور ہم بھی چاہتے ہیں کیونکہ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بڑا اہم ہے اور ضرورت ہے لیکن روزانہ اخبار کی جو سرخیاں ہیں، نیب کا کیس بھی اس پر میرے خیال میں کچھ چل رہا ہے، اس سے بچنے کے لئے اس کی شفافیت کو بالکل واضح کرنے کے لئے آپ بھی ایک کمیٹی بنالیں اس ہاؤس کی، اس میں گورنمنٹ کے ایم پی ایز اور اپوزیشن کے ایم پی ایز، اس کمیٹی میں میں خود بھی شامل ہو جاؤں گا اور ہم اس کو لے جائیں گے ان Site پہ جہاں پہ اس نے پودے لگائے ہیں اور ہم ان کو بتائیں گے کہ یہاں پر پودے لگے ہیں تو ابھی ہمیں بتادیں کہ پودا کدھر ہے؟ اور جس تعداد میں یہاں پر انہوں نے Calculation کی ہے، اس پہ بڑے سینیئر لوگوں نے پورے صوبے کا رقبہ بھی لیا کہ آیا پورے صوبے میں اتنا خالی جگہ ہے، سمندروں کے ساتھ بھی کہ اتنے پودے وہاں پر لگ سکتے ہیں، تو میرے خیال میں اس کی آفر کو ہم قبول کرتے ہیں اور اس کی شفافیت کو ہم معلوم کرتے ہیں، آپ ایک کمیٹی بنالیں گورنمنٹ اور اپوزیشن کی جس میں میں خود بھی وہاں۔ (تالیاں) وہاں پر ہوں گا اور انشاء اللہ پھر یہ ہمیشہ کے لئے صاف ہو جائے گا اور جو باتیں اس کی رکاوٹ کے لئے بنتی ہیں وہ ختم ہو جائیں گی، اور یہ میں وہ بات کر رہا ہوں جو کہ منسٹر صاحب نے خود اس کی شفافیت کے لئے ہمیں کہی ہے، ہم یہی چاہتے ہیں کہ آپ اس ہاؤس کی ابھی ایک کمیٹی تشکیل دے دیں۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر۔

وزیر قانون: جس طرح آنریبل لیڈر آف اپوزیشن نے بات کی ہے میں Hundred percent جو ہے اس کے ساتھ Agree کرتا ہوں کیونکہ یہ ٹرانسپرنٹ پراجیکٹ ہے، اس میں کسی قسم کا مسئلہ نہیں ہے، Hundered persent اس کے ساتھ میں Agree کرتا ہوں، آپ بالکل بنائیں سر۔

جناب سپیکر: درانی صاحب! اگر سٹینڈنگ کمیٹی کو ریفر کر دیں۔

قائد حزب اختلاف: اس میں ایک سپیشل کمیٹی بنائیں جو حکومت اور اپوزیشن دونوں پہ مشتمل ہو گی اور میں خود بھی اس میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔

وزیر قانون: سر جس طرح وہ کہہ رہے ہیں میرے خیال میں وہی بہترین آپشن ہے تاکہ وہ موقع پر بھی جائیں، سارا Verify کریں، جتنا بھی ہے سر! حکومت کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اکرم درانی صاحب! جو آپ کی تجویز تھی اور گورنمنٹ نے اس سے 'ایگری' کیا ہے، آپ ریزولیوشن مؤو کریں اور ہم اس کو سپیشل کمیٹی کے لئے، سوری آپ موشن مؤو کریں، موشن آپ مؤو کریں۔ کوئسچن نمبر 275، جناب سردار حسین بابک صاحب۔

* 275 _ جناب سردار حسین: کیا وزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(1) سال 14-2013 سے 18-2017 تک پی کے۔ 22 بونیر میں معدنیات کی آمدنی کی تفصیل ایئر وائز فراہم کی جائے، نیز گزشتہ پانچ سالوں میں محکمہ معدنیات کی طرف سے مذکورہ حلقہ میں روڈز اور دوسری ترقیاتی مد میں کئے گئے کاموں کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب امجد علی (وزیر معدنیات): (1) سال 14-2013 سے 18-2017 تک پی کے۔22 ضلع بونیر سے معدنیات کی مد میں سالانہ آمدنی کی ایئر وائز تفصیل درج ذیل ہے:

سال	حاصل شدہ رقم
2013-14	-/21,000 روپے
2014-15	-/42,000 روپے
2015-16	-/7,68,831 روپے
2016-17	-/46,90,448 روپے
2017-18	-/58,50,303 روپے

نیز مزدوروں کی فلاح و بہبود کے لئے جو اقدامات اٹھائے گئے ہیں، اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1)۔ صحت کی مد میں ایک عدد ڈسپنسری بمقام باغ قائم کی گئی ہے جو مائنز میں کام کرنے والے مزدوروں کو علاج معالجہ کی مفت سہولت فراہم کرتی ہے۔

(2)۔ سال 14-2013 سے 18-2017 تک مائنز لیبر کے بچوں کو ضلع بونیر بشمول پی کے۔22 میں 599 تعلیمی وظائف کی مد میں پانچ لاکھ 30 ہزار روپے ادا کئے گئے ہیں۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! میں نے منرل ڈیپارٹمنٹ سے پوچھا ہے کہ پی کے۔ 22 بونیر میں معدنیات کی آمدنی کی تفصیل ایئر وائز فراہم کی جائے جو انہوں نے مجھے تفصیل فراہم کی ہے اور میں نے یہ بھی پوچھا ہے منرل ڈیپارٹمنٹ نے ترقیاتی مد میں کاموں کی جو تفصیل ہے وہ بھی انہوں نے مجھے دی ہے، منسٹر صاحب جواب دے دیں تو پھر میں اس کے بعد بات کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر برائے معدنیات: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بابک صاحب نے جو سوال پوچھا ہے کہ سال 2013-14 سے 2017-18 تک بونیر میں معدنیات کی آمدنی کی تفصیل ایئر وائز فراہم کی جائے، نیز گزشتہ پانچ سالوں میں محکمہ معدنیات کی طرف سے مذکورہ حلقہ میں روڈز اور دوسرے ترقیاتی مد میں کئے گئے کاموں کی تفصیل فراہم کی جائے؟ جواب ان کو Reply میں تفصیل وائز سب فراہم کیا گیا ہے، سال 2013-14 سے لے کر سال 2017-18 تک جتنی حاصل شدہ رقم ہے، اس کی تفصیل بھی تفصیل سے دی گئی ہے، نیز مزدوروں کی فلاح و بہبود کے لئے جو اقدامات اٹھائے گئے ہیں اس کی تفصیل بھی ان کو دی گئی ہے جس میں اب ایک عدد ڈسپنسری ہے باغ میں، جو پی کے۔ 22 میں آتی ہے اور جو کان کن ہوتے ہیں، ان کے لئے اس میں فری علاج معالجہ ہوتا ہے فرسٹ ایڈ کے لئے۔ دوسرے جو مائنز لیبر ہیں اس میں 599 تعلیمی وظائف مزدوروں کے بچوں کے لئے دیئے گئے ہیں، بابک صاحب نے چونکہ ضلع بونیر میں پی کے۔ 22 کا پوچھا ہے تو پی کے۔ 22 کیلئے کل میں نے ڈیپارٹمنٹ کو بلایا تھا تو انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس جو تفصیل ہوتی ہے، وہ ضلع وائز ہوتی ہے اس لئے ہم نے ضلع وائز کیا ہے، اگر پھر بھی بابک صاحب کہتے ہیں کہ ہمیں یہ تفصیل دے دیں تو میں ان سے کچھ وقت مانگوں گا تاکہ ڈیپارٹمنٹ والے اس کو پوائنٹ آؤٹ کر کے پھر میں اس کو بتادوں گا اور اس کو تسلی بھی دوں گا۔

جناب سردار حسین: شکریه جناب سپیکرصاحب۔ منسټر صاحب ماله ښه تفصیلي جواب را کړے دے ، که دا د سکالر شپ تفصیل هم ماته را کړی نو ډیره زیاته مهربانۍ به وي او بنیادي مقصد هم زما دا دے ، سوال هم دا وو چې څنګه په این ایف سی کښې د مرکز نه زمونږ صوبې ته شیئر راځي او بیا ظاهره خبره ده چې دا Constitutional ده چې په صوبه کښې په کوم ځائې کښې چې ګیس پیدا کیږی، تیل پیدا کیږی، چې په کوم ځائې کښې ډیمونه جوړ وی نو هلته بیا د صوبې د فنډ نه Percentage هغه علاقو ته د رائلټی په شکل کښې یا د آمدن په

شکل کېښې ملاوېږي۔ جناب سپیکر! زه منسټر صاحب ته دا ریکویسټ کومه او دي پسي زما بل کوئسچن هم دے ، د منرل په حواله دے چې تر اوسه پورې دا شیئر موجود نه دے ، په بونیر کېښې یا اوس ظاهره خبره ده قبائلي اضلاع کېښې هم ډیر زیات معدنیات دی هلته نو زه به دا ریکویسټ کومه چې که منسټر صاحب دا خبره یقینی کوی لکه چې دا هم قدرتي ذریعه ده نو هغه Percentage هغه علاقو ته د آمدن نه ملاوېږي څنګه چې د ګیس او یا د تیلو یا د ډیمونه په مد کېښې ملاوېږي نو د دوئی به ډیره زیاته مهربانی وی، نو زه د دوئ د جواب نه مطمئن یم۔

جناب سپیکر: تھینک یو بابک صاحب، کوئسچن نمبر 247، جناب سردار حسین بابک صاحب۔

* 247 _ جناب سردار حسین: کیاوزیر آبکاری و محاصل ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبائی حلقہ پی کے۔22 بونیر میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ٹوبیکو سیس کی مد میں کل کتنی رقم دی گئی ہے، ایئر وائز تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) نیز مذکورہ رقم کی ادائیگی کس فارمولے کے تحت کی جاتی ہے، اس کی بھی تفصیل فراہم کی جائے ؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) صوبائی حلقہ پی کے۔22 سمیت ضلع بونیر کو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران محکمہ خزانہ کی طرف سے ٹوبیکو سیس کی مد میں کل 50.23 ملین دیئے جا چکے ہیں جس کی سالانہ تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	مالی سال	کل جاری شدہ رقم (ملین روپے)
1	2013-14	19.780
2	2014-15	16.450
3	2015-16	0.00
4	2016-17	7.00
5	2017-18	7.00
	کل رقم	50.23 ملین

(ب) مذکورہ رقم کی ادائیگی Tobacco Development Cess Utilization Rules, 2007 کے سیکشن (5) 3 کے تحت کی جاتی ہے، تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ٹوبیکو سیس کی مد میں کل کتنی رقم دی گئی ہے، ایئر وائز تفصیل فراہم کی جائے؟ تو ڈیپارٹمنٹ نے جواب دیا ہے اور جناب

سپیکر! پھر میں نے یہ بھی پوچھا ہے کہ یہ جو تقسیم ہے، ضلعے کو جو حصہ ملتا ہے، اور پھر آگے ضلعے میں ظاہر ہے Constituencies ہیں، میں نے یہ پوچھا ہے کہ یہ جو فارمولا، تو فارمولا مجھے نہیں بتایا گیا ہے، اگر منسٹر صاحب مجھے یہ بتائیں کہ یہ کس فارمولا کے تحت تقسیم ہوتے ہیں تو مہربانی ہوگی۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: بہت شکریہ، بابک صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ سر! ویسے Generally ایسے زبردست کوئسچنز آرہے ہیں اپوزیشن کی طرف سے اور یہ اپوزیشن میں جو ہے Quality leadership، اس وقت تجربہ کار لیڈر شپ جو بیٹھی ہوئی ہے تو میرے خیال میں سر! یہ زبردست کوئسچنز آرہے ہیں اور یہ فورم اور یہ ہاؤس جو ہے مستفید ہو رہا ہے، ان سے بھی توقع ہے کہ ہمارے جوابات سے بھی تھوڑے بہت مطمئن ہو رہے ہیں، جی۔ اچھا سر! بابک صاحب نے تو جو Main year wise detalies تھیں، ان سے تو وہ Satisfied تھے، وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ بل گئے ہیں۔ وہ فارمولا کے بارے میں پوچھ رہے ہیں کہ کس فارمولا کے تحت یہ ہو رہا ہے، تو سر! یہ جو سیس ہوتا ہے اس ٹوبیکو کا، تو یہ جو Utilization rules ہیں سر، 2007، اس کے تحت یہ ہوتا ہے، تھوڑا بہت میں آپ کو، ہاؤس کو میں تھوڑی بہت اس کی ڈیٹیل دے دیتا ہوں، یہ ہے Tobacco Cess Development Rules, 2007 اس کے تحت ہوتے ہیں اور اس میں جو Relevant rule ہے، وہ Rule 3 sub-rule (5) ہے:

"(5). Cess shall be distributed amongst the tobacco growing districts on the basis of tobacco production of the previous year, for which the Board shall provide district-wise tobacco production data before the commencement of new financial year".

سر، طریقہ کار جو ہے اس کے لئے اسی Rule میں Rule 3 sub-rule (2) جو ہے:

"(2) For the purposes of utilization of the Cess, there shall be constituted a Committee by the Government of Khyber Pakhtunkhwa Province which shall consist of the following:

i.	Chief Minister Khyber Pakhtukhwa	Chairman
ii.	Minister for Excise and Taxation	VC/Convener
iii.	Minister for Finance	Member
iv.	Minister for Agriculture	Member
iv.a.	Minister for Planning and Development	Member
iv.b.	Minister for Revenue	Member
v.	One member of the Provincial Assembly from each Tobbacco growing Distrcit to	

be nominated by the Chairman. Member

اور پھر

vi. Secertary to Govt: of Khyber Pakhtunkhwa
Excise and Taxation Department Member/Secy"

تو سر! یہ کمیٹی ہے، اس کے بعد کمیٹی کا جو طریقہ کار ہے، وہ بھی بتایا گیا ہے کہ:

"The Committee shall meet at least once in four months on a date, time and venue notified to all the members by the Secretary of the Committee, at least one week before the date of meeting.The schemes for utilization of the Cess as per district share shall be put before the Committee for scrutiny and approval by the Committee. Quorum of the Committee shall be 1/3rd''.

یعنی کہ سر! یہ کمیٹی ہے اس کا کورم جو ہے وہ One-third ہے And this Committee decides اور جو پروڈکشن ڈیٹا، ٹوبیکو پروڈکشن ڈیٹا کو بنیاد رکھ کر، سکیمز جو Submit ہوتی ہے اس کمیٹی کو، اس ڈیٹا کو بنیاد رکھ کر پھر یہ آگے اس طرح کی Allocations کرتی ہے۔

جناب سپیکر: جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر صاحب، منسٹر صاحب بالکل ما ته هغه د Utilization چې کوم رولز دی، هغه او سیکشن ئے هم لیکلے وو یا چې کومه کمیټی د هغې Composition هم بیان کړے وو، زما بنیادی غرض په دې سوال کښې د هغه فارمولې دے، یو خو جناب سپیکر! دا هم زه د منسټر صاحب په نوټس کښې را وستل غواړمه چې ټوبیکو د دنیا بهترین ټوبیکو چې دے، هغه زمونږ په صوبه کښې پیدا کیږی، بونیر کښې پیدا کیږی، صوابئې مردان مانسهره کښې، چارسده کښې هم ځنو ځائینو کښې پیدا کیږې جناب سپیکر! لویه المیه دا ده چې کله مونږ دا خبره کووؤ چې د پنجاب او د صوبے موازنه کووؤ نو د هغې مقصد زمونږ هرګز دا نه وی چې د پښتون او د پنجاب او دا ډیر ظلم دے چې په پنجاب کښې غنم پیدا کیږې، هغه په ټوله دنیا کښې په اوپن مارکیټ کښې، هغه خرخیږی هلته کپاس پیدا کیږې، پنبه پیدا کیږې، اوپن مارکیټ کښې د هغه خرید و فروخت چې دے هغه کیږی دا ورجینیا صرف پختونخوا کښې پیدا کیږې ترین خان هم ناست دے صوابئی سره ئے تعلق دے، بیا مونږ پابند یو، زمونږه د ټوبیکو Growers چې دې لاس پښے ورله تړلی

دی دوؤ کمپنو، دا په اوپن مارکیټ کښې نه دے پکار؟ پکار دا د چه حکومت د په دباندې خپل یو Decision واخلی او چې د دنیا بهترین ورجینیا زما صوبه پیدا کوی، نو بیا مونږه ولے دوؤ کمپنو ته هغه دوه کمپنئې هر کال اربونو روپئې ګټې او چې کوم زما Growers دی غریبانان هغوی هغه Expenses هم نشې Meet کولے چې په کوم باندے فصل تیارئې یا د هغوی په پخوالې باندی چې څه وړے وړے بهتئې ورته لګیدلې دی چې وړے وړے کارخانے ورته مونږ وایو، منسټر صاحب ته پخپله پته ده د هغې علاقے سره تعلق لری، جناب سپیکر یوخوزه دا غواړمه چې زمونږ هم څه کمک کیدے شې د اپوزیشن نه مونږ هم تاسو سره یو خو Secondly دا ریکوئسټ به کومه چې دا کمیټې چې کوم Composition دے په هغې ظاهره خبره ده، چې که منسټر وی، سیکرټری وی ټول د ګورنمنټ خلق وی بیا چیئرمین سره چې کوم اختیار دے یو ممبر د اسمبلئی د ممبرانو نه چې هغه هم حکومتی ممبر وی پکار د اوؤ چې حکومت د فراخدلې مظاهره اوکړی او مثال بونیر دے چې څومره ممبران دی چې هغه هم اجلاس له را اوغواړې، صوابئې کښې Growing area ده هغه ممبران اجلاس له را اوغواړی، دا فارمولا چې ده دا فارمولا دا د واضحه شې جناب سپیکر زه په دې شک نه کومه خو دا تقسیم چې کوم کیږې تقسیم او زه دا خبره هم کوم چې ده اے این پی دور کښې زمونږ خپل دور کښې کومې Constituency یا ده کومې ضلعے ټوبیکو سیس څومره شیئر کیده سو فی صد، دا هغه ضلعو ته تلے دے زه ریکوئسټ کوم چې دا Composition ده کمیټې چې دے په هغې باندې لږ نظرثانی اوکړی، یا بیا هغه اجلاسونه په هغې کښې تاسو طے کوئې چې کومې کومې ضلع ته یا کومې کومې حلقې ته څومره څومره شیئرز دې نو ډیره زیاته مهربانی به وی او دا دوئمه خبره باندې که هغه منسټر صاحب Respond کوی نور زه جواب نه مطمئن یم، په دې دوو خبرو باندې۔

جناب سپیکر: تھینک یو، بابک صاحب۔ Again بابک صاحب، آج تو بڑے کوئسچنز ہیں جی آپ کے، 276 سردار حسین بابک صاحب۔

* 276 _ جناب سردار حسین: کیاوزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(1) محکمہ معدنیات ضلع بونیر کی سالانہ آمدنی کتنی ہے، سال 2013 سے 2018 تک آمدنی کی تفصیل ایئر وائز فراہم کی جائے، نیز محکمہ کی طرف سے معدنیات کے علاقوں میں کئے گئے ترقیاتی کاموں کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب امجد علی (وزیر معدنیات): سال 2013 سے 2018 تک ضلع بونیر سے معدنیات کی مد میں اوسط سالانہ آمدنی 112770294 روپے ہے۔

ایئر وائز تفصیل درج ذیل ہے:

سال	حاصل شدہ رقم
2013-14	46891420/-
2014-15	66145102/-
2015-16	12189261/8-
2016-17	167582749/-
2017-18	161339583/-

ضلع بونیر میں محکمہ کی طرف سے جو ترقیاتی کام کئے گئے ہیں، اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ توروَرسک تا طالع آباد 2 کلومیٹر روڈ 8.156 روپے لاگت سے بنایا گیا ہے۔

2۔ غاخے تا طالع آباد 2 کلومیٹر روڈ 7.942 ملین روپے لاگت سے بنایا گیا ہے۔

3۔ شاہو تا توروَرسک ایک کلومیٹر روڈ 5.236 ملین روپے لاگت سے بنایا گیا ہے۔

4۔ پٹوراھا تا تور وسک ایک کلومیٹر روڈ 5.822 ملین روپے لاگت سے بنایا گیا ہے۔

نیز مزدوروں کی فلاح و بہبود کے لئے جو اقدامات اٹھائے گئے ہیں، اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ صحت کی مد میں دو عدد ڈسپنسریاں بمقام بمپوخہ اور باغ قائم کی گئی ہیں جو مائینز میں کام کرنے والے مزدوروں کو علاج معالجہ کی مفت سہولت فراہم کرتی ہے۔

2۔ سال 2015-16 میں بمقام بمپوخہ ضلع بونیر ایک عدد آبنوشی کا منصوبہ مکمل کیا گیا ہے جو وہاں پر کام کرنے والے مائنز لیبر کو صاف پانی مہیا کر رہا ہے۔

3۔ سال 2013-14 سے 2017-18 تک مائنز لیبر کے بچوں کو 599 تعلیمی وظائف کی مد میں 5,300,000/- روپے ادا کئے گئے ہیں۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب ما وئیل که په دې دوه خبرو ماته منسټر صاحب څه Response را کړو او نورځه، اوس خو وزیر خزانه هم راغلے دے ماشاء الله۔

جناب تیمور سلیم خان(وزیر خزانہ): سر د دواړو خبرو Simple جواب دے اولنئ دا چې کوم فنډ دے اوس نه Commit کوؤ او بجټ کبنې هم مونږ وئیلی وو چې کوم Exactly as per district د فنډز Allocation دے، هغه دې کال مونږه Commit کړے دے که څه Liabilities دې، هغه Liabilities within one to two years چې کوم دے Adjust کووؤ، یو ضلعے نه به یو روپئې هم چې کوم دے نه ځی، بل چې کوم ستا سو Suggestions دي هغه مونږ ته In writing کبنې را کړے او مونږه به ضرور Consider کوؤ And we will find the way out

جناب سپیکر: ٹھیک ہے بابک صاحب۔ سوال نمبر 311 منجانب جناب ہدایت اللہ، ہدایت الرحمان صاحب، ہدایت الرحمن صاحب، 311۔

* 311 _جناب ہدایت الرحمان: کیاوزیر ماحولیات وجنگلات ارشادفرمائیں گے کہ:

گزشتہ پانچ سالوں میں بمبوریت، رومبور، شیشکوہ، عشریت، دمیل نساراورآرندوگول میں کتنے مکعب فٹ عمارتی لکڑی کی کٹائی ہوئی ہے اور مذکورہ جنگلاتی علاقے کے لوگوں کو کتنی رائلٹی کی رقم ادا کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق(وزیر ماحولیات وجنگلات): سال 2013 میں Dry Standing and Falling Trees Policy کی معطلی اور پابندی لگنے کے بعد کوئی تازہ کٹائی نہیں ہوئی، تاہم اس عرصے میں پہلے سے موجود گرائی شدہ درختان کی چرائی اور تیار لکڑی کی ڈھلائی ہوچکی ہے۔

جناب ہدایت الرحمان: کیاوزیرماحولیات ارشادفرمائیں گے کہ-----

Mr. Speaker: Answer is taken as read, supplementary please.

جناب ہدایت الرحمان: کیاوزیرماحولیات-----

جناب سپیکر: سپلیمنٹری پلیز، کوسچن توہوگیا، جواب آپ نے پڑھ لیا۔

جناب ہدایت الرحمان: جی جی۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری کریں اس کے اوپر، Satisfied or not? if not, then کو نسچن کریں اس کے اوپر۔

جناب ہدایت الرحمان: بس ٹھیک ہے جی، صحیح ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، تھینک یو۔

جناب سپیکر: کو نسچن نمبر 305، ملک باچا صالح صاحب۔

* 305 _ ملک بادشاہ صالح: کیا وزیر جنگلات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مالکان جنگلات کے خلاف غیر قانونی کٹائی کی صورت میں پرچے کاٹے جاتے ہیں اور ان سے جرمانہ وصول کیا جاتا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ جرمانے سے تقریباً 25 سے 30 فیصد وصول کنندہ اور دوسرے افراد کی جیب میں چلے جاتے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سال 17-2016 اور 18-2017 میں سب ڈویژن شرینگل اور سب ڈویژن دیر میں کتنے پرچے کاٹے گئے، کتنا جرمانہ وصول کیا گیا اور کتنی رقم قومی خزانے میں جمع ہوئی اور باقی ماندہ کتنی رقم دیگر افراد کو دی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات): (الف) جی ہاں۔

(الف) جی نہیں، ایسا نہیں ہوتا ہے، جو لوگ جنگلات میں غیر قانونی کٹائی کرتے ہیں، ان کے خلاف محکمہ جنگلات کے اہلکاران قانونی کاروائی کر کے کیسز متعلقہ فارسٹ مجسٹریٹ کی عدالت کو بھیجے جاتے ہیں۔ متعلقہ کیسز کے فیصلے عدالت ہذا کرتی ہے جس میں عدالت بطور جرمانہ رقم وصول کرتی ہے، جس میں سے عدالت ان سرکاری ملازمین کو انعام دیتی ہے جنہوں نے متعلقہ کیسز کے ملزمان کو پکڑنے اور جنگلات کی غیر قانونی کٹائی کی روک تھام میں محکمہ کی مدد کی ہو۔

(ب) سال 17-2016 اور 18-2017 کے دوران سب ڈویژن شرینگل اور سب ڈویژن دیر میں ملزمان کے خلاف کل کاٹے گئے پرچوں سے لیا گیا جرمانہ قومی خزانے میں جمع شدہ رقم اور باقی ماندہ رقم انعام کی تفصیل درج ذیل ہے:

	سب ڈویژن شرینگل	سب ڈویژن دیر	کل
کاٹے گئے پرچے 2016-17/2017-18	950/-	1209/-	2159/-

فیصلہ شدہ پرچے 2016-17/2017-18	523/-	616/-	1139/-
خزانے میں جمع شدہ رقم	495820/-	1855905/-	2351725/-
اہلکاروں کو بطور انعام رقم	1475800/-	3302295/-	4778095/-

ملک بادشاہ صالح: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ډیره مهربانی، شکریه سپیکرصاحب۔ 306، بنه، 305 ما دا د فارسټ محکمې متعلق دا دغه کړے وو چې دا پرچې کټ کیږي-----

جناب سپیکر: ایک سیکنڈ باچا صالح صاحب، اچھا دونوں ہیں آپ کے، 306، چلیں آپ پہلے وہ لے لیں یہ دوسرا بھی ہے آپ کا 306، چلیں ٹھیک ہے۔

ملک بادشاہ صالح: پخوا ستاسو کومې جرمانې چې لګی په شرینګل سب ډویژن کښې چې کومې لګی دلته نو په 2017-18 کښې، 2016-17 او دیکښې چې کومې جرماني وصول شوې دی جې نو په چار لاکھ پچانوے هزار آٹھ سو بیس او چوده لاکھ پچهتر هزار آٹھ سو روپۍ په انعام کښې تلي دی، بیا پکښې سب ډویژن دیر مونږه او ګورو نو اٹھاره لاکھ پچپن هزار نو سو پانچ روپۍ جرمانه وصول شوي دي، پیسي دغه شوي دی، خلقو ته دا خزانے ته تلي دي او تینتیس لاکھ روپئې چې کوم دې دا په انعام کښې تقسیم شویدی، جناب سپیکر صاحب دا اصل کښې حکومت ته هم زه درخواست کوم، محکمه فارسټ کښې تاسو یو کمیټئی ته دا سوال اولیږئې، دا یو ظلم هلته روان دے، او ما ته د دے پته ده دے غټ اختر نه مخکښې اولږیده چې خلق نه تله بازار ته او وے مونږه نسې او اختر دے جرمانه رانه ډیره اخلې، نو دا کومه جرمانه وصولئې دا خو تاسو که او غواړئې په یوه ګهنټه کښې یا په یوه روځ دوا ورځو کښې به دا محکمې ته به خلق جمع کولے شی خو دا یو ظلم دے جی دا کمیټئی ته اولیږئې چې د محکمې ذمه داران په دیکښې کینی او د دی څه حل راؤباسی، پچهتر فیصد په خلقو تقسیموی او پچیس فیصد د ګورنمنټ خزانے ته ځی نو په دے باندے زمونږه د ټولو ذمه داری ده چې خامخا په دے باندې څه او کړئې جې۔

جناب سپیکر: منسٹر فار لاء پلیز۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، یہ انہوں نے Basically جو سوال کیا ہے، وہ جو غیر قانونی کٹائی ہوتی ہے تو اس کے اوپر جو جرمانے لگتے ہیں، تو اس کا جو ایشو ہے، مطلب جو سرکاری خزانے میں جاتا ہے اور جس بندہ کو جو انعام کو ملتا ہے، جو پوائنٹ آؤٹ کرتا ہے، یا کمپلینٹ کرتا ہے یا جو بھی ہے تو اس کے بارے میں ان کا ہے، سر، یہ اصل میں فارسٹ ایکٹ 2002 کے تحت یہ ہوتا ہے اور ریوارڈ رولز ہیں 2004، اس کے تحت، ریوارڈ جو دیا جاتا ہے یا انعام جو دیا جاتا ہے، پھر اس میں سر، یہ ہے کہ یہ Properly عدالت میں جاتا ہے، یہ نہیں ہوتا کہ اس کے اوپر ڈیپارٹمنٹ اسی طرح وہ پیسے دے دیتا ہے انعام میں یا ریوارڈ میں، اور عدالت میں جاتے ہیں، یہ رولز بھی ہیں ایکٹ بھی ہے، اس کے تحت ہوتا ہے اور اس پہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی، میں انفارمیشن ذرا آپ کو دے رہا ہوں پھر آپ جس طرح ٹھیک سمجھتے ہیں، پبلک اکاؤنٹس کمیٹی جو Last tenure میں تھی، اس میں یہ Objection بھی اس کے اوپر ادھر آیا تھا لیکن، اس کے بعد اس کو Properly انویسٹی گیٹ کر کے پھر وہ Objection بھی ختم ہو گیا تھا، اس میں پشاور ہائی کورٹ میں بھی لوگ گئے تھے اور اس میں بھی The Peshawar High Court ruled in favour of the Forest Department، اس ایشو پر گئے تھے جو آپ پوائنٹ آؤٹ کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ بالکل بادشاہ صالح صاحب میرے دوست بھی ہیں، Colleague بھی ہیں اور اگر وہ سمجھتے ہیں کہ اگر اس میں اس طرح کی کوئی چیز ہے کہ وہ Improve ہونی چاہیے، ویسے تو ایکٹ اور رولز کے مطابق ہے، پشاور ہائی کورٹ نے بھی فیصلہ دے دیا ہے، پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نے بھی دے دیا ہے، یہ ایک اچھی بات ہے کہ اگر آپ انعام دے رہے ہیں، ریوارڈ دے رہے ہیں تو کوئی بری بات اس میں نہیں لیکن اگر پھر بھی وہ سمجھتے ہیں کہ اس میں کوئی Improvement آ سکتی ہے تو سر، کمیٹی میں ان کی مرضی ہے لیکن میں ان کو Suggest یہی کر رہا ہوں، ریکویسٹ یہی کر رہا ہوں کہ بجائے اس کے کہ کمیٹی میں جائے، پھر پروسیجر ہو، پھر اس پہ ٹائم بہت زیادہ لگے، Formality اس میں ہو، آپ ایک کاغذ پہ لکھ کر مجھے ابھی دیدیں جو آپ چاہتے ہیں، فارسٹ منسٹر اشتیاق آج چونکہ چھٹی پر ہے، مجھے اس نے بتایا تھا کہ میں ہینڈل کر لوں، میں اشتیاق صاحب سے جو منسٹر فارسٹ ہیں، ان کو میں دے دوں گا اور انشاء اللہ ان کو میں بٹھا بھی دوں گا، جو بھی یہ اچھا سمجھتے ہیں، اگر Improvements ہوئیں۔

جناب سپیکر: آپ اگر Improvements لے آئیں۔

وزیر قانون: Why not، جی ہم لے آئیں گے، اس میں Improvements کوئی بری بات تو نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی صاحبزادہ صاحب، سپلیمنٹری۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ جو سوال بادشاہ صالح بھائی نے اٹھایا ہے، یہ صرف ان کے حلقے کی بات نہیں ہے، جتنے بھی فارسٹ ایریاز ہیں کے پی میں، ہزارہ کوہستان میں جتنے بھی ہیں جہاں پہ ہمارے جنگلات ہیں، سر جی، یہ آپ خود سوچ لیں، چار لاکھ پچانوے ہزار آٹھ سو بیس روپے ایک سب ڈویژن کے حکومت کے کھاتے میں آتے ہیں، اس کے مقابلے میں چودہ لاکھ روپے اس کو انعام میں ملتے ہیں، کیا یہ سرکاری اہلکاران تنخواہ نہیں لیتے، کیا یہ سرکاری محکمہ، ایک اے سی صاحب تھا، انہوں نے مجھے کہا کہ میں نے یہ کام اپنی جیب سے بھی نہیں کروایا ہے، میں نے فارسٹ کے پرچوں سے یہ پیسے لیکر میں نے ایک عمارت بنائی ہے، سرکاری عمارت بنائی ہے، سر جی، یہ بھی ایک ٹیکس کا طریقہ ہے، میرے خیال میں آپ کا، لوگوں کو آپ انعام دیتے ہیں، یہ طریقہ نہیں ہے، یقین کریں ہزاروں کی تعداد میں لوگ اس لئے بازار نہیں آتے کہ یہ بغیر کسی ثبوت کے اس کے خلاف پرچے کاٹتے ہیں، میرے ساتھ ایسے ثبوت بھی ہیں کہ سعودیہ میں بندہ تھا، اس کے خلاف وہاں پہ انہوں نے پرچہ کاٹا ہے، ایک فارسٹ گارڈ ہے، اس کا نام انور ہے، اس وقت دہلی میں ایک بندہ بیٹھا ہے یا لندن سے آیا ہے، میں اس کی مثال پیش کرتا ہوں وہ وہاں پر بیٹھا ہے، اس کے خلاف پرچہ انہوں نے کاٹا ہے۔

جناب سپیکر: شارٹ کریں، پلیز۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب، یہ وہاں پہ ایک بد معاشی چل رہی ہے ان لوگوں کی، پہلے آپ نے مجھے موقع بھی نہیں دیا۔

جناب سپیکر: آپ کریں بات، سپلیمنٹری کو کُسچن کریں، وہ جواب دیں گے۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: ابھی کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: نکلنے کی اجازت نہیں دوں گا، کو کُسچن کریں، اور جواب لیں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جو پودوں کی بات تھی، انہوں نے شاخیں کاٹ کے، انہوں نے اس کے پودے بنا کے لگائے تھے، میرے پاس اس کے ثبوت ہیں۔

جناب سپیکر: اب جواب لے لیں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب، آپ نے اس میں ایک کمیٹی بنادی، پیپلز پارٹی کی طرف سے میرا نام اس میں ڈال دیں تاکہ میں وہ آپ کو بتا سکوں، Ground reality بتادوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہم نے تو ابھی کوئی کمیٹی نہیں بنائی۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: کہ یہاں Ground reality کیا ہے؟ یہاں پر جو بات کر رہے ہیں ہمارے یہ صاحبان

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: Law Minister to respond، دیکھیں میں اپوزیشن کے ساتھیوں سے ایک Humble request کرنا چاہتا ہوں، یہ جتنا بزنس ہوتا ہے، سارا آپ کا ہوتا ہے، کوئسچنز آپ کے ہوتے ہیں، موشنز آپ کی ہوتی ہیں، ساری چیزیں آپ کی ہوتی ہیں، اگر ہم ایک ایک پوائنٹ پر آدھا آدھا گھنٹہ زیادہ Spend کر دیں گے تو آپ ہی کے کچھ ساتھیوں کا نقصان ہو جائے گا، ان کے کوئسچنز کب سے پڑے ہوتے ہیں، وہ پھر Lapse ہو جاتے ہیں، اس لئے میں کہتا ہوں Brief, precise تاکہ سارا آرڈر آف دی ڈے، ہم Complete کر سکیں، تو Please don't mind اس سلسلے میں، جی لاء منسٹر۔

وزیر قانون: سر، جس طرح آپ نے کہا ہے، میں بھی یہی ریکویسٹ کروں گا کیونکہ سارے جو کوئسچنز ہیں، وہ اپوزیشن کے ہی ہیں، آپ کو سر، کل کی پروسیڈنگز آپ کے علم میں ہے، اپوزیشن نے ہی پھر کہا تھا کہ ہمارے کوئسچنز رہ جاتے ہیں، تو جو Basic issue ہوتا ہے وہ ایڈریس ہو جاتا ہے۔ ابھی اگر نیا ایشو ہے تو That should be a fresh Question on that یا کوئی ڈیبیٹ کے لئے ہے، My offer stands sir ابھی بھی میری جو آفر تھی دونوں ممبران صاحبان کے لئے کہ آپ میرے ساتھ آئیں، In writing اپنے تجاویز بھی دے دیں اور اشتیاق سے بات کر کے جو بھی Improvement ہوئی، ہم لے آئیں گے۔

جناب سپیکر: بادشاہ صاحب! یہ آپ کو اشتیاق ارمڑ کے ساتھ۔۔۔۔۔

ملک بادشاہ صالح: زه د منسټر صاحب د خبرې نه مطمئن يم جی، دا يو ظلم دے، دا کومه جرمانه تاسو دا وا يئې، دا تاسو په يوه ورځ کښې، قام نه ئے ډائرکټ واخلئې کنه، يا دا محکمه دي پخپله جرمانه وصولوی کنه، دا دے نه کيږې ده دوئ سپاهی مجسټريټ دے، فلانے دے فلانے دے، په هغوی کښې تقسيميږې، ولې د قام پيسه ضائع کيږې جی، نو د دي د پاره څه لائحه عمل جوړول غواړی، داسې نه ده، په ديکښې فارسټ محکمه دے، دا جرمانه

وصولوی، مونږ دا هم نه وایو، د دوئ د سپاهی څه کار دے، د پولیس څه کار دے، تا بازار کښې اولیدو ته ئے کور ته لاړې نو-----

جناب سپیکر: بادشاہ خان، انہوں نے جواب دے دیا، اب آپ کا اگلا کوسچن لے لیتے ہیں ورنہ ٹائم نہیں ہے، ختم ہو رہا ہے آپکا کوسچن آور، کوسچن 306، ملک بادشاہ صالح صاحب

* 306 _ ملک بادشاہ صالح: کیا وزیر جنگلات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 11-11-2017 کو کونشن سنٹر اسلام آباد میں محکمہ جنگلات کے متعلق ایک سیمینار منعقد کیا گیا تھا جس میں موجودہ وزیر اعظم پاکستان اور وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا اور وزیر جنگلات اشتیاق ارمڑ صاحب بھی موجود تھے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس وقت کے وزیر اعلیٰ نے سونامی پراجیکٹ کی کامیابی پر سب کی موجودگی میں تمام فارسٹ ملازمین کو اپ گریڈ کرنے کا اعلان کیا تھا؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو موجودہ حکومت اس اعلان پر عمل درآمد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر جنگلات ماحولیات وجنگلی حیات: (الف) کونشن سنٹر اسلام آباد میں سیمینار 14-11-2017 کو منعقد ہوا، نہ کے 11-11-2017 کو۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) یہ معاملہ صوبائی حکومت کے زیر غور ہے۔

ملک بادشاہ صالح: سر جی یہ کوسچن میں نے اس لئے اٹھایا ہے-----

جناب سپیکر: 305 کر لیا ہے، نہیں یہ تو 306 ہے۔

ملک بادشاہ صالح: یہ وہ وعدہ یاد دلانا تھا حکومت کو جس میں کونشن سنٹر میں عمران خان صاحب پرائم منسٹر آف پاکستان، یہ پرویز خٹک اس وقت چیف منسٹر تھے اور یہ اشتیاق منسٹر فارسٹ منسٹر تو ابھی بھی ہیں، اس نے وعدہ کیا تھا کہ سونامی پراجیکٹ کی کامیابی کی صورت میں جو محکمے ہیں، ان کو One step promotion ملے گی، بس وہی جو وعدہ کیا تھا، اس کے متعلق حکومت کو یاد دہانی کروانی تھی۔

جناب سپیکر: کوسچن نمبر 316، ملک بادشاہ صالح صاحب، میں آپ کے کوسچن Lapse ہونے سے بچا رہا ہوں کہ جلدی جلدی کر لیں۔

* 316 _ جناب بادشاہ صالح: کیا وزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ملاکنڈ ڈویژن کے ضلع دیر بالا اور ضلع چترال قدرتی وسائل سے مالا مال ہیں؛
(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اضلاع میں مختلف سائیٹس مختلف لوگوں/کمپنیوں کو لیز پر دیئے گئے ہیں؛
(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع سوات اور ضلع دیر بالا کے درمیان پہاڑی باڈگوئی دیر کوہستان بھی لیز پر دی گئی ہے؛
(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کون کونسی سائیٹس لیز پر کن کن افراد کو دی ہیں، نام و پتہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب امجد علی (وزیر معدنیات): (الف) جی ہاں۔
(ب) جی ہاں۔
(ج) جی ہاں۔
(د) تفصیل: (الف) تا (ج) بالترتیب لف ہیں۔ (تفصیل ایوان میں فراہم کی گئی)

ملک بادشاہ صالح: یہ جو سرجی جواب مجھے دیا گیا ہے، اس میں میں نے اپر دیر کے بارے میں بھی پوچھا تھا تو اپر دیر کے بارے میں میرے خیال میں اس میں کوئی لیز کوئی نہیں ہے، وہ سب کے سب سنٹرل ایکسچینج کے پاس گیا ہے، تو باقی حکومت کا کام ہے کہ دیر کم از کم یہ بھی پاکستان کا حصہ ہے، ٹھیک ہے، ہم 1960 میں پاکستان میں ہم Merge ہوئے، 1969 میں صوبے میں Merge ہوئے لیکن اس کا مقصد تو یہ نہیں ہے کہ ہماری ساری جائیدادیں بھی حکومت کی ہیں، دیر کے متعلق کچھ بھی نہیں ہے کہ دیر میں کس جگہ پولیس گئی ہے، کونسے پہاڑ پولیس کے ہیں، میرے خیال میں ہمارے گھر یا جتنی بھی زمینیں، جو کچھ بھی ہے حکومت کا ہے، اس میں جو کچھ بھی ہے تو ہم پھر اس طرح کریں گے کہ اس پاکستان سے باہر جانے کی ہجرت کا اعلان کریں گے۔

Mr. Speaker: Dr. Amjad sahib, Minister concerned.

جناب امجد علی (وزیر معدنیات): ایم پی اے صاحب نے جو کوسچین کیا تھا، اس کو تفصیل سے اس کا جواب دیا گیا ہے، بہت تفصیل سے، اس میں ایڈریسز بھی ہیں، اس میں این آئی سی کارڈز بھی ہیں، اس میں جو لیز فراہم کی گئی ہیں گرانٹ کی گئی ہیں، اس کی بھی تفصیل ہے، پھر بھی اگر ایم پی اے صاحب چاہتے ہیں کہ ان کو کچھ تحفظات ہیں، میں ان کے ساتھ بیٹھ کے کسی بھی ٹائم یہ میرے ساتھ بیٹھ سکتے ہیں اور اس کو میں اور بھی تفصیل دوں گا اور اس کے تحفظات کو دور کروں گا انشاء اللہ۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، بادشاہ صاحب، منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ میرے ساتھ آپ بیٹھ جائیں، میں آپ کے تحفظات دور کر دوں گا۔

ملک بادشاہ صالح: بالکل میں ان کے ساتھ بیٹھ جاؤں گا، اس میں کوئی حرج نہیں، میں آنریبل منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جاؤں گا اس سلسلے میں لیکن دیر اس میں نہیں ہے سر، دیر نہیں ہے، وہ سارا سنٹرل ایکسچینج کے پاس چلا گیا اور سنٹرل ایکسچینج والے اسی طرح آئیں گے ہماری جائیدادیں لینے کے لئے، یہ تو کوئی نہیں کر سکتا، اس طرح نہیں ہے سر جی، یہ کس طرح ہوا ہے، دیر میں ایک لیز نہیں ہے۔

وزیر معدنیات: جناب سپیکر صاحب، سنٹرل ایکسچینج کے بارے میں کل ان کی ایڈجرنمنٹ موشن آئی تھی، اس کو میں نے Reply کیا بھی تھا لیکن سنٹرل ایکسچینج والوں کو تو ابھی کچھ بھی الاٹ نہیں ہوا، اس کو کچھ گرانٹ بھی نہیں ہوا، اس کے لئے آپ نے ڈیبیٹ بھی رکھی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: ہاں اس پر پھر بات کر لیں، ٹھیک ہے، تھینک یو۔

Question No. 345, Inayatullah Sahib, not present, lapsed. Question No. 358, Inayatullah Sahib, not present, lapsed. Question No. 371, Inayatullah Sahib, not present, lapsed. Question No. 421, Mohtarama Shagufta Malik Sahiba.

محترمہ شگفتہ ملک: جناب سپیکر! میری اس پر۔۔۔۔۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب! کوئسچن نمبر 345 پر بات کرنا چاہتا ہوں، اگر آپ اجازت دیں۔

جناب سپیکر: جی اکرم خان درانی صاحب، ان کا مائیک کھولیں، صحیح سمجھ نہیں آ رہی۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب! یہ عنایت اللہ خان صاحب کا ایک بہت اہم سوال ہے بورڈ آف انویسٹمنٹ کے بارے میں اور یہاں پر اگر آپ اس کو دیکھیں، اس میں چشمہ رائٹ بینک کینال ہے، پشاور میں بس ٹرمینل ہے، رشکئی حطار اسپیشل اکنامک زون ہے اور ہمارے کرک میں آئل ریفائنری کا قیام ہے، کیونکہ یہ سی پیک کا حصہ ہیں اور چونکہ میں خود بھی پانچ سال اپنی جماعت کی طرف سے سی پیک کا ممبر تھا، جانا جاتا تھا اور اس حوالے سے یہاں پر اگر منسٹر صاحب ہمیں بتادیں، جو بھی انچارج منسٹر ہیں، ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: درانی صاحب! کوئسچن نمبر 345 کے بارے میں آپ بات کر رہے ہیں؟

قائد حزب اختلاف: جی۔

جناب سپیکر: 345، جناب درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: اس میں جی، چونکہ انتہائی اہمیت کا سوال ہے اور اس پہ کافی کوشش بھی کی ہے، یہ جو جوابات ہیں تو میں نے اس لئے مناسب سمجھا کہ ابھی موقع ہے، اگر اس میں گورنمنٹ کی طرف سے کچھ اس میں ایسا منصوبہ ہے جس میں کچھ دیر ہے، اس میں کچھ جلدی ہو جائے، تو اگر وضاحت کی جائے چشمہ رائٹ بینک کینال کی، ایم او یو تو سائن ہوا ہے 2017 میں، ابھی موجودہ حال میں اس کی کیا پوزیشن ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: درانی صاحب، آپ نے یہ جواب پڑھ لیا ہے اس کا، آپ نے یہ جواب پڑھا ہے سارا۔

قائد حزب اختلاف: جواب میں نے پڑھا ہے، صرف۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس کا منسٹر صاحب سے جواب لیں اور پھر کوئسچن کر لیں۔

جناب اکرم خان درانی: جی؟

جناب سپیکر: آپ اس کا منسٹر صاحب سے جواب لیں پھر کوئسچن کر لیں، سپلیمنٹری کر لیں، آپ دیں پھر سپلیمنٹری کریں تاکہ شاید آپ کے تحفظات وہ کلیئر کر دیں، لاء منسٹر، ?Who will respond آپ کریں گے کریم خان صاحب؟ کریم خان Respond کریں، پھر آپ سپلیمنٹری کر لیں۔

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی صنعت و حرفت): تھینک یو سر، جناب درانی صاحب چشمہ رائٹ بینک لفٹ ایریگیشن۔۔۔۔۔

جناب اکرم خان درانی (لیڈر آف دی اپوزیشن): ابھی میں نے تو سوال۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، پورا جواب دے رہے ہیں نا آپ۔

وزیر صنعت: درانی صاحب، درانی صاحب۔

جناب سپیکر: ایک منٹ آپ تشریف رکھیں Answer is taken as read, supplementary please.

* 345 _ جناب عنایت اللہ (سوال قائد حزب اختلاف نے پیش کیا): کیا وزیر انڈسٹریز و کامرس ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) خیبر پختونخوا بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ کب قائم ہوا تھا، اس کا مینڈیٹ کیا ہے؛

(ب) خیبر پختونخوا بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ نے اپنے مینڈیٹ کے مطابق کیا کارکردگی دکھائی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): (الف) خیبر پختونخوا بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ کا ادارہ صوبائی حکومت نے ایگزیکٹیو آرڈر کے تحت ستمبر 2013 میں قائم کیا تھا، خیبر پختونخوا بورڈ آف انوسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ کے قیام کا بنیادی مقصد صوبے میں سرمایہ کاری کے لئے سازگار ماحول پیدا کرنا اور دونوں مقامی اور بیرونی سرمایہ کاروں کو صوبے میں سرمایہ کاری کے لئے راغب کرنا ہے، خیبر پختونخوا بورڈ آف انوسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ ایکٹ (KPBOIT Act) 2015 میں منظور ہوا، ایکٹ کے مطابق KPBOIT کے دائرہ کار میں مندرجہ ذیل کام شامل ہیں:

1۔ صوبے کے متعلقہ محکموں کے ساتھ مل کر صوبے میں مقامی و بیرونی سرمایہ کاری کو فروغ دینا اور سرمایہ کاروں کی معاونت کرنا۔

2۔ حکومت کی صوبے میں سرمایہ کاری کے لئے سازگار ماحول پیدا کرنے میں مدد کرنا۔

3۔ حکومت کی پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ ایکٹ 2014 پر عمل درآمد میں مدد کرنا۔

4۔ بین الاقوامی اور مقامی سرمایہ کاروں کو صوبے میں سرمایہ کاری کی طرف راغب کرنے کے لئے کانفرنس، سیمینار اور روڈ شو منعقد کرنا اور سرمایہ کاروں کا اطمینان بحال کرنا۔

5۔ صوبائی اور ملکی سطح پر بزنس کمیونٹی، بزنس ایسوسی ایشنز اور چیمبر برائے تجارت اور صنعت کے ساتھ مل کر صوبے میں سرمایہ کاری کے لئے کام کرنا۔

(ب) خیبر پختونخوا بورڈ آف انوسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ نے صوبے میں سرمایہ کاری کے لئے سازگار ماحول اور مقامی اور بیرونی سرمایہ کاروں کو صوبے کے، مختلف سیکٹرز میں سرمایہ کاری کے لئے راغب کرنے کی کوششیں کیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ انوسٹمنٹ روڈ شو دبئی خیبر پختونخوا صوبے کو بین الاقوامی سطح پر متعارف کرنے کے لئے خیبر پختونخوا بورڈ آف انوسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ نے ورلڈ بینک کے اشتراک سے فروری کو دبئی میں صوبے کا پہلا بین الاقوامی انوسٹمنٹ 'روڈ شو' منعقد کیا، یہ انوسٹمنٹ، 'روڈ شو' ایک کامیاب 'شو' ثابت ہوا جس میں بڑی تعداد میں مختلف ممالک کے سرمایہ کاروں نے شرکت کی، سرمایہ کاروں کو صوبے کے بارے میں آگاہ کیا گیا اور صوبے کے مختلف شعبوں میں بشمول انرجی اینڈ پاور، معدنیات، زراعت اور سیاحت وغیرہ شامل ہیں، سرمایہ کاری کیلئے مختلف منصوبے پیش کئے گئے، ورلڈ بینک کے نمائندے جو "دبئی روڈ شو' میں موجود تھے، انہوں نے اس تقریب کو بہت سراہا اور اس طرح صوبے کو بین الاقوامی سطح پر مزید فروغ

دینے کے لئے ایک اور انٹرنیشنل 'روڈ شو' منعقد کرنے کی بھی دلچسپی ظاہر کی 'روڈ شو' میں سرمایہ کاروں کو صوبے کے بارے میں اگاہ کرنے کے علاوہ خیبر پختونخوا، بورڈ آف انوسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ نے متعلقہ صوبائی ڈیپارٹمنٹس کے اشتراک سے سات پراجیکٹس کی تشہیر کی جن کے لئے مختلف کمپنیوں کی طرف سے چالیس تجاویز موصول ہوئیں لیکن پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ ایکٹ 2014 اور لیز پالیسی میں درکار ترامیم کی ضرورت کے پیش نظر ان پر کام نہ ہو سکا، بعد میں خیبر پختونخوا بورڈ آف انوسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ کی کوششوں اور تجاویز کے نتیجے میں پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ ایکٹ 2014 میں ترامیم کی گئیں اور سرمایہ کاری کے لئے لیز پالیسی میں بھی ترامیم کی گئیں۔

2۔ انوسٹمنٹ گائیڈ: صوبے کے تمام شعبوں اور سرمایہ کاری کے مواقع کے بارے میں سرمایہ کاروں کی رہنمائی کیلئے ایک انوسٹمنٹ گائید "Khyber Pakhtunkhwa, the unrevealed Story" بنائی۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف)</u>: شکریہ سپیکر صاحب، یہاں پر جی اس میں اتنے اہم منصوبے ہیں اس صوبے کے کہ اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا، ایک ہماری آئل ریفائنری جو کہ کرک میں اس کا قیام ہے، اور ایف ڈبلیو او کے ساتھ معاہدہ سائن ہو چکا ہے لیکن ابھی تک وہاں پر سائٹ پر ہم جو آرہے ہیں، بالکل مین روڈ ہے کچھ پیش رفت نہیں ہے کہ وہاں پر اس پہ کچھ کام شروع ہو، چشمہ رائٹ بنک کینال ایک ایسا منصوبہ ہے، جب یہ بن جائے گا تو پنجاب کی جو ہماری مجبوری ہے اجناس کی، ہم چاول میں اور گندم میں خود کفیل ہو جائیں گے، اس کا صرف ایم او یو سائن ہوا ہے 2017 میں، ابھی مزید کوئی پیش رفت اس پہ نہیں ہے۔ ایک رشکئی حطارا سپیشل اکنامک زون ہے، اس میں بھی ابھی تک کچھ پیش رفت نہیں ہے بلکہ اخبار کی جو بات ہے، اور وہاں پہ جو ہم صرف دیکھ رہے ہیں، پشاور میں بس ٹرمینل تجارتی کمپلیکس ہے، اور بھی کافی اچھے منصوبے ہیں، جو اس صوبے کی شہ رگ ہیں، تو میں منسٹر صاحب سے، گورنمنٹ سے یہی پوچھونگا کہ ان منصوبوں پر ابھی تک کیا پیش رفت ہوئی ہے، اس پہ کب عمل ہوگا، آیا اس میں کوئی ایسا منصوبہ ہے جو کہ دو چار مہینوں میں اس پہ کام کا آغاز ہو جائے گا؟ اور خصوصاً یہ چشمہ لفٹ کینال جو ہے یہ اگر ہو جائے تو میرے خیال میں اجناس میں ہمارا صوبہ خود کفیل ہو جائے گا اور ہم افغانستان کو بھی گندم دے سکیں گے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Minister for Transport, Industries, sorry, Karim Khan respond please.

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): تھینک یو، سر۔ سب سے پہلے تو میں درانی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے جو معلومات مانگی ہیں، پہلے CRBC کے متعلق، سی آر بی سی Last time جو روڈ شو چائنا میں ہو رہا تھا تو ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ نے Float کیا، پھر اس کا ایم او یو ہوا، اس کے بعد میٹنگز فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ اس میں ہوئی تھی لیکن اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا تھا، اب جب یہ حکومت آئی تو میں نے دوبارہ اس کو نکالا اور اس کی پوزیشن دیکھی، جو Obsevation پلاننگ کمیشن نے لگائی تھی تو میں سپیکر نیشنل اسمبلی کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میں نے ان سے بات کی اور انہوں نے فوراً وہاں پر ایک میٹنگ بلائی، وہاں کے Concerned MNAs موجود تھے، وہ فائل دوبارہ کھولی گئی اور جس پر Observation ہیں، 120 ارب روپے کا یہ پراجیکٹ ہے تو جو Gezhouba Company ہے، اس کے ساتھ بھی ہے اور Generally بھی اس کو وہ پی ایس ڈی کو بھی اس پینسٹھ / پینتیس کے Ratio پر ڈالا گیا تھا تو پلاننگ کمیشن نے ہماری Stand Accept کی اور چار مہینوں کا Re-survey اس کی فیزیبیلٹی کے لئے دیا انشاء اللہ یہ چار مہینے گزریں گے، اس کی فیزیبیلٹی آئے گی تو اس پہ مکمل کام انشاء اللہ اسی دور میں شروع ہوگا، ایک بات، دوسرا ایف ڈبلیو او کو جو ریفائنری دی گئی ہے کرک میں، ان کا پراسیس جو Licensing وغیرہ کا تھا، وہ Complete ہو گیا ہے، زمین انہوں نے لے لی ہے اور ان کی کنسٹرکشن شروع ہونے والی ہے سر، پچاس بلین کا یہ پراجیکٹ ہے، چالیس ہزار بیرل کی یہ ریفائنری لگ رہی ہے۔ اس کے بعد سر، نمبر تھری رشکئی سر، رشکئی کا Joint Adventure Agreement ہو گیا ہے، نومبر کو جو ہمارے پرائم منسٹر چائنا گئے تھے، Concession Agreement کے مختلف سٹیجز پہ کام ہو رہا ہے اور جو کل اس پر ہماری فیڈرل گورنمنٹ میں میٹنگ ہوئی ہے، یہ 115 ملین ڈالرز کا پراجیکٹ ہے، 91 پرسنٹ شیئر اس میں سی آر بی سی کمپنی چائنز کا ہے اور 9 پرسنٹ ایکویٹی ہماری جو ہے نا وہ لینڈ ہے، صرف زمین ہماری ہے، پیسہ سارا انہوں نے خرچ کرنا ہے اور اس کے Return میں جو Economic activities یہاں پہ ہونگی، وہ دو بلین ڈالرز کی انوسٹمنٹ یہاں پہ آنی ہے جو پروجیکشن ہے ہماری کہ اتنے لوگ آجائیں گے، خوشی کی بات یہ ہے کہ سات سو پلاٹ ٹوٹل اس میں انڈسٹریز کے لئے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو منسٹر صاحب۔

معاون خصوصی برائے صنعت: اور Six Hundred sixty five applications آئی ہیں تو یہ انشاءاللہ فروری تک ہو جائے گا۔

Mr. Speaker: The 'Questions' hour' is over.

وہ باقی دو کا بھی جواب دیدیں، درانی صاحب کہتے ہیں کہ دورہ گئے ہیں، ان کا بھی جواب دیدیں۔

معاون خصوصی برائے صنعت: بل څه شے وو؟

ایک آواز: پشاور بس ٹرمینل۔

معاون خصوصی برائے صنعت: ہاں سر، پشاور بس ٹرمینل کی پوزیشن یہ ہے کہ جو زمین اس کی لیے Identify کی تھی تو اس کا (مداخلت) یس اس کا پراسیس چل رہا ہے، اس پر Acquisition کا، اس کے بعد اس کی Payment کی Arrangement ہے اور اس کے لئے Investors کو بھی جو ہے، ایم او یو کے Through لایا گیا ہے، ان شاء اللہ جس طرح اس کا پراسیس پورا ہو گا تو اس پہ کام شروع ہو گا۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

358 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر مال ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ نواب دیر کے سابقہ ملازمین کو Gratuity میں Rank کے مطابق زمین دی تھی جس کے لئے لینڈ کمیشن نے ان کے حق میں پیسے بھی جمع کئے تھے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ سابق وزیر اعلیٰ نے ان کو مالکانہ حقوق دینے کی سمری منظور کی تھی اور کمشنر ملاکنڈ کی سربراہی میں تفصیلات کے لئے کمیٹی بنائی تھی؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت کب تک کمشنر ملاکنڈ کی سفارشات کو کابینہ کے منظوری کے لئے بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ ان کو مالکانہ حقوق ملیں؟

جناب شکیل احمد (وزیر مال): (الف) ہاں یہ، درست ہے کہ نواب دیر کے دور حکومت سے سابق اسٹیٹ ملازمین نوکری کے عوض سرکاری اراضی کے حاصلات سے مستفید چلے آرہے ہیں اور جن ملازمین کے قبضہ میں اراضی زمین نہیں تھی تو انہیں باقاعدہ طور پر Gratuity کی ادائیگی ہوئی ہے جو کہ

مسعود الرحمان کمیشن کی رپورٹ سے بھی واضح ہے، البتہ صوبائی حکومت نے 76-1975 میں Gratuity کی مد میں پیسے جمع کئے تھے۔

(ب) یہ بات درست ہے کہ سابق حکومت نے مسعوالرحمان کمیشن کی رپورٹ پر عمل درآمد کروانے کے لئے ایک کمیٹی جو کمشنر ملاکنڈ کی زیر نگرانی بنانے کی منظوری دی تھی، ایک سمری کے تحت دی جس پر صوبائی حکومت نے نوٹیفیکیشن جاری شدہ از دفتر سیکرٹری گورنمنٹ آف خیبر پختونخوا ریونیو اینڈ اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ پشاور نمبر 89-9082 مورخہ 06-02-2018 جس کا مقصد مسعود الرحمان کمیشن کی سفارشات بالخصوص دیر بالا پر عمل درآمد کروانے کے لئے لائحہ عمل مرتب کرنا تھا، لیکن مذکورہ کمیٹی کو فی الحال اپنی کارروائی مکمل کرنے میں اس لئے دشواری ہے کہ سابق اسٹیٹ ملازمین کے زیر قبضہ اراضیات کی ملکیت تاحال سابق نواب دیر کے ورثاء صوبائی حکومت اور دیگر لینڈلارڈز کے مابین مختلف عدالتوں بشمول عدالت عظمیٰ میں متنازعہ ہے۔

(ج) ورثاء نوابزادہ شہاب الدین خان کے عدالت عظمیٰ میں داخل شدہ مقدمہ اور مسماۃ زہرہ فلک دختر نواب دیر کے دائر کردہ COC باعدالت ہائی کورٹ بینچ دارالقضاء سوات پر فیصلہ جات آنے سے قبل کمشنر ملاکنڈ کی سفارشات کابینہ کے منظوری کے لئے پیش کرنا ناممکن اور غیر قانونی ہے، مزید برآں دیر اپر اور دیر لوئر غیر بندوبستی علاقے ہیں جس میں زمین کی پیمائش میں وقت لگے گا۔

371 _ <u>جناب عنایت اللہ:</u> کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور کو دنیا کے آلودہ ترین شہروں میں سے ایک شہر قرار دیا گیا ہے،

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ سردیوں کے موسم میں صوبہ پنجاب کی طرح صوبہ خیبر پختونخوا میں بھی سموگ ہوتا ہے؟

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت پشاور کی حالت کو تبدیل کرنے اور لوگوں کی صحت کو محفوظ بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات):</u> (الف) نہیں، پشاور کا شمار دنیا کے آلودہ ترین شہروں میں بالکل بھی نہیں ہوتا، نہ ہی اس کی کوئی مستند سائنسی تحقیقاتی دلیل موجود ہے۔ یہ درست ہے کہ مختلف اخبارات اور ٹی وی چینلز پر یہ رپورٹ کیا جاتا ہے کہ پشاور دنیا کے آلودہ ترین شہروں میں سے ایک ہے حالانکہ اس کا سائنسی حوالہ موجود نہیں، سائنسی تحقیق کے کچھ اصول ہوتے ہیں، اگر کسی

شہر کی آلودگی کا مطالعہ کرنا ہو، تقریباً 52 ہفتوں پر مبنی ایک تحقیق منعقد کی جاتی ہے جس میں ہر ہفتے دو دن تقریباً آٹھ گھنٹے مختلف وقتوں سے وہاں فضائی آلودگی کے لئے نمونہ لیا جاتا ہے اور تجزیہ کے بعد پھر رپورٹ مرتب کر کے شائع کی جاتی ہے۔ ادارہ تحفظات ماحولیات خیبر پختونخوا کی اس حوالے سے اپنی ایک تحقیق بنام Environmental Profile of Khyber Pakhtunkhwa موجود ہے جو کہ شائع ہو چکی ہے، اس پروفائل کے مطابق Particulate Matter (PM 25) اور نمبر دو اپنی مقررہ حد سے تجاوز کر چکی ہے، جبکہ باقی (Parameters) اپنی حدود میں ہیں۔

(ب) نہیں، پشاور کی حالت سموگ کے حوالے سے پنجاب سے کئی گنا بہتر ہے کیونکہ پنجاب میں کوڑے کرکٹ کو کھلم کھلا جلایا جاتا ہے جو کہ فضائی آلودگی کا سبب بنتا ہے، اس کے علاوہ گرد و غبار بھی سموگ کی وجوہات میں سے ایک ہے۔

(ج) لوگوں کی صحت کو محفوظ بنانے کے لئے حکومت نے متعدد اقدامات اٹھائے ہیں جن میں سے کچھ کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ ای پی اے نے حال ہی میں پشاور کی اینٹوں کی بائیس بھٹیوں کے مالکان پر کیسز بنا کر انوائرمنٹل پروٹیکشن ٹریبونل کو بھیجے ہیں، ان میں سے ایک Tyre Pyrolosis بھی موجود ہے۔

گاڑیوں کا دھواں بھی فضائی آلودگی میں اپنا اچھا خاصا حصہ ڈالتا ہے، گاڑیوں کے دھوئیں کی ٹیسٹنگ کا کام VETS کے حوالے تھا جو کہ پہلے EPA کے زیر نگرانی کام کرتی تھی مگر اب ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ بی آر ٹی کے منصوبے کی تکمیل کے بعد تعمیراتی کام سے پیدا ہونے والا گرد و غبار میں نمایاں کمی واقع ہوگی اور امید کی جاتی ہے کہ گاڑیوں کی تعداد میں بھی کمی ہو جائے گی جو کہ فضائی آلودگی کا سبب بنتی ہیں۔

اراکین کی رخصت

Mr. Speaker: 'Leave Applications:' Syed Muhammad Ishtiaq, Minister for Environment for 18th to 20th; Mr. Kamran Khan Bangash, Special Assistant to C.M. 18th. Mr. Anwar Hayat Khan, MPA. 18th.; Mr. Iftikhar Ali Mashwani, 18th.; Sardar Aurangzab Nalotha, 18th.; Mian Nisar Gul 18th.; Mr. Muhammad Zahir Shah, MPA, 18th.; Mr. Irshad Ayub MPA, 18th, to 6th January; Muhammad Zahoor, MPA, for 18th.; Liaqat Ali Khan for 21st.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

جی خوشدل خان صاحب! یہ اپنی موشن کرلیں پھر آپ کرلیں، سردار صاحب ان کے بعد آپ لے لیں۔

Mr. Khushdil Khan: Thank you Mr. Speaker. I beg to move that a Special Committee on Question No. 329, may be constituted of such members, as appointed by your honour. Terms of Reference of the Committee may also be formed by your honour, in consultation with the Parliamentary Leaders. Thank you.

Mr. Speaker: Decorum please, decorum please. The the Question before the House is, the motion moved by the honourable MPA, may be passed?. Those who are in favor may say "Yes" and those who are against it may say "No".

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes'' have it. The motion is passed. So, now we will form the Special Committee with the consultation of Parliamentary Leaders. Privilege Motion.,

میاں نثار گل صاحب نہیں ہیں Lapsed، ایڈ جرنمنٹ موشن، کال اٹینشن، عنایت اللہ صاحب، وہ بھی نہیں ہے Lapsed، نہیں، اس کے بعد آپ لے لیں ٹائم، یہ ہیں ہی نہیں یہ کال اٹینشن والے۔ عنایت اللہ صاحب بھی نہیں ہیں، ظفر اعظم صاحب بھی نہیں ہیں۔

جناب ظفر اعظم: میں ہوں جی۔

جناب سپیکر: اچھا، ظفر اعظم صاحب ہیں، آپ کال اٹینشن پیش کریں، آپ اس کے بعد سردار صاحب! لے لیں۔ کال اٹینشن نوٹس نمبر 43، ظفر اعظم، ایم پی اے پلیز۔

جناب ظفر اعظم: میرا کال اٹینشن۔

جناب سپیکر: کاپی ہے نا، آپ کے پاس کاپی ہے؟

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ان کو پیش کرنے دیں، اس کے بعد آپ لے لیں (شور) جی کال اٹینشن میں نے Call کیا ہوا ہے ظفر اعظم صاحب، اس کے بعد سردار یوسف صاحب کو وہ دینگے۔

جناب ظفر اعظم: اجازت دے؟

جناب سپیکر: پہلے سردار صاحب کو ٹائم دیں، پہلے ان کو دیدیں، جی سردار یوسف صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: کرلیں آپ ان کا، اگر بزنس ہے ان کا۔

جناب سپیکر: آپ کر لیں۔

سردار محمد یوسف زمان: میری پوائنٹ آف آرڈر پر بات ہو گی، کر لیں، آپ کا جو بزنس ہے وہ رہ جائے گا۔

جناب سپیکر: میں اسی لئے کہہ رہا تھا کہ جب یہ ختم ہو پھر آپ بات کر لیں، ظفر اعظم صاحب۔

جناب ظفر اعظم: تھینک یو سر، اصل میں کال اٹینشن فوری نوعیت کے معاملات کے بابت میں ہوتا ہے لیکن یہ تو اتنی دیر سے آیا کہ ابھی وہ معاملہ جس کے متعلق میں نے یہ کال اٹینشن دیا ہوا تھا، وہ مسئلہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے حل کروا دیا ہے، میں صرف ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اپنے نوٹس کو واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو ظفر اعظم صاحب۔

رسمی کارروائی

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر! یہ اچھی بات ہے اور ہونا بھی چاہیے کہ ہاؤس کو رولز ریگولیشنز کے تحت چلانا اور Smoothly، اسی طریقے سے چل سکتا ہے لیکن آج صبح آپ نے فلور دیا محترم بابک صاحب کو اور اسی حوالے سے میں نے بھی بات کرنی تھی، بلکہ تین دفعہ میں نے ریکویسٹ کی، مجھے افسوس ہے کہ آپ نے اس کو نظر انداز کیا اور اس حوالے سے بھی کہ چونکہ ایک ایسا ایشو اس ہاؤس کو آپ کے سامنے یہ جو Procedure and Conduct کے جو رولز ریگولیشنز ہیں، اس کے تحت ہی چلایا جا سکتا ہے، اگر ایک ایشو جو ہاؤس میں آجاتا ہے تو وہ ہاؤس کی پراپرٹی ہوتی ہے، ہر ممبر کا استحقاق بنتا ہے اس پر بات کرنے کا، یہ نہیں کہ وہ بات نہیں کر سکتا، کوئی ممبر بھی موؤ کر سکتا ہے، مؤور کوئی بھی ہو سکتا ہے لیکن اس پر اپنے خیالات کا اظہار ہر ممبر کا استحقاق بنتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ایک ایسی ایڈجرنمنٹ موشن اور کل جس کے بارے میں یعنی آپ ہی نے "آرڈر آف دی ڈے" پر اس کو لایا تھا لیکن اس پر بات ہونی چاہیے تھی اور جس طرح آج بھی بات کی منسٹر لاء نے کہ ان "کیمرہ" اس کے لئے وہ تیار ہیں اور جو متعلقہ ڈیپارٹمنٹ ہے، اس کو وہ کہیں گے اور ضرور اس کے لئے کریں، اچھی بات ہے لیکن یہ عجیب سی بات لگتی ہے کہ اگر گورنمنٹ کی طرف سے کورم پوائنٹ آؤٹ کر کے بزنس کو معطل کیا جاتا ہے اور پھر جو بھی ہے، یہ تو اس ہاؤس کا بھی استحقاق بنتا تھا، دوسری بات یہ تھی کہ ایسے آفیسرز جو کہ اس ملک کے شہری ہیں، اس ملک کا شہری کوئی بھی ہو، افسر ہے یا سرکاری ملازم ہے یا غیر سرکاری ہو یا کوئی بھی شہری ہو، اس کے حوالے سے بات کرنا، یہ ہمارا فرض بھی بنتا ہے، ہمارا حق بنتا ہے اور اس حوالے سے ایڈجرنمنٹ موشن آئی ہے، بڑی اہم

موشن تھی تو اس سلسلے میں ایک دو چیزیں سامنے آ رہی ہیں، ایک تو یہ چیز سامنے آ رہی تھی کہ اس ملک کا شہری ہے، چاہے اس کا تعلق خیبر پختونخوا سے ہو یا پنجاب سے ہو یا سندھ سے ہو یا بلوچستان سے ہو، دوسری بات یہ ہے کہ اگر یہ دیکھا جائے کہ اس صوبے کا ایک اہم آفسر تھا، طاہر داوڑ صاحب اور اس حوالے سے اگر ابھی تک اس صوبے کے لوگوں کو پتہ نہ ہو اور ہمیں بھی پتہ نہ ہو کہ اس کے کیا محرکات تھے، وہ کس طریقے سے شہید ہوا اور اس کی اصل وجوہات کیا تھیں؟ تو یہ بہت بڑی زیادتی ہے لیکن جہاں تک اگر کوئی Sensitive مسئلہ ہے، پھر بھی کم از کم اس ہاؤس کے ممبران کو یہ ضرور معلوم ہونا چاہیے تھا کہ اس کی کیا وجوہات ہیں؟ لیکن مجھے یہ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جب آپ نے فلور دے ہی دیا تھا تو اس کے بعد میرا بھی حق بنتا تھا، میں بھی ایک پارلیمانی پارٹی کا لیڈر ہوں، اور جب اگر آپ کسی کو نہیں دیتے تو پھر مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں لیکن اگر آپ نے فلور دیا ہے تو دوسرے کو سننا چاہیے اور ایک بدمزگی پیدا ہوئی، میں تو مشکور ہوں اپوزیشن کے ممبران صاحبان کا کہ انہوں نے Protest کیا اور میں مشکور ہوں کہ ٹھیک ہے آپ کی طرف سے جتنے بھی ممبران تھے، وہ گئے اور اس بات کا احساس دلایا کہ ہم یہاں پر اپنی بات، اپنی ذات کے لیے کرنے کے لیے نہیں آئے بلکہ ہم ایک ایسے ایشو جو نیشنل ایشو ہے، جو پراونشل ایشو ہے، جو قومی معاملات ہیں، اس کے بارے میں بات کرنے کے لیے آئے ہیں، چاہے اس سے کوئی اتفاق کرے یا نہ کرے، یہ علیحدہ بات ہے لیکن کم از کم یہ جو آپ نے اگر اس طریقے سے اجازت دے دی، کو ئسچنز آور سے پہلے مجھے پتہ ہے، میں قومی اسمبلی میں چار دفعہ منتخب ہو کر گیا ہوں، الحمدللہ میں فیڈرل منسٹر بھی رہا ہوں، مجھے رولز ریگولیشن کا تھوڑا بہت علم ہے، یہاں کے پروسیجر میں اور وہاں کے پروسیجر میں تھوڑا فرق ہے لیکن پھر بھی کم از کم مجھے اس کا خیال ہے، میں نہیں چاہتا کہ بلاوجہ وقت ضائع کیا جائے لیکن اگر آپ نے فلور دیا تھا تو اس کے بعد مجھے بھی سننا چاہیے تھا لیکن جو کہ فلور نہ دینے کی وجہ سے تھوڑی ایک بات پیدا ہوئی ہے، مجھے امید ہے یہ ذرا خیال رکھیں گے، آئندہ کے لیے بھی خیال رکھیں گے لیکن جہاں تک ہمارے بعض کو ئسچنز آتے ہیں، مجھے میرے ممبران، ہماری پارٹی مسلم لیگ نون کے، ان کا بزنس جو آتا ہے، انکے کو ئسچنز بھی نہیں آ رہے ہیں، پتہ نہیں آپ کے سیکرٹریٹ میں کیا بات ہے کس وجہ سے نہیں آ رہے ہیں؟ لیکن اس حوالے سے کہ اگر کوئی بھی بات جو کہ ایک دفعہ ڈسکس کے لیے ہاؤس میں آ جاتی ہے، اس میں کوئی شخص، کوئی بھی ممبر چاہے اس کا تعلق اپوزیشن سے یا گورنمنٹ، ٹریژی بینچز سے ہے، اس کو موقع دینا ضروری ہے، اس کو سننا چاہیے تھا اور اس لیے میں یہ ضرور کہونگا کہ جو منسٹر صاحبان گئے تھے،

جنہوں نے یہ یقین دہانی کرائی کہ انشاء اللہ آپ کی بات کو بھی سنا جائیگا اور اپوزیشن کے جو بہت سارے معاملات ہیں، یہ ایک مسئلہ نہیں ہے، یہ تو بہت سارے اور ایشوز ہیں، جس طرح کہ اپوزیشن لیڈر درانی صاحب نے کہا کہ ہماری ملاقات ہوئی اور چیف منسٹر صاحب سے بھی ہوئی اور اسی طریقے سے جو ایسے معاملات ہیں، انہوں نے طے بھی کئے تھے لیکن اب تک اس کا کوئی بھی جواب نہیں ملا اور اس کے ساتھ ہی جس طریقے سے جو اس دن 'جائیکا' کے پروگرام کے حوالے سے، 'جائیکا' روڈز کے حوالے سے بات ہوئی تھی، ہماری یہی بات تھی کہ جو جائز بات ہے، اس کو ضرور گورنمنٹ سنے، ابھی جو کہہ رہے ہیں، منسٹر صاحب نے کہا کہ ہر ڈسٹرکٹ کو دیئے ہیں بے شک ڈسٹرکٹ کو دیں، جو بھی اس میں روڈز ہیں اسمیں شامل ہیں، ہر ڈسٹرکٹ کا حق بنتا ہے، اگر ڈسٹرکٹ وائز ہے تو کسی کو اعتراض نہیں، Constituency-wise تو پھر ہر Constituency کا حق بنتا ہے، چاہے وہ اپوزیشن میں ہے چاہے وہ گورنمنٹ میں ہے، اس وجہ سے یہ جو اس طرح کی جو چیزیں، اگر اسمیں فرق کیا جائیگا تو اس سے صوبے کو بھی نقصان ہوگا، اس سے عوام کو بھی نقصان ہوگا، پھر ہم مجبور ہونگے، حق کی بات ضرور کرینگے، اسی لیے ہم آئے ہوئے ہیں۔
جناب سپیکر! ایک اور بات جس طریقے سے ابھی جو بابک صاحب کا کوسچن تھا اور اس میں تمباکو سیس کے حوالے سے بات ہوئی تھی تو اس میں انشاء اللہ میں نے بھی کوسچن بھیجا ہوا ہے کہ وہ جو بھی ڈسٹرکٹ، Tobacco Grower Districts ہیں، اس میں جو Cess distribution کی بات ہے، اس کی بھی وہ اماؤنٹ، اس کا ہمیں پتہ ہونا چاہیے منسٹر فنانس، محترم منسٹر فنانس بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو ساری معلومات ہو بھی گئی ہیں اور اب محکمہ سے لیکر یہ ذرا ہمیں بھی اس سے، چونکہ میرا ضلع مانسہرہ، اس میں بھی تمباکو کاشت کیا جاتا ہے، ابھی میں پرسوں گیا تھا، میں نے یہ بات اس لیے کی ہے کہ بہت سارے جو کاشتکار ہیں، ان کے ایشوز ہیں کمپنیز کے ساتھ اور ان کاشتکاروں نے احتجاج کیا، میں ہفتہ کے دن خود گیا تھا، دو گروپ بن گئے، ایک گروپ جو تمباکو کاشت نہیں کرنا چاہتا کیونکہ ان کے ساتھ جو معاہدے ہوئے تھے، اس پر کمپنی پوری نہیں اتر رہی ہے اور جو دوسرے تھوڑے سے لوگ ہیں، وہ کاشت کرتے ہیں لیکن میں نے ان کو ملا کر، دونوں کو، میں نے کہا آپ ضرور یہ کاشت کریں اس حوالے سے میں اسمبلی میں انشاء اللہ یہ بات پوائنٹ آؤٹ کرونگا اور متعلقہ جو منسٹر صاحب ہیں، انکے نوٹس میں، گورنمنٹ کے نوٹس میں یہ بات لاؤنگا اس لیے میں نے بات کی ہے اور میں نے ان کو یقین دہانی کرائی ہے کہ آپ کا Right ہے جو ملے گا، آپ کے جو مطالبات ہیں، ان کے جو مطالبات ہیں، انہوں نے مطالبات لکھ کر دیئے

ہیں، کوئی چار مطالبات ہیں، جو کمپنیوں کو انہوں نے دئیے ہوئے تھے لیکن متعلقہ کمپنی نے اس کو نظر انداز کیا، وہ منسٹر صاحب کو دے دونگا، مجھے امید ہے کہ منسٹر صاحب ان کو بلا کر ان سے کہہ دینگے، تاکہ ان کا یہ مسئلہ بھی حل ہو سکے اور اس طریقے سے وہ اس طرح اس فصل کو وہ کاشت بھی کر سکیں جس سے ملک کو بھی فائدہ ہو سکے، صوبے کو بھی فائدہ ہو سکے۔ تو جناب سپیکر! میں امید رکھتا ہوں کہ آپ ذرا تھوڑی سی نظر ہم پر بھی رکھیں، تھوڑی سی توجہ اس طرف بھی دیں، چونکہ جن علاقوں سے ہم منتخب ہو کر آئے ہیں، وہ زلزلہ زدہ علاقے ہیں، ہزارہ ڈویژن جس طریقے سے زلزلے کی وجہ سے متاثر ہوا، ابھی بہت سارے ایشوز انکے، ایجوکیشن کے، ہیلتھ کے، روڈز کے باقی مسائل ہیں تو اس کو ہم آپ ہی کے ذریعے اس فلور پر حکومت تک یہ بات پہنچا سکتے ہیں اور پھر اگر یہاں پر بات ہماری نہ سنی گئی تو پھر کونسا فلور ہو گا ہمارے لیے؟ ہمارے لیے تو نہیں ہے، ہم گورنمنٹ میں بھی نہیں ہیں کہ گورنمنٹ میں وہاں اس ایشو کو ہم حل کر سکیں، ہم تو اس اسمبلی فلور ہی پر پوائنٹ آؤٹ کرینگے۔ بہت بہت شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: سردار صاحب، اصل بات یہ ہے کہ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، اگر دیکھیں، بابک صاحب کا وہ پوائنٹ تھا، ان کو فلور دیا گیا، منسٹر نے اس کو Respond کر دیا اور اب اس پر اگر ڈیبیٹ آپ نے شروع کر دی تو یہ باقی ایجنڈا کدھر جائیگا؟ دیکھیں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کوئی بات ایک پارلیمانی لیڈر شروع کرتا ہے، سارے اس پر بولتے ہیں اور سارا ٹائم وہ لے جاتے ہیں، کیا یہ باقی جو اپوزیشن کے ممبرز ہیں، ان کا حق نہیں بنتا، یہ سارے میرے پاس آتے ہیں، یہی بات کہتے ہیں کہ ہمارے کوسچنز کدھر گئے؟ بات یہ ہے کہ میں پوائنٹ آف آرڈر اس طرح نہیں دونگا یہ میں بار بار کہہ رہا ہوں، میں پوائنٹ آف آرڈر اس وقت دونگا جب کوئی کانسٹی ٹیوشنل خلاف ورزی ہو رہی ہو، آپ اپنا بزنس لیکر آئیں، آپ کال اٹینشن لائیں، آپ نے کہا کہ آپ کا علاقہ زلزلہ زدہ علاقہ ہے، آپ کال اٹینشن لائیں، ادھر بابک صاحب روز بزنس لیکر آرہے ہیں، ہم نے کب روکا ہے؟ وہ میری بہن پیچھے بیٹھی ہوئی ہے، وہ روز بزنس لیکر آتی ہے، آپ لائیں، ایڈجرمنٹ موشن لائیں، آپ کال اٹینشن لائیں، آپ اور چیزیں لائیں، ریزولوشن لائیں تاکہ اس طرح آپ کی Active participation ہو But this is a very easy way کہ جی پوائنٹ آف آرڈر پر سارا ٹائم آپ لوگ لے جائیں، آج بھی تین چار کوسچنز اتنی مشکل سے ایجنڈے پر ان لوگوں کے آئے ہیں، اب ان کے رہ گئے ہیں، اس لیے برائے مہربانی تعاون کریں اس سلسلے میں جو بھی بات آپ نے کرنی ہے ایجنڈے پر لائیں اور کریں، آپ کا کوئی پوائنٹ ہے تو میں صرف آپ کو اجازت دونگا، میں

باقیوں کو اس پر بولنے کی اجازت نہیں دونگا کہ That is your point ٹھیک ہے ورنہ ایک گھنٹہ آپ سارے لے جاؤ گے، باقی رہے گا پیچھے کیا؟

So, Agenda items No. 8 and 9: Consideration and Passage Stages' of the Khyberpakhtunkhwa Contiunations Laws in the erstwhile Provincially Administered Tribal Areas Bill, 2018. The Minister for Law, be relax, Minister Sahib.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا صوبہ کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات میں قوانین کا تسلسل مجریہ 2018 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: The Minister for Law, on behalf of Chief Minister, to please move the Khyber Pakhtunkhwa Continuation of Laws in erstwhile Provincially Administered Tribal Areas Bill, 2018 may be taken into consideration at once, Law Minister Sahib.

Mr. Sultan Muhammad Khan(Minister for Law): Thank you Mr. Speaker, on behalf of the Chief Minister I beg to move that the Khyber, Pakhtunkhwa Continuation of Laws in the erstwhile Provincially Administered Tribal Areas Bill, 2018 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, question before the House is that Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favor of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. Amendment in Clause 2. Para (a) (i) & (ii) Mr. Salahuddin MPA, to please move his amendment for deltion Clause 2 Para (a) (i) & (ii) and re-numbering of the Clause 3 as such 1 in sub Clause (2) of the Bill, Mr. Salahuddin Sahib.

Mr. Salahuddin: Thank you, Mr. Speaker Sir, I beg to move that in Clause 2, para (a) (i) & (ii) may be deleted and sub para (iii) may be re-numbered as such para(i) and the reason for that because the Para in Clause 2 Para-(i), it is an ordinance, the Governor of Pakhtunkhwa, I hope of having the attention of the Law Minister,

in the Constitution, Clause 128 of (1), ‘‘the Governor may, except when the Provincial Assembly is in session, if satisfied that the circumstances exist which rendered it necessary to take immediate action, make and promulgate an ordinance as the circumstances may require’’ and if we move a bit further, 128 (2) An Ordinance of the Constitution, “An Ordinance promulgated under this Article shall have the same force and effect as an Act of the Provincial Assembly and shall be subject to like restrictions as the power of the Provincial Assembly to make laws”. If we move even further because that is with regard to an ordinance which is given in Clause 2 Para (1) and if we move a bit further, that is Article 142 (c), a “subject to paragraph (b), a Provincial Assembly shall, and Majlis-e-Shoora (Parliament) shall not, have power to make laws with respect to any matter not enumerated in the Federal Legislative List” so when we have all these things is given in constitution, why we would have been spin here for the definition?

میرا خیال ہے لاء منسٹر صاحب اس کی کوئی ضرورت نہیں رہ جاتی ہے۔

We need to make it more compact and more effective in less word, so, that’s why I was requesting that they will deleted. Next, if we move a little bit further, Article 260, what is an Act? In the definition of Act is already given in the Constitution, that of Ordinance, the powers of the Governor and that of an Act, are already given in the Constitution, so, why do we need to have them in this Bill? So, let me read it out Mr. Speaker Sir, an Act of the Provincial Assembly means an Act passed by the Provincial Assembly of a province and ascented to, by the Governer,…...

جناب سپیکر: ڈیکورم پلیز، ڈیکورم پلیز، دیکھیں کتنی Important legislation ہو رہی ہے۔

Mr. Salahuddin: So, Mr. Speaker Sir.

Mr. Speaker: Yes please, continue.

Mr. Salahuddin: In light of the definition, given in the Constitution and that I mentioned four of these Articles, have been given with regard to definition of an Act that of Governor and that of an ordinance. So why do we need them here that ‘‘why I have requested and I have proposed that they be deleted and (iii) be numbered, para (iii) be numbered as such Para (i). Is that clear? do I need to move even further, has this been taken Sir?

جناب سپیکر: لاء منسٹر!

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر یہ جو امنڈ منٹس آنریبل ممبر نے Move کی ہیں تو مطلب The Regardless of whether we تو basic role of this forum is to legislate agree or not, I would like to commend him کہ انہوں نے اتنا دیکھا ہوا ہے، انہوں نے اتنی محنت کی ہے اور انہوں نے اتنی تیاری کی ہے، میرے خیال میں پوائنٹ آف آرڈرز پہ اٹھنا آسان کام ہے، کال اٹینشن پہ اٹھنا آسان کام ہے لیکن لیجسلیشن کو دیکھنا اس کی Intent کو دیکھنا، اس میں امنڈمنٹ لانا میرے خیال میں جی، ہمیں اس طرح اور ممبرز کی ضرورت ہے جو لیجسلیشن میں بھی اس طرح کی اور امنڈ منٹس لائیں۔ (تالیاں) اب سر، میں آتا ہوں، یہ اڈ منٹس جو انہوں نے Move کی ہیں، ایک تو سر میں تھوڑا سا اس میں، ایک یہ ہے کہ یہ Forum تھوڑا سا میرے خیال میں غلط ہے کیونکہ جو امنڈ منٹس ہیں تو ہے In Clause 2 para (a) اصل میں یہ ہیں سیکشنز اور سیکشنز کے نیچے جو ہیں پھر وہ ہیں، تو یہ تو خیر کوئی Substantial بات نہیں ہے، کوئی فکر نہیں ہے اس بات کی، جو انہوں نے Constitution کا حوالہ دیا آرٹیکل 128 جو آرڈیننس سے تعلق رکھتا ہے، اس کے علاوہ آرٹیکل 142 جو کہ پروونشل لیجسلیشن سے تعلق رکھتا ہے اور آرٹیکل 260 جو کہ ایکٹ کو Define کرتا ہے تو میرے خیال میں The honourable Member has basically supported, whatever we are trying to incorporate or amend in this Act تو، کیونکہ یہ صرف Reinforce کر رہا ہے، جس طرح انہوں نے فرمایا ایک ایک آرٹیکل جو ہے So these amendments are basically in accordance with the Articles of the Constitution جس طرح صلاح الدین صاحب نے فرمایا، ایک تو یہ ہے اس کا مقصد کیا ہوتا ہے مطلب ان کا بھی ایک کوسچن ہے کہ اگر Constitution میں ہے تو آپ پھر کیوں ایکٹ میں لا رہے ہیں؟ تو کوئی بری بات نہیں ہے، اگر ہم Constitution کو Reinforce کر رہے ہیں، ایکٹ کے اندر ہم اس کو Follow کر رہے ہیں، In consonance with the Constitution ہم ایکٹ کو لا رہے ہیں تو وہ اچھی بات ہے And the honourable Member has admitted کہ یہ تینوں جو ہیں، یہ جو اڈ منٹس ہیں They are according to the Articles of the Constitution، تو اس میں سر، لاز جو ہیں آج کل پرانے زمانے میں سر لاز یہ ہوتے تھے کہ جن میں اکثر وہ Latin الفاظ بھی آجاتے تھے، کبھی کبھار کلیئر نہیں ہوتے تھے، اس میں پھر Interpretation ہوتی ہے، کورٹس میں لوگ جاتے ہیں، تو اس کا مقصد یہاں پہ یہی ہے کہ جو Constitution میں موجود

ہے، اس کو Reinforce ہم کر رہے ہیں ایکٹ میں تاکہ کلیئر ہو Wordings clear ہوں، Intent clear ہو اور یہ جو اسمبلی کا ایکٹ پاس کرنے کی جو پاور ہے یہ Reinforce ہو، جو آرڈی ننس Promulgate کرنے کی جو پاور ہے، وہ Reinforce ہو اور جو ہماری اسمبلی کی جو ایک پاور ہے Functions ہیں، ان کو ہم Reinforce کر رہے ہیں، تو Kindly میری ریکویسٹ یہی ہو گی کہ وہ Withdraw کریں تاکہ ہم اس کو پاس کر سکیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی صلاح الدین صاحب!

<u>Mr. Salahuddin:</u> Mr. Speaker Sir! May with regard to the definition and the definition is already given in the Constitution, I understand it is re-in Cooperational but why do we need this, because یہ جو منسٹر صاحب کہہ رہے تھے، یہ ٹھیک ہے لیکن یہ سارے آئین میں دیئے ہوئے ہیں، پراونشل اسمبلی اگر کوئی ایکٹ پاس کرتی ہے تو پراونشل اسمبلی کے سوا کوئی اور باڈی نہیں ہے ایکٹ پاس کرنے کے لیے، اگر آرڈیننس ہے، تو وہ گورنر کے سوا کوئی بھی پاس نہیں کر سکتا، میں Promulgate نہیں کر سکتا That has to be the Governor, so why do we need all this unnecessary? I would call it unnecessary, you may call it whatever you want it, I think, at this point this is unnecessary, that's why I had proposed that they may be deleted and I would a little bit further, and let me just say bit further, sub clause 2 of clause 3 may be deleted, I had even requested this one, should I read it out, here we have continuation of laws, now in clause 2.

<u>جناب سپیکر:</u> صلاح الدین صاحب! پہلے جو آپ نے امنڈمنٹ کی ہے، پہلے اس کو آپ Decide کرنے دیں پھر اس کے بعد اگلی Move کریں، Not both at the same time۔

<u>Mr. Salahuddin:</u> I think if it is, All right, I think if it is given to promulgate.

<u>جناب سپیکر:</u> جی منسٹر لاء!

<u>وزیر قانون:</u> سر ایک تو کلاز وائز ہم نے مؤو کرنا ہے، چونکہ پروسیجر یہی ہے، میں ایک مرتبہ پھر، چونکہ ووٹنگ میں ہم نہیں جانا چاہ رہے ہیں، میں نے Commend کیا ہے کہ انہوں نے بہت اچھا کام کیا ہے، اور یہ جو ہے کلیئر، اگر کوئی چیز زیادہ کلیئر ہو جائے ایکٹ میں تو کوئی بری بات Because I am a student of Law، مجھے پتہ ہے کہ پھر عدالت میں لوگ جب جاتے ہیں It is very clear in the Constitution لیکن Further اگر ہم اپنی پاورز، کو Reinforce کر رہے ہیں ایکٹ میں تو

اس میں کوئی بری بات نہیں ہے، میں ریکویسٹ کروں گا کہ وہ Withdraw کریں، Withdraw نہیں ہوتا سر تو Then it has to be put to vote جی۔

Mr. Speaker: Ji Salah-ud-Din sahib, would you like to withdraw this amendment?

Mr. Salahuddin: At the moment, I would, because he is too much insisting on it and he has been praising and commending for some.

(Applause)

Mr. Speaker: Thank you very much. The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, the original clause stand part of the bill.

وزیر قانون: سر، Put آپ نہیں کریں گے؟

جناب سپیکر: تو بس وہ تو Withdraw کر لی انہوں نے۔

وزیر قانون: اچھا، Yes/No نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر: ضرورت تو نہیں ہے Yes/No کی، میں Put کر لیتا ہوں، اگر ضرورت سمجھتے ہیں، میں تو ضرورت نہیں سمجھتا۔

Because mover has withdrawn, no need of, any how, the motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted those, Question before the House is that the original clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those gainst it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The original clause 2 stands part of the Bill. Amendment in Clause 3: Mr. Salahuddin, MPA Sahib.

Mr. Salahuddin: Mr. Speaker Sir! I think we were talking about in para 2, now I had to go back again to 2: sub clause 2 of 3 may be deleted.

جناب لطف الرحمان: پوائنٹ آف آرڈر سر!

جناب سپیکر: لطف الرحمان صاحب! لطف الرحمان صاحب پوائنٹ آف آرڈر لیا ہے آپ نے، لطف الرحمان صاحب، مائیک کھولیں لطف الرحمان صاحب کا۔

جناب لطف الرحمن: شکریہ جناب سپیکر، میں درمیان میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں اور وہ دراصل اسی لیجسلیشن کے حوالے سے ہے، میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اگر پچھلی اسمبلی میں، میں نے پچھلی اسمبلی

میں بھی یہ بات کی تھی کہ اگر ہمیں آپ تمام ممبران کو سکاٹ لینڈ کے اسمبلی میں بھیجتے ہیں تاکہ ہم وہاں سے کچھ سیکھ کر آئیں، تو جو لیجسلیشن کے حوالے سے وہاں سے آپ نے سیکھا ہے، تو اس میں یہ میرے خیال میں یہاں بھی یہ Adopt ہونا چاہیے، یہ رولز بننے چاہییں کہ ہم لیجسلیشن ہونے سے پہلے، اسمبلی سے پاس ہونے سے پہلے اس کو ایک دفعہ کمیٹی میں بھیجیں اور کمیٹی میں اس پہ ڈیٹیل سے ڈسکشن ہو اور پھر اس کے بعد وہ اسمبلی میں آئے اور اسمبلی میں بھی ڈسکشن کی اجازت ہو جناب سپیکر، تو میرے خیال میں صحیح معنوں میں ہم صحیح لیجسلیشن عوام کے لیے ہم کر سکیں گے، ملک کے لیے کر سکیں گے، صوبے کے لیے کر سکیں گے تو تب ہی اس کا صحیح معنوں میں رزلٹ نکلے گا جناب سپیکر! تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں پھر اتنی مشکل بھی نہیں ہوگی، پاس ہونے کے لیے بھی مشکل نہیں ہوگی کہ اگر ایک دفعہ کمیٹی سے پاس ہو کر آئے اور پھر اسمبلی میں آئے تو یہ سب سے بہترین طریقہ ہوگا جناب سپیکر، اور اس سے ساری اسمبلی کے ممبران کو بھی تقریباً معلومات ہونگی۔ اس وقت اسمبلی میں جب بل پیش ہوتا ہے، کسی بھی ممبر کو پتہ نہیں ہوتا کہ کیا آرہا ہے، اور کیا پاس ہو رہا ہے اور کیا نہیں ہو رہا ہے؟ تو میرے خیال میں حکومت کو اس چیز سے فائدہ نہیں اٹھانا چاہیے کہ وہ یہ سوچے کہ بھئی کسی کو بھی پتہ نہیں ہے اور ہم بل لا رہے ہیں اور کسی بھی حوالے سے ان کو معلومات نہیں ہیں تو ہم اس کو پاس کر سکتے ہیں، آسانی سے، تو جناب سپیکر! اس پہ انتہائی ضروری ہے کہ اگر ہم اس کو کمیٹی میں لے جایا کریں اور اس پہ ڈیٹیل میں ڈسکشن ہو۔

<u>جناب سپیکر</u>: رولز آف بزنس کے لیے کمیٹی بنی ہوئی ہے، اس میں امنڈمنٹ لے آئیں، After discussion، اس میں گورنمنٹ بھی ہے، آپ لوگ بھی ہیں اور بیٹھ کے وہ ہاؤس میں لے آئیں، یہ ہاؤس ہی یہ چیز کر سکتا ہے، کیونکہ ابھی جو رولز آف بزنس ہیں، ہم اس کے مطابق چل رہے ہیں، اور اس میں یہی طریقہ ہے تو وہ بابک صاحب اور ایک کمیٹی ہے، بنی ہوئی ہے، یہ سارے لوگ اس میں لائیں تو پھر کر لیں۔

<u>جناب سردار حسین</u>: لطف الرحمان صاحب نے انتہائی اہم نکتہ اٹھایا ہے اور اسی بل کے حوالے سے ملاکنڈ ڈویژن کے جتنے ممبران ہیں، وہ سارے یہاں پہ بیٹھے ہیں اور یہ جو ابھی ایکٹ ہے Continuation of Laws ہے، اب ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ لاء منسٹر صاحب ہاؤس کو بریف کرتے، اب ایک پیرے میں سارے لاز انہوں نے لکھے ہوئے ہیں اور ظاہر ہے پی ٹی آئی سے اگر ایم پی ایز کا تعلق ہے، یا کسی بھی پارٹی سے تعلق ہے، پھر ان لوگوں نے وہاں پہ جانا ہوگا اور پاٹا کا جو مسئلہ ہے Attach FATA یہ وہی

Continuation ہے لیکن ہونا یہ چاہیے تھا کہ جو لاز ابھی پاٹا میں Continue ہو رہے ہیں، اس کی تفصیل بتانی چاہیے تھی تاکہ تمام ممبران کے ذہن میں یہ بات آ جائے۔ تو میرے خیال میں یہ تو ابھی چونکہ Consideration Stage ہے، منسٹر صاحب سے میں ریکویسٹ کروں گا کہ جو جو لاز ابھی جو ہم پاس کرنے جا رہے ہیں، ابھی Consideration Stage پہ ہیں، جو جو لاز ہم ابھی پاس کر رہے ہیں تو Specifically ملاکنڈ ڈویژن سے جتنے ممبران کا تعلق ہے، ان کو تو Must brief ہونا چاہیے، سارے ہاؤس کو ہونا چاہیے، سارے ہاؤس نے پاس کرنا ہے، یہی میری ریکویسٹ ہے کہ جو لاز اب Continue ہونگے، ان کی اگر آپ One by one وہ کر دیں تو ہمارے لیے تھوڑی آسانی رہے گی، ایسا نہ ہو One go میں ہم ایسے لاز بھی بیچ میں آ جائیں جو اس سے پہلے آپ کو ملاکنڈ ڈویژن کا پتہ ہے کہ جناب سپیکر! یہ والئی سوات کے زمانے سے اور پھر دیر کا جو نواب ہے یا چترال کا مہتر ہے، تو ملاکنڈ ڈویژن جن علاقوں پہ مشتمل ہے، وہاں پہ مختلف اوقات میں ریاست پاکستان سے جو معاہدے ہوئے ہیں یا ریاست پاکستان نے جو Concessions ان کو دیئے ہیں، ابھی تک جناب سپیکر! میں آپ کے نوٹس میں کہ چونکہ تین مختلف علاقے ہیں، دیر ہے، سوات، بونیر، شانگلہ، ہے چترال ہے، تین مختلف علاقے ہیں اور Continuation of Laws ہے تو یہ بڑا ضروری ہے کہ آپ کم از کم سارے ہاؤس کو Inform کر دیں، بریف کر دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: میرا خیال ہے صلاح الدین صاحب کی طرف واپس جائیں۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف)</u>: جناب سپیکر صاحب، چونکہ لطف الرحمان صاحب نے بڑا اہم مسئلہ اٹھایا، ابھی میرے خیال میں ہمارے ملاکنڈ کے ساتھ یہ یہاں پر اس طرف ہے، کسی کو بھی پتہ نہیں کہ کیا تھا اور کیا ہو رہا ہے، تشہیر جو ہے اس کی پہلے ضروری ہے، چونکہ Publicly ضروری ہے اور اس طرح اگر ہم کریں گے، اور کسی کے علم میں بھی نہ ہو، میرے خیال میں ہمیشہ یہ طریقہ کار ہوتا ہے کہ جو بھی ہوتا ہے وہ وہاں پر متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کو جاتا ہے، وہاں پر اس کو باریک بینی سے دیکھا جاتا ہے اور پھر جو کچھ بھی ہوتا ہے، اس پہ اتفاق رائے آ جاتا ہے، تو میری تو یہی گزارش ہو گی کہ اس کو اس طرح پاس نہ کریں، چونکہ اس میں ایسی چیزیں ضرور ہیں، ابھی ٹیکس کا جو استثنیٰ ہے ملاکنڈ میں، وہ ختم ہو جائے گا اور یہ ایم پی ایز جب اپنے گھروں کو جائیں گے تو میرے خیال میں وہاں پر اس کے گھروں کے سامنے لوگ بیٹھیں گے، تو ضروری ہے جی کہ اس پر ذرا ڈیبیٹ ہو جائے، اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجا جائے اور اس میں جلدی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر!

وزیر قانون: ایک ذرا میں چونکہ آنریبل ممبرز نے کچھ کوئسچنز اٹھائے ہیں، ویسے تو یہ ہے Consideration Stage تو ڈیبیٹ تو اس وقت ہے نہیں لیکن چونکہ آنریبل ممبرز نے پوچھا ہے تو میں ان کو ذرا کلیئر کرنے کے لیے، یہ Laws already وہاں پر تھے، کوئی نیا قانون وہاں پر نہیں آرہا ہے، جب یہ 25th amendment ہوئی تو اس کے بعد یہ آرٹیکل 247 کے تحت جو Provincially Administered Tribal Areas میں جو (اس دوران مائیک بند ہوگیا) سر، یہ مائیک، چونکہ آرٹیکل 247 جو ہے وہ ختم ہوگیا تھا، یہ بالکل Formality ہے جی اس میں جتنے بھی قوانین ہیں، اس میں کوئی نیا قانون نہیں ہے، Already جو قوانین وہاں پر لاگو تھے، جو Extend ہو چکے تھے، وہی ہیں لیکن اس کو Legal cover دینا ہے کیونکہ 247 جس طرح قانون میں کہتے ہیں The mother of laws، وہ آرٹیکل ختم ہوگیا تھا تو اس کی وجہ سے ہم اپنی پراونشل اسمبلی سے اس کو وہی لاز کو Extend کر رہے ہیں جو کہ Already وہاں پر Extended تھے، اس میں کوئی نیا قانون نہیں آرہا ہے۔

جناب سپیکر: مسٹر صلاح الدین، ایم پی اے۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: بابک صاحب، لیجسلیشن ہو رہی ہے اور دیکھیں یہ سٹیج ڈیبیٹ کی نہیں ہے، یہ تو۔۔۔۔

جناب سردار حسین: جی وہ Continuation کی بات کر رہے ہیں تو اسی لئے میں بات کر رہا ہوں، جناب سپیکر، میں مثال دے رہا ہوں کہ جی ایس ٹی کی بات ہے (مداخلت) نہیں یہ بڑا، میں پی ٹی آئی کے ایم پی ایز سے بھی ریکویسٹ کرتا ہوں، کل یہ لوگ بھی اپنے حلقوں میں جا کر، اب جی ایس ٹی ہے، ملاکنڈ ڈویژن میں کچھ مہینوں سے جی ایس ٹی لینا شروع ہوگیا ہے، اب منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ میں اس کو Legal cover دے رہا ہوں، ہم تو اجازت نہیں دیں گے، مجھے پتہ ہے ڈاکٹر امجد کس طرح اجازت دیں گے، محب اللہ صاحب کس طرح اجازت دیں گے؟ تو یہ بڑا ضروری ہے، اب جی ایس ٹی وہاں پر شروع ہوا ہے، یہاں پر آپ ایکٹ پاس کر رہے ہیں کہ Continuation، تو ہم اس کی اجازت نہیں دے سکتے جی نہیں جی ایس ٹی نہیں ہے نا، ابھی تک تو نہیں تھا اور ابھی لگا ہے ادھر سے لگا ہے اور ادھر سے ابھی Legal cover اس کو مل جائے گا تو پھر کیا ہوگا؟ Any how اگر پی ٹی آئی کے ایم پی ایز بھی اپنے حلقوں میں لوگوں کو جواب دے سکتے ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا لیکن مشکل ہوگا۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر۔

وزیر قانون: بابک صاحب بہت سینئیر ہیں، میں ان سے ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ اس ایشو کو، میں ریکویسٹ کے ساتھ کہہ رہا ہوں، Confuse نہیں ہونا چاہیے، یہ Continuation ہے، کوئی نیا قانون نہیں اس میں، کوئی نئی بات لاگو نہیں ہو رہی ہے، کوئی نیا ٹیکس اس میں لاگو نہیں، وہ تو Already پانچ سال کے لئے وہاں اس کو رعایت مل گئی ہے، یہ تو وہی قوانین ہیں جو پہلے 247 کے نیچے وہاں پر Extend تھے، چونکہ 247 ختم ہو چکا ہے، تو یہ تو آپ اپنی اسمبلی کی پاور کو آپ ذرا سمجھیں کہ ابھی جو ہے پاٹا ختم ہو چکا ہے، آپ کی اسمبلی، جو پرانے جتنے بھی وہاں پر قوانین تھے، وہ اسمبلی ان کو Extend کر رہی ہے، کوئی نیا قانون تو ہم نہیں لا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ Extend کرنے کے لئے ہمارے پاس آئے ہیں۔

وزیر قانون: اور سر، میری دوسری ریکویسٹ یہ ہے کہ چونکہ یہ قانون تو ٹیبل ہو چکا تھا، یہ تو بہت دنوں سے اسمبلی میں ٹیبل ہو چکا تھا، اگر کسی آنریبل ممبر کو جس طرح صلاح الدین صاحب اور جس طرح میرے خیال میں ظفر صاحب کی کوئی ایک امنڈمنٹ ہے، تو اگر امنڈمنٹ ہوتی، اگر امنڈمنٹس ہوتیں تو ذرا ہوم ورک کر کے آجاتے، امنڈمنٹ اس میں Move کر دیتے، یہ تو نہیں ہے کہ آپ Consideration کے سٹیج پر آپ ویسے ہی اٹھ رہے ہیں، آپ کو پتہ بھی نہیں ہے، آپ کو پھر، ہوم ورک کرنا چاہیے تھا، پھر امنڈمنٹ لانا چاہیے تھی، یہ تو آپ کے ٹیبل پر Lay ہو چکا تھا۔

جناب سردار حسین: سر، یہ مجھے رولز میں بتائیں کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: صلاح الدین صاحب، مسٹر صلاح الدین۔

جناب سردار حسین: اگر میں امنڈمنٹ نہیں لایا ہوں لیکن آپ مجھے بتائیں کہ کیا Consideration Stage پر ڈیبیٹ نہیں ہو سکتی؟ یہ تو بلڈوز کرنی والی بات ہے۔

Mr. Speaker: To please move his amendment for deletion of sub clause (2)of clause (3) of the Bill. Babak Sahib please. Mr. Salahuddin.

Mr. Salahuddin: Mr. Speaker Sir! I beg to move that sub-clause (2) of the Clause (iii) may be deleted. In I Say and I proposed that this be deleted why first because this is out of scope. This may be deleted because this Clause (iii) out of scope of the long title. This is the long title; the long title is the Bill. The Bill itself the introduction the movement that what you have introduce in the

House.In the long title its not mentioned, it is about, let me read it out first and then I think it would be easy for every one to understand that let me read it out first Mr. Speaker sir! Not with standing any thing contained, any other law for the time being in for the secretary to government Home and Tribal Affairs Department may by notification in the official Gazette conferred policing powers for, this is what, I am trying to explain policing power upon member of the Federal and Provincial levy force in the Province of the Khyber Pakhtunkhwa as and when required, when I say these policing power its not mentioned it is out of scope of the long title if I am having attention of the Law Minister it not mentioned in the long title then I move a with further let speak about the preamble its not even mention in the preamble Mr. speaker sahib and why we need to have a preamble and why it is important that these things be mention in there let me read it out it the sindh high court, sindh high court order Mr. Speaker sir it explains preamble of an enactment preamble is not in operative part of the statute but it provides a useful guide for finding out intention of legislator therefore it cannot be ignored so it is not mentioned in the preamble and long title the policing power that is what I am trying to say that this may be deleted and I think it we put this to vote Mr. Speaker sir I understand that the movement we have a lot of MPAs lots of member of treasury benches they are theyre could be passed in my amendment could be rejected but I wish it would have it would have happened I would say this in Urdu let me say it in Urdu for so that every one.

جناب سپیکر: لاء منسٹر۔

جناب صلاح الدین: اگر یہ کل آجاتا جب وہاں پر کوئی بندہ بیٹھا نہیں تھا، اگر یہ کل آجاتا جب یہ جگہ خالی تھی، لاء منسٹر صاحب کیلئے بیٹھے تھے، یہ جگہ خالی تھی، پتہ نہیں کیا ہو گیا تھا؟ تو پھر کیا ہوتا، پھر تو پاس ہو جاتا، اس لئے میں ریکویسٹ کرتا ہوں لاء منسٹر سے کہ اس کو فی الحال اس سے Delet کیا جائے اور اگر وہ چاہیں تو اس کو پھر سے Re introduce کر سکتے ہیں So that's why I was proposing that this clause may please be deleted……..……………………..

جناب سپیکر: لاء منسٹر۔

وزیر قانون: سر، تھینک یو، ایک دفعہ پھر انہوں نے جو امنڈمنٹ Move کی ہے، ڈیبیٹ کی بات بابک صاحب نے کی تھی، ڈیبیٹ کا میں نہیں کہہ رہا ہوں، ڈیبیٹ بے شک جتنی بھی ڈیبیٹ کروانا چاہتے ہیں اس پر I totally agree with him، مطلب وہ کوئی مسئلہ نہیں ہے، میں صرف یہ کہہ رہا تھا کہ اگر ان کا کوئی اس طرح کوئی ایشو تھا تو امنڈمنٹ کے ذریعے لے آتے تو زیادہ بہتر ہوتا، مطلب وہ مقصد پورا تو ہو جاتا، ویسے صرف ڈیبیٹ سے تو بل میں امنڈمنٹ نہیں آ سکتی ہے۔ سر، ابھی یہ امنڈمنٹ کی طرف میں جا رہا ہوں، سر، یہ جو Preamble ہے اس کا۔

"A Bill to provide for the continuation of Laws and Erstwhile Provincially Administered Tribal Areas where is it is expedient to provide for the continuation of Laws and Erstwhile Provincially Administered Tribal Areas which are merged in the Province of Khyber Pakhtunkhwa".

سر! یہ جو ہم نے Clause 2 میں جو ہم چاہ رہے ہیں، اس میں Policing powers پر Basically بات ہے کہ گورنمنٹ کو یہ اختیار ہو گا کہ وہاں پر Already جو موجود لیوی فورس ہے، ان کو Policing powers، کیونکہ سر، ایک Word سے ہم بچنا چاہ رہے ہیں تاکہ یہ Areas جو Merge ہو چکے ہیں ہمیں ان کو Void نہیں چھوڑنا ہے، ہم نے Space نہیں چھوڑنا ہے یہ نہ ہو کہ اس میں لاء اینڈ آرڈر سیچویشن اور پھر اس میں ایسے Elements آ جائیں کہ لاء اینڈ آرڈر سیچویشن Create ہو جائے، تو صرف وہ Word اور Space اس میں سے نکالنے کے لئے ہم، Already موجود ہے، وہ یہ نہیں کہ ہم کوئی نئی فورس لا رہے ہیں Already جو موجود ہے ان کو ہم Policing powers دینا چاہ رہے ہیں اور ضرورت کے مطابق اس میں لکھا ہوا ہے کہ ضرورت کے مطابق، مجھے ایک اور بھی ایشو اس میں اٹھانا ہے کہ Existing جو ریگولیشن ہے پاٹا میں، اس میں یہ جو سپیشل پاورز ہیں سیکرٹری ہوم کو جو ہم ادھر دے رہے ہیں، وہ نہیں ہیں، اس وقت چونکہ اس میں موجود نہیں ہیں تو ضرورت پڑی کہ ہم سیکرٹری ہوم کو یہ پاورز دے دیں۔ یہ جو Preamble کی بات کر رہے ہیں، آخر میں میں Preamble کی طرف آ رہا ہوں، تو وہ سر، مطلب Preamble جو ہے تو چونکہ Preamble سارے ایکٹ کی Short Introduction قسم کی، جس طرح ایک کتاب میں Introduction کا ایک Page ہوتا ہے تو اس طرح ایکٹ میں Preamble ہوتا ہے، تو Preamble میں ضروری نہیں ہے کہ ہم ساری ڈیٹیل کی طرف ہم جائیں، چونکہ Preamble میں Continuation of laws

basicمقصد ہے اس لئے میں نے وہ کہہ دیا ہے، نیچے اگر ہم سمجھتے ہیں کہ جن جن جگہوں پر ہمیں سپیشل پاورز دینی ہیں جہاں پر، ہم نے Wordکو Fill upکرنا ہے تو ہم نے دی ہیں، تو میں اس امنڈمنٹ میں بھی Kindly ریکویسٹ کرونگا کہ صلاح الدین صاحب وہ Withdrawکر لیں تاکہ ہم اس کو آگے پاس کر سکیں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی صلاح الدین صاحب۔

Mr. Salahuddin: Mr. Speaker Sir, the previous clause, even that was put to voting before the House, so, I think, if this one will be put to vote again, I know the result what is going to happen.

لیکن یہ ہے کہ اگر Policing powersدینی ہیں تو آپ Preambleاور Long titleمیں آپ Explainکرتے ہیں اور اس طرح مجھے بھی، مجھ جیسے ادنیٰ بندے کو جو اتنا علم نہیں رکھتا لاز کے بارے میں ہمیں پتہ چل جائے گا، ابھی تو ہمیں اس میں اور کیا شامل ہیں؟ اس کے بارے میں کچھ زیادہ پتہ نہیں، یہ Vagueہے تو اس لئے میری ریکویسٹ ہوگی، Okay, I let it go, okay

(تالیاں)

Minister for Law: Thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member,

ان کی تو Withdraw ہو گئی، اس میں Twoہیں، ملک ظفر اعظم اینڈ مسٹر عنایت اللہ ایم پی اے، تو ظفر اعظم صاحب تو موجود ہیں۔

Second amendment in clause (3) of the Bill. Please move your amendment in sub clause (1) of the clause (3) of the Bill. Zafar Azam Sahib.

ملک ظفر اعظم: تھینک یو، سر۔ جناب سپیکر صاحب! میں امنڈمنٹ سے پہلے منسٹر لاء صاحب جو بڑی قابل شخصیت ہیں، ان سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آیا اس کی سابقہ حیثیت بحال رکھی جاتی ہے یا صوبے میں Mergeہو رہا ہے، کونسے لاء کی Continuation ہو رہی ہے، وہی پرانا لاء ہے یا ابھی جو ہمارے صوبے کے لاز ہیں، ان کو وہاں پر Continueکرنا چاہتے ہیں؟ تو اگر Kindly یہ ہمیں بتائیں، یہاں پر جو 3 میں میں نے امنڈمنٹ دی ہے، پھر میں اپنی امنڈمنٹ پیش کرونگا۔

Mr. Speaker: Minister for Law.

وزیر قانون: Sir, Thank you to a senior Member of this august House ظفر اعظم صاحب میرے بڑے بھی ہیں اور چونکہ لاء منسٹر بھی رہ چکے ہیں 2002 میں جب لیڈر آف دی اپوزیشن چیف منسٹر تھے اس وقت میں، جس طرح صلاح الدین صاحب کی بڑے اچھی امنڈمنٹس تھیں اور ڈسکشن ہوئی تو ڈسکشن سے ہی اس ہاؤس کی کوالٹی میں فرق آتا ہے اور اس ہاؤس کے Decisions جو ہیں پھر وہ مانے جاتے ہیں، تو ظفر اعظم صاحب جو امنڈمنٹس لائے ہیں وہ بھی بہت زبردست ہیں لیکن سر، ابھی یہ کہیں گے کہ آپ ہر ایک کو Oppose کر رہے ہیں، میں چاہ رہا ہوں کہ کوئی چیز جو ہے وہ Insert ہو لیکن ایک تو میں کلئیر کر رہا ہوں کہ یہ جو آپ نے ایشو اٹھایا ہے۔

ملک ظفر اعظم: امنڈمنٹ تو میں نے ابھی پیش نہیں کی ہے، میں یہ وضاحت چاہتا ہوں کہ آیا آپ جو پاٹا میں جو رولز اور ریگولیشنز تھے وہی Continue رکھنا چاہتے ہیں یا صوبے کا لاء وہاں اس کی Continuation چاہتے ہیں؟

وزیر قانون: اس میں صرف جو Former ابھی تو پاٹا ہے نہیں، ابھی تو Former بن گیا ہے Former جو پاٹا تھا Provincially، یہ فاٹا کی بات نہیں ہے پاٹا کی بات ہے، تو جو Former PATA تھا، تو اس میں جو بھی قانون Extend ہوا تھا پہلے سے، یہ صرف اس کو Continuation کا درجہ دے رہے ہیں، اس میں کوئی نیا قانون ہم نہیں لا رہے ہیں نمبر ون، نمبر دو اس میں کچھ چیزیں ایسی ہیں جس پر قانون سازی ہو چکی ہے، وہ قانون کا حصہ ہیں، مثلاً جو پانچ سال کے لئے ٹیکس فری ہے وہ چیز ہے اس طرح، اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ آنریبل جو اپوزیشن ممبرز ہیں یا اگر ٹریژری میں بھی کسی کے ذہن میں سوال ہو تو یہ بہت Safe ہے، جب ہم کہہ رہے ہیں کہ Continuation of laws تو اس میں کوئی نیا قانون بغیر ادھر بحث کے نہیں آ سکتا، یہ Already وہ قانون ہے جو پاٹا کو Extend ہو چکے تھے، تو اس میں اس طرح کی کوئی نئی چیز نہیں آ رہی ہے۔ دوسرا یہ ہے سر، ابھی مطلب کوئی نیا قانون نہیں ہے، وہ میں کہہ رہا ہوں، ابھی اگر امنڈمنٹ وہ لانا چاہ رہے ہیں تو پھر اس میں میں اس کو کلئیر کر دیتا ہوں جو وہ کہہ رہے ہیں جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی صاحبزادہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر میں بھی پی ٹی سی ایل ٹیکس کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی صاحبزادہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ کال اٹینشن جو ہے 29-09-2018 کو میں نے جمع کیا تھا، اس کے جواب میں محترم منسٹر صاحب نے اس وقت کہا تھا، KPRA والوں نے ٹیکس لگایا ہے پی ٹی سی ایل پر 19.5 پرسنٹ، اس کے جواب میں منسٹر صاحب نے مجھے کہا تھا کہ یہ ہم ختم کردیں گے، اب یہ کہہ رہے ہیں کہ اس کی Continuation کے لیے ہم یہ کررہے ہیں، یہ 19.5 پرسنٹ جو ٹیکس پاٹا پر جو ہمارے ملاکنڈ ڈویژن میں تھا، اس میں شامل ہے، اس کی ذرا وضاحت کی جائے کہ یہ اس کی Continuation کرتے ہیں کہ نہیں کرتے؟ یہ مجھے بتائیں۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: جناب سپیکر! ٹیکس کی اگر وہ بات کررہے ہیں تو کوئی نیا، میں پھر Repeat کررہا ہوں جی، کوئی نیا ٹیکس، کوئی نئی چیز جو اس میں شامل نہیں، نہیں ہو رہی ہے۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: دیکھیں، یہ جو پی ٹی سی ایل پر ٹیکس کی بات ہے جو کہ فیڈرل گورنمنٹ نے ختم کیا تھا۔۔۔۔

وزیر قانون: سر، ٹیکس نہیں ہے، ابھی اگر وہ خود ٹیکس اپنے لوگوں پر لانا چاہ رہے ہیں تو پھر مجھے بتادیں، ٹیکس ہم تو نہیں لا رہے ہیں، صاحبزادہ صاحب په زوره ټیکس راولی په دې خپلو خلقو، ٹیکس نہیں ہے سر، اس میں کوئی نیا ٹیکس نہیں ہے، میں یہی ریکویسٹ کررہا ہوں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: منسټر صاحب! منسټر صاحب! زه دا وایم۔۔۔(شور)۔۔۔منسټر صاحب زه دا وایم، جناب سپیکر زه منسټر صاحب ته دا وایم چې په پی ټی سی ایل باندې، په Internet باندے چې کوم ټیکس تاسو په تیر شوی حکومت کے لګولې وؤ 19.5 پرسنټ دا په ملاکنډ ډویژن کے، دا په دې ملاکنډ ډویژن کے وؤ، مرکزی حکومت، مرکزی حکومت دا ختم کړے وؤ، پینځه کاله چهوټ یے ورکړے وؤ، تاسو د دغه ټیکس وضاحت ماته او کړی۔

وزیر قانون: سر، تھوڑا سا یہ صاحبزادہ صاحب، صاحبزادہ صاحب، صاحبزادہ صاحب تو رہ چکے ہیں Last Tenure میں بھی، میں ان سے ریکویسٹ کررہا ہوں کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر فنانس بل میں اور اس میں تھوڑا سا فرق کریں (مداخلت) نہیں یہ فنانس بل تو نہیں ہے کہ اس میں ہم جو فنانشل جو Financial Implications ہیں وہ لا رہے ہیں، براہ کرم۔

(شور)

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ</u>: جناب یہ پی ٹی سی ایل اور انٹرنیٹ پر جو ٹیکس لگ کر پھر ختم کر دیا گیا تھا۔۔۔۔

<u>وزیر قانون</u>: تو سر، ہم فنانس بل پر تو ڈسکشن نہیں کر رہے ہیں، ہم تو

(شور)

<u>جناب سپیکر</u>: جی خوشدل خان صاحب، خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان</u>: جناب سپیکر، میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دے دیا کیونکہ جو زیر غور ہے جو Under Consideration Legislation ہے وہ بہت Important ہے اور اس کا اثر تمام ملاکنڈ کے جتنے وہاں پر باشندگان ہیں، ان پر پڑتا ہے تو پہلے میں وزیر قانون صاحب سلطان محمد کی توجہ آرٹیکل 126 کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ وہ ذرا آپ پڑھ لیں کہ اس میں کیا چیز ہے؟ اگر آپ اجازت دیں تو میں پڑھ لیتا ہوں، سر، اس میں یہ ہے Chapter 3 Tribal Areas Article 246 in the Constitution اس میں سر یہ جو 25th Amedment Act 2018 کے بعد ہوا ہے اس میں جو ترمیم آئی ہے "Provincially Administered Tribal Area means the districts of Chitral, Dir, and Swat, (which includes Kalam). The tribal area in Kohistan district, Malakand protected area, the tribal area adjoining Mansehra district and the former state of Amb and" اب اس میں سر، اگر آپ ملاحظہ فرمائیں (d)، پھر پیراگراف (d) دو سو چھیالیس، Here 246. اس کا سر یہ آپ ملاحظہ فرمائیں پارٹ ڈی On the recommencement of the, Constitution, 25th amendment Act, 2018, the areas mentioned in the paragraph (d) in sub paragraph (ii), (c) Shall stand merged in the province of Khyber Pakhtunkhwa. اب یہ جب 25th ترمیم آ گئی تو پاٹا کے جتنے اضلاع ہیں جتنے ایریاز ہیں وہ پختونخوا میں ضم ہو گئے ہیں، اب سوال یہاں پہ یہ پیدا ہوتا ہے سر، کہ اس سے پہلے جو Repeal آتی تو اس کا طریقہ کار کچھ اور تھا، کیونکہ اس میں طریقہ کار یہ تھا کہ اگر گورنر صاحب پاٹا میں کچھ لانا چاہتے تھے، کوئی ترمیم کرنا چاہتے تھے، کوئی لاء کو Extend کرنا چاہتے تھے With the prior permission of the President وہ ریگولیشن لاتا تھا، اور اس وقت فیڈرل، نیشنل اسمبلی کا، پراونشل اسمبلی کا کوئی ایکٹ وہاں Extend نہیں ہوا کرتا تھا جب تک اس کو Permission نہ ہو، اب سر، یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے، اگر آپ Rule 78 sub rule (2) پڑھ لیں، اسی ہمارے بزنس رولز

کا، تواس میں، اب کیا وجوہات ہیں، ہے کیا Necessity raise ہو گئی کہ ایک تو پختونخوا کا Settled Law یہاں پر ہے تو دوسرا، اسی قانون کی دوبارہ Continuation کی کیا ضرورت پڑ گئی کیا اس کی ضرورت ہے؟ کیونکہ یہاں یہ تو Merge ہو گیا ہے جب Merge ہو گیا اس پختونخوا کا حصہ بن گیا تو پھر اس Continuation کی ضرورت نہیں ہے، اور یہاں پر اس بل میں جو لکھا ہے Continuation of Law اب Law بھی لکھا ہے، Regulation بھی لکھا ہے، Notification بھی لکھا ہے، اب Rules بھی لکھا ہوا ہے، اب Regulation جو ہے وہ Pata Repeal میں آتا ہے، تو میں اس پہ حیران ہوں اس ہاؤس کو یہ بتادیں کہ ان کو کیا ضرورت پڑ گئی تھی؟ جس طرح ہمارے ممبر صاحبزادہ صاحب نے بتادیا، کیا پی ٹی سی ایل کا وہ پرانا ٹیکس لاگو ہو گیا؟ اب کیپرا کا جو ٹیکس ہے وہ بھی آجائے گا اب انہوں نے لگادیا تو ہم پر بھی آگیا۔ تو سر، یہ ایک Confusion ہے اور اس میں جلدی نہیں ہونی چاہئے، میرا یہ Proposal ہو گا Being a Member of this August House کہ اس کو آپ Select Committee ریفر کریں تاکہ ہم ایک ایک Clause کو دیکھ لیں اور پھر اس کے بعد ہم اس کو لے آئیں جب ہم ایک Law یا Amendment اس ایوان میں لاتے ہیں تو وہ اس لیے کہ ہمارا ایک اچھا میسج چلا جائے، کیونکہ اس ہاؤس نے Previous Government میں بھی بہت زیادہ قانون سازی کی تھی لیکن وہ قانون سازی Defective تھی اس لئے لوکل باڈیز کو بھی واپس لے رہے ہیں، وہ احتساب کمیشن کو واپس لے رہے ہیں تو ہمیں اتنی جلدی کی ضرورت کیا ہے؟ ابھی تو ہمارے پاس ٹائم ہے تو لہذا In the interest of the justice اور In the interest of the constitution, it should be referred to the select Committee to thrash out کہ آیا اس Amendment کی ضرورت ہے یا یہ وجہ ہے کہ قانون میں یہ Reason دینی ہے؟ تھینک یو سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: لاء منسٹر۔

<u>وزیر قانون</u>: سر، تھینک یو، خوشدل خان صاحب نے .I think very good question کیونکہ اس سے یہ چیزیں ابھی کلیئر ہو جائیں گی، Bill سر، میری ریکویسٹ سب سے یہی ہو گی، اور بھی Bills آنے ہیں، انشاء اللہ پانچ سال اس اسمبلی نے چلنا ہے تو یہ جب، Bills آئیں گے تو اگر ہم اس کو سٹڈی کر لیں اور پھر ہم اس میں اگر ہماری کوئی اس طرح کی ہیں تو امنڈمنٹس لے آئیں تو Consideration Stage پر آکر ابھی ہمیں یاد آجاتا ہے کہ ہم نے کرنا ہے تو میری ریکویسٹ یہی ہو گے، As a colleague،

اگر صرف آپ اس بل کا جو وہ بالکل سٹارٹ ہے، وہ پڑھ لیں Bill to provide for the continuation of laws in the erstwhile Provincially Administered Tribal Areas of the Province.، اب یہ وہ قوانین ہیں جو Specifically صرف پاٹا میں لاگو تھے، یہ تو ایک قانون ہے جو پورے صوبے میں لاگو ہے، مثلاً Action in aid of civil power وہاں پر لاگو تھا، مثلاً اور اس طرح لاز تھے تو یہ وہ قوانین، جس طرح وہ فرما رہے ہیں خوشدل خان صاحب، بالکل He is correct کہ Merger کے بعد لیگل پوزیشن یہ ہے کہ صوبے میں جتنے بھی قوانین ہیں، وہ پاٹا میں بھی، چونکہ پاٹا ابھی Exist نہیں کر رہا ہے تو وہاں پر بھی صوبہ ہے وہ بھی لاگو ہیں، یہ وہ قوانین ہیں جو صرف پہلے جو پاٹا تھا اس کی حد تک جب یہ تھے تو اس کو Legal cover چونکہ 247 دے رہا تھا، اب 247 جو ہے وہ Constitution سے Delete ہو چکا ہے، Repeal ہو چکا ہے تو اس کو Legal cover دینے کے لیے وہ قوانین جو اس باؤنڈری کے اندر، جو پہلے پاٹا تھا، اس میں تھے تو ان کو Continue کیا جا رہا ہے اور سر، یہ Consideration Stage ہے تو اس میں تو ڈیبیٹ بالکل جتنی بھی، دو گھنٹے ڈیبیٹ کر لیں میں تیار ہوں لیکن ہم تو یہ Insist کریں گے کہ اس کو ہاؤس کے سامنے پھر آخر میں رکھ دیا جائے یا تو Withdraw ہو جائیں، ہم ریکویسٹ کریں گے، Withdraw نہیں ہوتے تو Obviously پھر رولز یہی ہیں کہ اس کو ہاؤس کے سامنے ووٹ کے لیے رکھنا پڑے گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی ظفر اعظم صاحب۔

<u>جناب ظفر اعظم</u>: جناب منسٹر صاحب! میں آپ کی خدمت میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں بار بار ووٹنگ کی وہ نہ دیں، ہمیں معلوم ہے کہ ہم کم ہیں اور آپ زیادہ ہیں اور آپ جیت جائیں گے لیکن یہ لاء ہے اور لاء کے بعد اس کا سارا جو نقصان ہے یا فائدہ ہے، وہ ان عوام کو اٹھانا پڑتا ہے۔ پھر اس میں نہ تو آپ کی اکثریت کو مدنظر رکھتے ہیں اور نہ اپنی کم تعداد کو مدنظر رکھتے ہیں، ہم صرف اپنی تجاویز پیش کرتے ہیں کہ، ایک ملک میں، ایک علاقے میں دو قوانین کس طرح لاگو ہو سکتے ہیں جبکہ Merge ہو چکا ہے اور Extend ہو رہا ہے ہمارا لاء اور آپ Continuation چاہتے ہیں فاٹا ریگولیشنز، کا جو گورنر نے نافذ کئے ہوئے ہیں، ہمارا تو Settled area ہے، ہم بھائی آپ سے صرف یہ وضاحت چاہتے ہیں تاکہ یہ میڈیا کے تھرو اور لوگوں کے تھرو، اور لوگ سنیں کہ کیا ہونے والا ہے اور کیا ہو رہا ہے؟

وزیر قانون: آنریبل ممبر جو پاٹا سے تعلق رکھتے ہیں، دیکھیں جی، یہ تو میں بھی چاہ رہا ہوں کہ ایک صوبہ ہے دو سسٹم نہیں ہونے چاہیئں، لیکن جس طرح آنریبل ممبرز کہہ رہے ہیں وہ اگر ذرا Backword، ہے وہاں پر ابھی ترقی کی ضرورت ہے، تو اگر ہم ٹیکس نہیں لا رہے ہیں، دیکھیں سر، اگر ایک سسٹم ہے تو پھر پورا سسٹم آئے گا اور دوسرا پوائنٹ، دوسرا پوائنٹ آپ کے لئے، یہ خوشدل خان صاحب جو کہہ رہے ہیں کہ کمیٹی میں لے جائیں تو اس میں کوئی نیا قانون نہیں ہے، تو آپ اس میں کیا ڈسکس کرتے ہیں؟ یہ تو Already یہ قوانین نافذ ہیں، یہ تو صرف Continuation ہے، تو میرے خیال میں سر، میں یہی آپ سے ریکویسٹ کرونگا کہ آپ اس کو Consideration Stage ہے، آپ اس کو رکھیں تاکہ دیکھ لیں، ووٹنگ کا میں بالکل نہیں جی، یہ تو ہمارا ہاؤس ہے، اگر آپ کہتے ہیں میں ووٹنگ کا نام بھی پھر نہیں لونگا، لیکن آخر میں ووٹنگ تک جانا ہی ہے، وہ تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: ظفر اعظم صاحب، ظفر اعظم صاحب، آپ Withdraw کرتے ہیں، انہوں نے ریکویسٹ بھی کیا۔

جناب ظفر اعظم: میں نے تو ابھی پیش بھی نہیں کی ہوئی ہے جی، میں نے تو پیش نہیں کی ہے ابھی۔

جناب سپیکر: یہ بحث تو پہلے شروع ہو گئی ہے اس پہ۔

جناب ظفر اعظم: بحث اس سے شروع نہیں ہوئی ہے، بحث اس سے شروع ہوئی ہے کہ ایک علاقے میں، ایک ملک میں دو قوانین نافذ ہو سکتے ہیں، According to Constitution نہیں ہو سکتے ہیں، بحث تو اس پہ ہو رہی تھی۔

جناب سپیکر: چلیں مووو کریں بل اپنا۔

جناب ظفر اعظم: جی۔

جناب سپیکر: مووو کریں۔

Mr. Zafar Azam: Okay, Sir.

جناب سپیکر: بس بہت ڈیبیٹ ہو گئی ہے جی، تشریف رکھیں سردار صاحب، ظفر اعظم صاحب، ظفر اعظم صاحب۔

جناب ظفر اعظم: جناب سپیکر صاحب! ہمیں تو وہ ملتا نہیں ہے، یہ ہمیں نظر نہیں آتا، جناب سپیکر صاحب، میں لاء منسٹر کی بات مان لیتا ہوں کیونکہ ہم کمزور ہیں، میں کسی سیکشن میں اور نہ سب کلاز میں کوئی چیلنج لانا نہیں چاہتا ہوں، ایک چھوٹی سی ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ یہ سیکشن تھری جو ہے، کلاز تھری جو ہے سب

کلازون، اس میں صرف Fulstop کو ختم کرکے اس کی جگہ Comma لانا چاہتا ہوں اور Comma کے بعد ایک نئی Proviso ایڈ کرنا چاہتا ہوں کیونکہ اسکا مجھے اور آپ سب کو پتہ ہے کہ ان الفاظو سے جو یہاں پر Mentioned ہوئے ہیں کہ Under the or in pursuance of Article 247 the constitution of Islamic Republic of Pakistan now omitted but vide the Constitution 25th amendment Act 2018 shall continue to remain enforce until altered, repealed or amended by competent authority یہاں پر Fulstop ہے، یہ Fulstop میں ختم کرنا چاہتا ہوں اور اسکی جگہ نئی Proviso میں لانا چاہتا ہوں سر، یہ ان کلاز تھری In clause 3, in sub-clause (1) for fullstop, colon may be substituted and thereafter the fallowing new Proviso may be added namely:- Provided that the regulation including action (in Aid of Civil Power) regulation, 2011 and any other legal instrument made their under shall continued to remain in force for the period of one year only after commencement of this Act or until altered, repealed or amended earlier.

جناب سپیکر: منسٹر لاء منسٹر۔۔۔۔۔

جناب ظفر اعظم: جناب سپیکر صاحب، میرا مطلب یہ ہے کہ آپ لوگوں کو اچھی طرح معلوم ہے کہ "Under Article 129 of the Constitution of Pakistan. Subject to the constitution the executive authority of the Province shall be exercised in the name of the Governor by the Provincial Government, consisting of the Chief Minister and Provincial Ministers, which shall act through the Chief Minister.'' وہ چیف منسٹر کو Power exercise ہوئی تھی، وہ ابھی تک ڈیپارٹمنٹ استعمال کر رہا ہے جی، تو چیف منسٹر کو ابھی تک اس کا وہ نہیں ملا ہے، لہذا ان کا بھی یہی حال ہوگا کہ یہ علاقہ جو ہے، یہ اسی طرح پستہ رہے گا اور اس میں ابھی جو بھرتیاں ہوئی ہیں، جو کام ہو رہے ہیں، جو وہ ہو رہے ہیں، سب اسی ریگولیشنز کے تحت ہوگا اور بدنامی ہماری گورنمنٹ کی ہوگی، لہذا اس لئے میں چاہتا ہوں کہ یہ Unlimited مدت بتائے بغیر ایسی اجازت نہ دی جائے، ایک سال کے اندر اندر وہ لائیں، وہ فوج لائیں، کہ وہ فوج جو ہے، وہ ساری Delegate ہو جائیں ادھر۔ تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر۔

وزیر قانون: سر، جو امنڈمنٹ ہے ظفر اعظم صاحب کا، وہ یہ ہے کہ اس میں Basically اور تو کوئی فرق نہیں ہے لیکن یہ سال والا جو ٹائم پیریڈ ہے، وہ اس میں آ گیا ہے، اس میں ایک تو یہ ہے سر، کہ اگر ایک طرف ہم کہہ رہے ہیں کہ Competent Authority ہر وقت، Competent Authority یہی ہے جو اس وقت Consider کر رہی ہے، تو ایک طرف اگر ہم ایکٹ میں یہ کہہ رہے ہیں کہ Legislature Competent Authority ہے، Constitution بھی یہ کہہ رہا ہے کہ پراونشل اسمبلی Competent Authority ہے تو ہم کیوں اس پر Time Limit لگا دیں؟ ہو سکتا ہے کہ سال سے پہلے پہلے ہم اس پوزیشن میں آ جائیں کہ ہم تین مہینے بعد اس پوزیشن میں آ جائیں، چھ مہینے کے بعد، تو گورنمنٹ کا Stance یہی ہے کہ Time limit میں ہم اس کو نہیں لانا چاہ رہے ہیں، اس کو Open ended اس لئے ہم چھوڑ رہے ہیں کہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ Swiftly ہم اس کے اوپر کام کریں اور Swiftly جو ہے، یہ سپیشل قوانین کی پھر ضرورت نہ پڑے، تو یہی ریکویسٹ ہے سر، ایک سال کی تو بات ہے، سال کے بعد پھر اسی اسمبلی میں اگر آنا ہے، پھر ادھر سے پھر یہی بحث ہونی ہے، تو تین مہینے بعد ہم کیوں نہیں لا سکتے ہیں، دو مہینے بعد؟ یہ تو ہم اپنے آپ کو خود Restrict کر رہے ہیں کہ ہم نے سال بعد ہی آنا ہے، سال تک ہم نے ادھر ہی اس کے بارے میں جو بھی ہو گا، سال تک ہم کوئی بھی چیز اس میں ہم نہیں لا سکتے۔

جناب سپیکر: ریکویسٹ کریں۔

وزیر قانون: تو ریکویسٹ میں کر رہا ہوں، Sir Kindly صلاح الدین صاحب نے دو تین امنڈمنٹس واپس لے لیں، ظفر اعظم صاحب اگر یہ ایک امنڈمنٹ واپس لے لیں، تو یہ ریکویسٹ ہے جی۔

جناب سپیکر: اکرم درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر، ابھی تک کنفیوژن ہے اور لاء منسٹر ہے، ابھی ان کی اکثریت ہے، اس کے بل بوتے پر وہ یہاں پر بلڈوز کرنا چاہتا ہے، تو اسلئے اپوزیشن اپنی لابی میں جاتی ہے، آپ جس طرح بھی قانون سازی کرتے ہیں، آپ پھر اس صوبے کے، پھر اس وقت اس قانون کے ذمہ دار ہیں اور ہم واضح کرتے ہیں کہ ہم اس کا حصہ نہیں بن رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: قلندر لودھی صاحب اور لاء منسٹر صاحب! اپوزیشن سے بات چیت کرنے کیلئے تشریف لے جائیں، دیکھیں نماز کا ٹائم بھی ہو رہا ہے، کچھ لوگ نماز کی تیاری کر رہے ہیں Order, please, order in the House لاء منسٹر صاحب، Order in the House, order in the House جو بات کرنی ہے، لابی میں جا کے کریں، Please take your seat gentlemen, please take your seats, please take your seats. Let,s start دو منسٹرز صاحبان جائیں، لودھی صاحب اور لاء منسٹر صاحب، آپ جائیں، آپ کے پاس آ رہے ہیں۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: واک آؤٹ نہیں کیا ہوا ہے، اچھا میں نے کہا کہ واک آؤٹ پر ہیں آپ، کریں بات آپ، بابک صاحب کر لیں بات۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، میں منسٹر لاء کو یہی ریکویسٹ کرونگا کہ Simply one go میں، شوکت صاحب بھی ملاکنڈ ڈویژن کا ہے اور یہ مسئلہ ہم سب کیلئے پھر رہے گا، جو ریگولیشنز کا لفظ انہوں نے لکھا ہے، جو لاز لکھے ہیں، میں یہی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جو جو ریگولیشنز وہ لکھیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ One go میں، جس طرح صاحبزادہ صاحب کہہ رہے ہیں، جو ابھی ٹیکسز وہاں پر Extend ہو گئے ہیں، اب اسی ایکٹ سے Legal cover ان کو مل جائیگا، پھر ہم سب کو مشکلات آ جائینگی، تو ہم ایک ایکٹ پاس کر رہے ہیں، یہ ساری چیزیں Written form میں آ جائیں، جو جو ریگولیشنز ہیں اور جو جو لاز ہیں، وہاں Continuation ہے، تو میرے خیال میں اتنی کنفیوژن نہیں ہے، منسٹر صاحب ویسے اس چیز پر اڑے ہوئے ہیں، تو یہی میں ریکویسٹ کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر آپ کے پاس لابی میں گئے ہیں، ان سے ذرا آپ ڈسکس کر لیں، آپ ڈاکٹر صاحب بولنا چاہتے ہیں؟ کورم ہی ٹوٹ جائیگا، جب آپ سارے چلے جائیں گے۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کی لابی میں مسودہ قانون پر مشاورت ہو رہی ہے)

Mr. Speaker: The sitting is adjourned for Fifteen minutes for prayer.

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی نماز ظہر کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

Mr. Speaker: Again we come back to agenda items No. 8 & 9: Je, Fakhar Jehan Shib. فخر جہاں صاحب کا مائیک کھولیں۔

سید فخر جہان: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ یہ آج جو ٹیکس کے بارے میں بات ہو رہی تھی تو بذات خود میں بھی ملاکنڈ ڈویژن سے تعلق رکھتا ہوں جو کہ پاٹا میں آتا ہے، Provincially Administered Tribal Area جو ابھی پچھلی گورنمنٹ میں ضم ہوا تھا، سر، ابھی اس میں ٹیکسز کی بات تھی، بل کے بارے میں، تو میں آپ کے توسط سے لاء منسٹر صاحب سے ٹائم مانگتا ہوں کہ اس میں کوئی ٹیکس نہیں ہے، یہ جو ابھی اس میں ٹیکس کی بات آ گئی، اس میں کوئی ٹیکس نہیں ہے، اس میں رولز اینڈ ریگولیشنز تھے تو اس رولز اینڈ ریگولیشنز کے لئے ہم اور اپوزیشن مل بیٹھ کے ان کے اوپر، منسٹر صاحب جو ہے ان کو بریف دینگے، تو اسی وجہ سے میں آپ سے ٹائم مانگتا ہوں کہ یہ جو بل ہے، یہ ایک دو دن آپ اس کو Extend کر لیں اور ہم بیٹھ کے اس کے اوپر حکومت اور اپوزیشن، باقی اس میں کوئی ٹیکس نہیں ہے کیونکہ خود ہی ادھر سے، میں بونیر سے تعلق رکھتا ہوں اور کوئی اس میں کوئی ٹیکسز کی بات نہیں ہو رہی تھی، صرف رولز اینڈ ریگولیشنز تھے تو اسی کے اوپر ہم اور اپوزیشن بیٹھ کے بات کر لیں گے اور میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے ٹائم مانگتا ہوں، تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر۔

وزیر قانون: تھینک یو مسٹر سپیکر، آنریبل فخر جہان صاحب نے جس طرح بات کی تو اگر اس ہاؤس میں کوئی لیجسلیشن ہم لا رہے ہیں یا لانا چاہتے ہیں تو Obviously اس کا End Result، ہے وہ اسی کے لئے ہوتا ہے کہ صوبے کے عوام کو کوئی فائدہ پہنچے، تو جس طرح انہوں نے کہا ہے، اگر کچھ چیزیں اس میں Explanation طلب ہیں یا مثلاً کوئی ممبر اس کے اوپر کلیئر ہونا چاہ رہے ہیں تو گورنمنٹ میرے خیال میں، درانی صاحب جس طرح فرما رہے تھے یا بابک صاحب، اس طرح نہیں ہے کہ میجارٹی ہے تو ہم ہر ایک چیز کو بلڈوز کر رہے ہیں، ڈیموکریسی پہ Believe کرتے ہیں، جمہوریت پہ Believe کرتے ہیں اگر، ممبر سمجھتے ہیں کہ انکو اور بھی آگاہی ہونی چاہیے اس بل کے بارے میں اور ان کو Explain ہونا چاہیے تو حکومت بڑے دل کا انشاء اللہ مظاہرہ کرتے ہوئے آج ہم اس کو پینڈنگ کر دیتے ہیں، بالکل وہ Accept کرتے ہیں اور (تالیاں) اور جب ہم ان کو بریفنگ دیں گے، ہم ان کا Feedback لیں گے، ہم ان کو سمجھانے کی کوشش کرینگے، ان کے جو مشورے ہونگے اس کو بھی Incorporate کریں گے، جب یہ Agree کر جائیں انشاء اللہ، (تالیاں) تب ہم اس بل کو واپس جو ہے ایوان میں لائیں گے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر، میں منسٹر لاء کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہماری ریکویسٹ مان لی اور ڈیفر ہوا آج کا بل اور جس طرح میرے بھائی نے بتایا Merger کے بعد اور Merger کے ساتھ ہی ملاکنڈ ڈویژن کے تمام عوام کے ساتھ یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ وہاں پر Federally جو ٹیکسز ہونگے، وہ نہیں لگیں گے اور جس طرح صوبائی جتنے بھی ٹیکسز ہیں، یہ Commitment کی گئی ہے ملاکنڈ ڈویژن کے عوام کے ساتھ کہ وہ ایک عرصے کے ساتھ ،اور پھر ساتھ ساتھ یہ بھی Commitment کی گئی ہے کہ وہ عرصہ جو ہے وہ Extendable ہے، تو میں شکریہ بھی منسٹر صاحب کا ادا کرتا ہوں اور ملاکنڈ ڈویژن کے عوام کو انشاء اللہ ہم یہ یقین دلاتے ہیں کہ جس طرح پچیسویں آئینی ترمیم میں یہ Commitment کی گئی ہے کہ ایک عرصے کے لئے مرکزی اور صوبائی ٹیکسز وہاں پر نہیں لگیں گے اور وہ پھر Extendable بھی ہیں تو میری میڈیا کے دوستوں سے بھی یہ ریکویسٹ ہو گی، چونکہ تمام ملاکنڈ ڈویژن کے ممبران اس چیز پر متفق ہیں اور انشاء اللہ ہم تمام ممبران ملاکنڈ ڈویژن کے عوام کو یہ باور کراتے ہیں کہ کوئی ٹیکسز وہاں پر نہیں لگیں گے اور آئندہ دو تین دن میں ہم نئے ڈرافٹ کے ساتھ لے آئیں گے انشاء اللہ، تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی لائق خان صاحب۔

جناب محمد لائق خان: میرا ڈسٹرکٹ تورغر جو میرا حلقہ ہے، تورغر بھی اس میں شامل ہے جی، ملاکنڈ کے ساتھ۔

جناب سپیکر: جی صاحبزادہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: سپیکر صاحب! زه د ټولو ملګرو شکریه ادا کوم، د ټریژری بنچز د منسټر صاحب چې هغوی دا خبره واېي چې په Consensus باندې، په مشاورت باندې او د قرآن حکم هم دے ، وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ، نو دا د قرآن حکم دے چې دوئ مونږه سره اومنل او مونږه د دوئ شکریه ادا کوؤ او د ټولو ملګرو شکریه ادا کوؤ چې د هغوی، د ملاکنډ ډویژن مسئله ده او دا جي ډیره اهمه مسئله ده اور جناب سپیکر صاحب، آپ کے نوٹس میں بھی یہ لانا چاہتا ہوں جو توجہ دلاؤ

نوٹس میں لایا تھا،اسی وقت بھی،کٹ موشن میں بھی ہمارے ساتھ یہ Commitment ہو گیا تھا لیکن ابھی تک اس پر عمل درآمد نہیں ہوا ہے،تو میں اپنے سارے ساتھیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں، شکریہ۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت یوسفزئی (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر! بہت شکریہ،اصل میں ایشو چونکہ ملاکنڈ ڈویژن کا تھا اور تقریباً کوئی بیس اکیس ممبران ہیں ملاکنڈ ڈویژن سے،ان میں اپوزیشن کے بھی ہیں، گورنمنٹ کے بھی ہیں لیکن یہ جو Sensitive چیزیں اس میں صرف Legal cover دینا تھا اس میں جو خلاء پیدا ہوا ہے،اس میں چونکہ فنانس کا کوئی ایشو نہیں ہے لیکن جب بھی کوئی ایشو آیا ہے، ہم بیٹھنے کے لئے تیار ہیں کیونکہ ہم ملاکنڈ سے تعلق رکھتے ہیں، ہمیں وہاں سے لوگوں نے ووٹ دیا ہے تو انشاء اللہ ان کا حق ہم ہر صورت میں،انکے حقوق کا تحفظ کریں گے، تو کوئی ایشو نہیں تھا، میں مشکور ہوں ان کا بھی اور میں امید رکھتا ہوں کہ یہ جو ایشو ہے،اس پر کوئی زیادہ مسئلہ نہیں بنے گا، چونکہ اس سے فنانس کا کوئی تعلق ہی نہیں ہے، صرف جو خلاء ہے جو گیپ ہے،وہ اس سے پورا ہو جائے گا، باقی اگر کوئی اس طرح ایشو آئے گا ٹیکس کے حوالے سے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم پوری طرح ملاکنڈ ڈویژن کو تحفظ دیں گے۔

Mr. Speaker: Thank you. The items No. 8 and 9 are deferred till next available sitting or time. Items No. 10 and 11, Consideration Stage: The Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Child Protection and Welfare (Amendment) Bill, 2018 may be taken into consideration at once.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا بچوں کا تحفظ اور نگہداشت مجریہ 2018 کا زیر غور لایا جانا

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker on behalf of the Chief Minister, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Child Protection and Welfare (Amendment) Bill, 2018 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Child Protection and Welfare (Amendment) Bill, 2018 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The “Ayes” have it. Since no amendment has been proposed by any honourable Member in clasuses 1 to 10 of the Bill, therefore, the Qustion before the house is that clause 1 to 10 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The “Ayes” have it. Clause 1 to 10 stand part of the Bill. The long tittle and prembale also part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا بچوں کا تحفظ اور نگہداشت مجریہ 2018 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 11, Passage Stage: Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Child Protection and Welfare (Amendment) Bill, 2018 may be passed?

Minister for Law: Thank you Mr. Speaker. Mr. Speaker, on behalf of the Chief Minister, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Child Protection and Welfare (Amendment) Bill, 2018 may be passed?.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Child Protection and Welfare (Amendment) Bill, 2018 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’

Voices: Yes

Mr. Speaker: Those who are against to may say “No”

Voices: No

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed by majority.. (Applause) Discussion on question No. 245 Mr. Inayatullah, MPA relating to Planning and Development under rule 48 of the Provincial Assembly Khyber Pakhtunkhwa procedure and Conduct Business Rules, 1988, notice given by Mr. Sardar Hussain Babak MPA, Mr. Babak Sahib Je.

محکمہ منصوبہ بندی وترقیات سے متعلق سوال نمبر 245 پر تفصیلی بحث

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر، یہ وہی نوٹس ہے جو عنایت اللہ خان کے کوئسچن پہ، جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے اتنی جلدی ہمارے نوٹس کو آج ایجنڈے میں شامل کیا ہے اور جناب سپیکر، آپ سے یہ ریکویسٹ ضرور ہوگی، کل بھی ہم نے یہ ریکوسٹ کی تھی کہ اجلاس کا ایجنڈا آج صبح ہمیں ملا، ذہنی

طور پہ ہم تیار نہیں تھے اور میرے خیال میں اس کے لئے تیار ہونا بڑا ضروری رہتا ہے، جناب سپیکر، بجٹ اجلاس میں میں نے بڑی تفصیل سے اس پہ بحث کی تھی، جس طرح جناب سپیکر، یہاں پہ ایک فارمولہ سارے ملک میں فیڈریشن میں، فیڈریشن اور فیڈریشن یونٹس کے بیچ تقسیم کا ایک فارمولہ این ایف سی کا موجود ہے اور اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے پھر میں نے حکومت سے ریکویسٹ کی تھی کہ جو پی ایف سی ہے، وسائل کی یہ تقسیم ہے، اس کو ضرورت کی بنیاد پہ ہونا چاہیے، پسماندگی کو بنیاد بنانا چاہیے آبادی کو بھی بنیاد بنانا چاہیے، اور ظاہر ہے جناب سپیکر، یو Criteria جوړه شی، دلته بدقسمتی دا ده چې دا د پی ټی آئی دحکومت شپږم کال دے، په تیرو پنځو کالو کښې هم دغه تقسیم چې وو دا ډیر غیر منصفانه وو، دا په سیاسی بنیادونو باندې وو او د ټول قوم بدقسمتی وه جناب سپیکر، ما هغه ټائم کښې هم دا نشاندهی کړې وه چې دا خو صوبه ده او دلته کتل پکار دي او دے ته کتل نه دي پکار چې کومې علاقې نه کوم ممبر Elect شوے دے او دا د دې صوبې د پاره ډیره زیاته ضروری ده، هم دغه وجه ده چې پرون هم په دې خبره باندې بحث وو چې Throw Forward څومره دے، جواب راغے وائی 385بلین دے او په فلور آف دی هاؤس بیا داسې غلط فګرز ورکول چې دی دا مناسب نه وی دا اوس هم Five hundred plus دے دومره چې Throw Forward دے یا وزیر اعظم صاحب، ما پرون هم دلته خبره کړے وه چې هغه راغے او وزیراعظم صاحب دا اعلان اوکړو چې په راروانو پنځو کالو کښې به پختونخوا کښې څلور زره اربه روپئ دا مونږ په ډیویلپمنټ لګوؤ، سوال دلته دا را پیدا کیږی چې دا موجوده حکومت چې یو بجټ مونږ پاس کړو راروان دریې کاله کښې دوئ Throw Forward نه شی ختمولے نو څلور زره اربه روپئ به د کوم ځائې نه راځی؟ داچې کوم On going سکیمونه دی، په هغې 20پرسنټ کار نه دے شوے، نن هم چې فنانس منسټر صاحب ظاهره خبره ده مونږ ته د خپلې صوبې پوزیشن معلوم دے، ډیر زیات Squeeze دے، ډیر زیات تنګ دے حالت ډیر زیات کمزورے دے ضعیف دے الله د اوکړی چې داسې ذرائع پیدا شی، داسې وسائل پیداشی چې دا On going سکیمونه چې دی جناب سپیکر، دا روان شی جناب سپیکر، په هر سیکټر کښې زه که تاسو له د خپلې حلقې مثال درکړم جناب سپیکر، نو په 2014 کښې چې کوم لږ لږ روډونو باندی کار

شروع دے، دا 2018 دسمبر دے اوسه پورې په هغه سکیمونو باندې څلویښت پرسنټه کار نه دے شوے، داسې زما خیال دا دے چې ممبران دلته ناست دی، نوی زاړه په هره حلقه کښې به دا حال وی، جناب سپیکر، زه په دې باندې ډیر لوئے اوږد ډسکشن کول نه غواړم خو دا ضرور وئیل غواړمه چې فنانس منسټر صاحب سیریس انسان دے، ډیر هارډ ورکنګ انسان دے Late night پورې په خپل ډیپارټمنټ کښې زما د معلوماتو مطابق کارکوی، زما دا طمع ده، جناب سپیکر، چې دا دومره لویه پلنده د دې په شا باندې حقیقت دا دے چې ډیر لوئے حقیقت پروت دے، دا دحکومت وسائل، دا د صوبې وسائل، ډیر په معذرت سره داخبره کوم چې دا هیچا دا که زه یم که دا بل دے، دا د چا ذاتی جاګیر نه وی، دا قامی وسائل دی، په دې باندې د قام حق دے، د دې تقسیمول زمونږه او ستاسو د ټولو قومی فریضه ده او زما دا امید دے انشاءالله مونږ چې سحر راشو، دلته مولانا صاحب مونږ ته د قرآن تلاوت اووائی او بیا راته ترجمه هم اوکړی، زما امید دے انشاءالله که خیر وی زما یقین دے چې منسټرفنانس صاحب چې دے اګر چې مونږ وزیراعلیٰ صاحب سره میټنګ اوکړو، هیڅ ده Commitment پته او نه لګیده، هغه بله ورځ مونږ دلته په JICA باندې خبره اوکړه، بیا په ډیپارټمنټ باندې ډیره زیاته بده اولګیده، دا دحکومت د سی اینډ ډبلیو ډیپارټمنټ سیکرټری بیا خلقو له دهمکیانې ورکوی چې دا پته څنګه اولګیده چې دا JICA چې کوم دے دلته شپږ سوه کلو میټره روډ جوړوی، جناب سپیکر، JICA چې دلته ده، ایم ایم اے په دور کښې ئے هم کار کړے دے، روډونه ئے جوړکړی دی، د اے این پی په دور کښې ئے هم کار کړے دے، زه مثال ورکوم دلته به د ډی آئی خان، دا دے مولانا صاحب ناست دے، زمونږ د اے این پی په دور کښې د ډی آئی خان نه د اے این پی یو ممبر هم نه وو، دا په ریکارډ ده، د JICA Project د لاندې مونږه 98 کلو میټر روډ دا په ډی آئی خان کښې پوخ کړے دے، دا په ریکارډ ده، جناب سپیکر، مونږ بیا هزاره کښې هم، هره هره ضلع کښې ئے کار کړے دے جناب سپیکر، مونږ ریکویسټ دا کوؤ چې Donor ډیر Sensitive وی، نه ده پکار چې مونږ ته دا موقع ملاؤ شی چې مونږ د Donor

سره ملاؤ شو، نه ده پکار چې مونږ د دې خبرې ته مجبوره شو چې مونږ بیا عدالت ته لاړ شو او دا ټول Schemes Stay کړو جناب سپیکر، نه ده پکار چې اپوزیشن دې خبرې ته مجبوره شي او سبا مونږ د جاپان په ایمبیسی کښې ناست یو او مونږ د جاپان د ایمبیسی نه دا تپوس کوؤ چې دا روډ تا پی ټی آئی له ورکړے دے او که تا صوبې له ورکړے دے؟ د دې نه به صوبې ته تاوان کیږی، د دې نه به صوبې ته نقصان کیږی جناب سپیکر! او دا کار چې کیږی، مونږ نن هم ریکویسټ کوؤ، پکار دا ده چې حکومت ټولو ممبرانو سره کښېني دا چې کوم کوالیفیکشن دے، دا Criteria ده، دا د JICA Consultants لګیا دی چې کومه ایریا کوالیفائی کوی، کومه ایریا په هغه ریکویسټ باندې برابره ده، دا که زمونږه ایریا ده که دا د بل ایریا ده، چې کوم ایریا کوالیفائی کوی خو چې هغه Criteria apply شي، په هغه باندې چې کوم د Donor criteria ده او کوم د Consultant criteria ده، زمونږ به جناب سپیکرا! په هغې باندې هیڅ اعتراض نه وی۔ جناب سپیکر، مونږ دا هم وئیل غواړو دلته تقسیم روان وی، د دې ټول هاؤس د مینډیټ احترام پکار دے، ظفراعظم صاحب وختی په پوائنټ آف آرډر باندې خبره اوکړه، په جمهوریت او په سیاست کښې دا معنیٰ نه لری چې د یوې پارټئ اتیا ممبران دی او که دبلې پارټئ پینځه ممبران دی، جمهوریت کښې په پارلیمان کښې د مینډیټ احترام وی، زه ډیر په معذرت سره دا خبره کوم، ډیر په معذرت سره د دې نوی حکومت چیف ایګزیکټو چې زما او دهغه ډویژن هم یو دے او زه نه غواړم چې په هاؤس کښې په هغه باندې Criticism او کړمه، د هغې وجه دا ده چې ظاهره خبره ده هغه نوے دے او ډیر لوئے Start ورته ملاؤ دے، مونږ غواړو دا چې هغه Encourage شي، مونږ غواړو دا چې هغه Devotion سره او Commitment سره کار اوکړی او پکار دا وه چې یو خو هغه هاؤس ته راغی نه، پکار خو دا وه چې هغه کم ازکم په دوئیمه درئیمه ورځ باندې دلته هاؤس ته راتلے، بله دا چې کوم ممبران ور سره رابطه اوکړی، پکار دا ده چې هغوی سره رابطه کوی، منسټرانو له هم پکار دی چې دا نن ایجنډا هم دا ده چې دا د منصوبو په حواله باندې کوم بیا دوئ تقسیم کوی، څنګه چې ما ذکر اوکړو، څنګه چا ما ریکویسټ اوکړو جناب

سپیکر، زما دا طمع ده چې انشاءالله که خیر وي چې د صوبې د وسائلو نه به هغسې طرز عمل ور سره نه کیږي، د صوبې وسائل چې دي د صوبې وسائل هغه به په هغه طرز باندې پکار دا ده چې استعمال شي، هغه ټولو علاقو ته توجه ملاؤشي او چې کوم کوم سکیمونه منسټر صاحب Commitment کړے وؤ، چې د اپوزیشن څومره ممبران دي او د دوئ په حلقو کښې کوم On going سکیمونه دي، د بجټ د ایلوکیشن مطابق په ټوله صوبه کښې هغه شیئر چې د ے هغه به ورته ملاویږي او د JICA په حواله باندې خو به زه منسټر صاحب ته خصوصي ریکویسټ کومه چې په دې باندې نظرثاني اوکړي دا چې کوم بندر بانټ سی اینډ ډبلیو د سیکرټري په دفتر کښې لګیدلے دے، دا د دې صوبې په مفادو کښې نه دے، لهذا که بیا د هغې نه په اخوا Agitation کیږي، احتجاج کیږي، Resistance کیږي، هغه به د صوبې په مفادو کښې نه وي، نو مونږه هغه نه غواړو، زما طمع ده انشاءالله منسټر فنانس چې دے هغه Positively په هغې باندې Response کوي۔ مهرباني جي۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو بابک صاحب تھینک یو، بابک صاحب۔ تاج محمد ترند صاحب، اسی سے Related بات ہے ناں؟

<u>جناب تاج محمد ترند:</u> شکریہ جناب سپیکر، میں اہم مسئلے کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں، میں نے اس بارے میں کال اٹینشن بھی پیش کیا ہے لیکن وہ ابھی ایجنڈے پہ نہیں آیا۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں نہیں، ابھی جو بات ہو رہی ہے، یہی چلے گی، پھر بعد میں پوائنٹ آف آرڈر پر۔

<u>جناب تاج محمد ترند:</u> سر، اس کے بعد مجھے ٹائم دے دیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹائم دیتا ہوں۔ تھینک یو، منسٹر فنانس پلیز۔

<u>جناب تیمور سلیم جھگڑا (وزیر خزانہ):</u> سب سے پہلے تو میں بابک صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان کے Sources انہیں کم از کم یہ تو دکھاتے ہیں کہ میں دفتر میں کس وقت تک بیٹھتا ہوں، انہوں نے جو تعریف کی، شکریہ۔ انہوں نے بات کی چار ہزار ارب روپے کی، اس کی میں Clarification دینا چاہتا ہوں کیونکہ یہ میڈیا میں بھی Misreport ہوا تھا اور جس اخبار نے Misreport کیا تھا، اس نے پھر خود سے Correction دے دی۔ پہلے تو یہ کہ جو بابک صاحب کو بھی Misconception ہے کہ خان صاحب نے کہا کہ چار ہزار ارب روپے ڈیویلپمنٹ پہ لگیں گے، کہا میں نے تھا اور جو میں نے کہا تھا، وہ یہ

کہا تھا کہ چار ہزار ارب روپے لگانا بڑی ذمہ واری ہے ڈیویلپمنٹ فنڈز کی بات نہیں ہو رہی تھی، اس صوبے کے پانچ سال کی بجٹ کی بات ہو رہی تھی، اگر آپ دیکھیں ہمارا بجٹ جو 618 بلین کا تھا، اگر اس میں فاٹا کا بجٹ بھی ملالیں تو تقریباً 700 بلین کا ہوگا، پانچ سال سے ضرب دے دیں اور ساتھ جو Increase ہوتا ہے تو انشاء اللہ ہم چار ہزار ارب سے زیادہ روپے لگائیں گے چار ہزار ارب نہیں اس سے زیادہ لگائیں گے۔ جو میں نے سوال کیا تھا، وہ اس لئے کیا تھا اور وہ میں اس ہاؤس سے بھی کرتا ہوں کہ اگر ہم نے ڈیویلپمنٹ کرنی ہے، میں چاہتا ہوں کہ ہم چار ہزار ارب نہیں پانچ ہزار لگائیں اور لگا سکتے ہیں اور یہ جو ایشوز آ رہے ہیں کہ اس پراجیکٹ کو پیسے نہیں مل رہے ہیں، اس پراجیکٹ کو نہیں مل رہے ہیں، تب ہی ملینگے جب ہم زیادہ پیسہ Genrate کرینگے، تو میری تو پوری کوشش دن رات یہی ہے کہ صرف اپنے حلقے کو نہیں، اگر میں اپنے حلقے میں کرنا چاہتا تو میں بھی آفس میں کم ٹائم گزارتا، میں اپنے حلقے میں ہوتا۔ آسان سے آسان کام ہے، ستر سال ہو چکے ہیں، میں وہاں پہ پیسے Divert کرنے کا کوئی طریقہ یا دوسرا کرتا لیکن نہیں، میں چترال سے لے کر ڈی آئی خان تک، باجوڑ سے لے کے وزیرستان تک پورے صوبے کے لئے کام کر رہا ہوں اور یہ پوری حکومت کر رہی ہے، صرف میں نہیں کر رہا ہوں، تو پہلی چیز تو یہ ہے، اس پہ ابھی بات ہو رہی تھی، یہ ہمیں مشکل فیصلے کرنے ہیں، میں مانتا ہوں اور غلطیاں بھی ہوئی ہونگیں، صرف اس حکومت سے نہیں یہ Traditional سیاست کا طریقہ رہا ہے کہ وسائل کم ہوتے ہیں تو پھر ہر کوئی اسے اپنی طرف کھینچتا ہے، اگر ہم مل کے وسائل زیادہ کرینگے، سب کے لئے زیادہ ہوگا، ہم اس پہ کام کر سکتے ہیں۔ پہلے تو بات میں یہ کہہ دوں، جو انہوں نے Throw forward کی بات کی ہے، Throw forward کی جو Criticism ہے کہ Throw forward چھ سال سے زیادہ ہے، بالکل بجا ہے، نہیں ہونی چاہئیے اور جو میری Commitment ہے Personal، وہ یہ ہے کہ Over the next three four months ہم اس پہ کام کرینگے، ہم Prioritize کرینگے اور انشاء اللہ اگلے بجٹ تک ہم Throw forward کو تین سال تک لائینگے تاکہ یہ جو پانچ سالہ دور ہے، اس میں یہ حکومت اور یہ ہاؤس اپنی Priorities پہ پیسہ خرچ کر سکے، پہلی چیز یہ جب ہم وہ کرینگے، Obviously یہ بھی میں نے Commitment دی تھی اور اس پہ میں قائم ہوں کہ انشاء اللہ آگے ہم Criteria بنائینگے کہ جو پیسہ ڈیویلپمنٹ کا لگایا جائے گا اور صرف ڈیویلپمنٹ کا نہیں اکثر Current Expenditure کا پیسہ بھی ایسے ہوتا ہے، جو Actual development سے جس کا تعلق ہوتا ہے، آپ ٹیچرز لے لیں، ٹیچرز جو ہیں وہ

ان سب سے زیادہ ڈویلپمنٹ ہوتی ہے، ان پہ ہم Already کام کر رہے ہیں کہ ہم یہ دیکھ سکیں کہ ہر ضلع میں کیا پیسہ، خرچ ہو رہا ہے، وہ اگر ٹرانسپیرنٹ Transparent ہوگا تو مشکل ہو جائے گا کہ اس کو لوگ ایک طرف یا دوسری طرف جناب سپیکر، کھینچ سکیں لیکن جب بات آتی ہے وسائل Increase کرنے کی، ایک بات مجھے افسوس سے کہنا پڑتی ہے جو ہمیں As a house change کرنی پڑے گی، ہر کوئی وسائل لینا چاہتا ہے، کوئی دینا نہیں چاہتا، ابھی بات یہی ہو رہی تھی کہ ایک بڑا جو ضروری قانون ہے جس سے ملاکنڈ ڈویژن کو اور Provincially Administered Tribal Areas کو Legal Cover ملتا ہے کیونکہ Merger جو ہے وہ ایک دم سے ہوئی تو بات کس پہ آئی کہ جو ایک آدھ ٹیکس وہاں پہ Collect کیا جاتا ہے، اس کو Reverse کیا جائے، یہ نہیں کہ یہ غلط فیصلہ ہے، مجھے پتہ ہے کہ یہ ایک War affected area ہے لیکن میں وہی کہہ رہا ہوں کہ یہاں پہ پھر اب یہ نہیں کہہ سکتے اور یہ نہیں کر سکتے کہ ہم جو ہیں جن وسائل سے ڈیویلپمنٹ ہونی ہے، اس میں Contribute نہ کریں اور صرف وہاں سے لیں، یہ ہم سب کی Collective responsibility ہے کہ اے ڈی پی بھی Fair ہو، یہ بھی ہم نے دیکھنا ہے کہ Fair اس میں کیا ہے، مجھے نہیں پتہ ہے فی الحال کہ کیا Fair ہے کہ ملاکنڈ میں وہ 19.5 فیصد ہونی چاہیے یا نہیں ہونی چاہیے لیکن اگر ٹانک میں ٹیکس دیا جاتا ہے اور وہ پسماندہ علاقہ ہے، اگر ڈی آئی خان میں دیا جاتا ہے اور لکی مروت میں دیا جاتا ہے تو یہ فیصلے ہمیں As a House ہی کرنے ہیں، میں صرف اس Collective responsibility کی بات کر رہا ہوں، انشاءاللہ ہم ملاکنڈ ڈویژن کو جو Commitments ہوئے ہیں سارے Commitments پورے کریں گے لیکن ہم نے کسی طریقے سے تو اپنے وسائل Increase کرنے ہیں، تو اگر میں ان Criteria کی بات کروں جن کے مطابق وہ بجٹ تقسیم ہونا چاہیے، اس میں پاپولیشن بھی ہونی چاہیے، اس میں غربت بھی ہونی چاہیے لیکن اس میں اس ضلع کی Contribution بھی ہونی چاہیے، ہم یہ چاہتے ہیں کہ صرف وہ چیزیں Count ہوں جو ہمارے Favour میں ہوں، یہ صرف میں اس لیے کہہ رہا ہوں کیونکہ یہ ہمارے Combined interest میں ہے کہ یہ صوبہ ان پانچ سال میں آگے جائے، Commitment جائیگا پہ Again بابک صاحب سینیئر ہیں، انہوں ایک مثبت بات کی سر، آپ اپنے Concerns لے آئیں، میں سی ایم کے ساتھ ڈسکس کر لیتا ہوں، کوئی چیز Par fact نہیں ہوتی، جیسے ہم اس بل میں Accommodate کر لیں گے، طریقہ نکال لیں گے، سی ایم صاحب کے Behalf پہ میں صرف یہ کہوں گا کہ ہمیں پتہ ہے اور آپ کو پتہ

ہے،آپ ہم سے پہلے حکومت میں رہ چکے ہیں،آپ کا Experience زیادہ ہے، میرا دل خود کرتا ہے کہ میں ہر روز یہاں پہ آؤں جو Quality of Debate ہوتی ہے،اس سے سیکھ سکوں، سی ایم صاحب آج ہنگو گئے ہیں،ایک پسماندہ علاقے میں گئے ہیں،ان کو ان کا حق دینے کے لیے گئے ہیں،تو میرے خیال میں وہ بھی ہمیں Criticism ایسے نہیں کرنی چاہیے،جب ایک چیف ایگزیکٹیو ان ایریاز میں اپنا ٹائم گزار رہا ہے جہاں پہ ان کی ضرورت ہے جو Past میں Ignore ہو چکے ہیں،شاید ہم سے بھی غلطیاں ہو چکی ہیں، ہم اگر ان کو Correct کر لیں،تو Overall میں بابک صاحب یہ کہوں گا کہ جو یہاں پہ بات ہوئی تھی اے ڈی پی کی،وہ تو بالکل جو Commitment ہے وہ رہے گی،بلکہ میں آج سوچ رہا تھا اور میں جلدی بھی کرنے کے لیے تیار ہوں، میں ان کو At any time یہ آفر ہے کہ میں ان کو صوبے کے مالی حالات پہ Presentation دے دوں، یہ Guide کریں کہ میں تو چاہتا ہوں کہ چار ہزار ارب نہیں آٹھ ہزار ارب لگائیں،یہ مجھے بتائیں کہاں سے پیسے آئیں گے ؟ایک ساتھ جو ہیں تو پھر امید ہے اس میں پھر یہی ہے کہ جب پرسوں انشاءاللہ یہ پاٹا میں لاء پاٹا جو Former Areas تھے، ان میں لاز کی Extension ہو گی،اس پہ کل اور پرسوں مل کے اپوزیشن کے ساتھ بھی ڈیبیٹ ہو گی لیکن جو بھی فیصلہ ہو گا،اس پہ سیاست نہیں ہو گی،یہ میری ان سے ریکویسٹ ہے،اے ڈی پی پہ میری Commitment جو ہے Stands, I am man of my words اور انشاءاللہ ہم اس صوبے میں پانچ سال وہ پیسہ لگائیں گے جو کبھی پہلے نہیں لگا۔ بہت بہت شکریہ۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: ایڈیشنل ایجنڈا، جی لطف الرحمان صاحب! لطف الرحمان صاحب!

<u>جناب لطف الرحمان</u>: شکریہ جناب سپیکر، باقی تو منسٹر صاحب نے بتادیا اور فنڈ کے حوالے سے بھی اور تمام ممبران کے حوالے سے بات کی، میں 'جائیکا' کے مسئلے پہ ایک دو باتیں کرنا چاہتا ہوں اور اس میں جیسے سردار حسین بابک صاحب نے کہا کہ تمام صوبے میں پچھلی حکومتوں میں 'جائیکا' کے پراجیکٹس سے کام ہوئے لیکن اس دفعہ 'جائیکا' سے پورے سدرن ڈسٹرکٹس کو محروم کیا گیا ہے اور میں سپیکر صاحب، یہ بتاتا چلوں، ڈی آئی خان ہے، لکی ہے، بنوں ہے، یہ وہ ایریاز ہیں اس وقت سی پیک وہاں سے گزر رہا ہے اور انتہائی اشد ضرورت ہے اس بات کی کہ 'جائیکا' پروگرام سے ہمیں وہاں پہ روڈز بنانے چاہیئے تاکہ ہم اس موٹروے کو علاقوں سے Connect کر سکیں اور ہم اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں۔ جناب سپیکر،

یہ انتہائی اہم ہے کہ یہی ایک اس وقت میرے خیال میں جیسے Throw forward کی بات ہوئی ہے اور چھ سال کی بات ہوئی ہے تو وہ منصوبے تو مکمل ہو نہیں رہے، چھ سالوں سے ایک 'جائیکا' پروگرام آجاتا ہے، اگر باہر سے کوئی فنڈنگ ہو رہی ہے اور اس کے ذریعے وہ روڈز بن سکتے ہیں تو یہی ایک ذریعہ ہے کہ جس سے ہم وہ ڈویلپمنٹ کر سکتے ہیں جس کی کمی مسلسل پچھلے ادوار میں آرہی ہے، تو یہ انتہائی اشد ضرورت ہے، اس بات کی کہ ہم کسی بھی صورت میں سدرن ڈسٹرکٹ کو محروم نہ کریں، اور اس میں بھی یہ پراجیکٹ آئے تاکہ وہ علاقے اس سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں، اس میں یہ Add کرنا چاہتا تھا۔

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 10:00 am, Friday, 21st December, 2018.

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 21 دسمبر 2018ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)